

متن و اردو ترجمہ

تیرے عشقِ فچایا

کلام

حضرت بلّھے شاہؒ

مترجم: مقصود علی آسی

نہا کیہ جاناں میں کون؟
نہ میں مومن وچ مسلمان
نہ میں وچ گنہگار وچان
نہ میں پاکیاں وچ پلیمان
نہ میں مومن نہ فرعون
نہا کیہ جاناں میں کون؟

عثمان پبلی کیشنز

متن و اردو ترجمہ



حضرت بابا بلھے شاہؒ

مقصود علی آسی

ہر قسم کی بکس وی پی منگوانے کے لئے اس پتہ پر خط لکھیں، فون کریں یا ایس ایم ایس کریں

جلال دین ہسپتال بلڈنگ

چوک اردو بازار لاہور۔

دشمنان پبلی کیشنز

نسیخ محمد بن سیر الہند سنٹر

نیا پتہ

پرا نا پتہ

قیمت = 325/-

0423.7640094*0333.4275783

قیمت = 225/-

حالاتِ زندگی

نام:

آپ کا نام عبداللہ شاہ ہے۔

کنیت:

آپ کی کنیت بلھے شاہ ہے اور آپ کنیت سے مشہور ہیں۔

والد ماجد:

آپ کے والد ماجد سید خدیج درویش محمد آج شریف میں رہتے تھے۔ آج سے سکونت ترک کر کے ملکوال شریف لائے پھر ملکوال سے پانڈو میں جا کر اقامت گزری ہوئے۔

تعلیم و تربیت:

آپ کے والد ماجد اپنے زمانہ کے ایک عالم تھے۔ ان کو عربی و فارسی میں دستگاہ حاصل تھی۔ چنانچہ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے والد کی نگرانی میں ہی ہوئی۔ پھر آپ قصور پہنچ کر حافظ غلام مرتضیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے مزید تعلیم حاصل کی۔ جلد ہی آپ تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہوئے۔

تلاشِ حق:

تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی باطنی علوم حاصل کرنے کا شوق ہوا لیکن تحصیل علوم باطنی بغیر مرشدِ کامل ممکن نہیں تھا، اس لئے آپ مرشد کی تلاش میں لگ گئے۔

جد امجد کی زیارت:

ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ آپ کو نیند آگئی اور خواب میں آپ نے دیکھا کہ سید عبدالکلیم جو کہ پانچویں پشت سے آپ کے جد امجد ہیں، ایک تخت پر بیٹھے ہوا میں اُڑ رہے ہیں۔ ان کا تخت نیچے اُترا اور انہوں نے

آپ کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ ”تم کون ہو؟“ آپ نے جواب دیا کہ میں ”سید“ ہوں۔ انہوں نے آپ کا حسب نسب دریافت فرمایا اور آپ نے اپنا اور اپنے والد کا نام بتا دیا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا کہ ”ہمیں پیاس لگی ہے“ آپ نے ان کو دودھ پیش کیا۔ انہوں نے دودھ کا پیالہ لے کر تھوڑا سا خود نوش فرمایا اور باقی آپ کو دے دیا۔ آپ نے باقی دودھ پی لیا۔ دودھ پیتے ہی آپ کا سینہ روشن ہو گیا۔

رخصت ہوتے ہوئے حضرت سید عبدالکحیم نے آپ سے فرمایا کہ:

”ہمارے پاس تمہاری امانت تھی، جو آج ہم نے تمہارے سپرد کر دی، آج سے تم کو دس روپے روز ملا کریں گے، اب یہ ضروری ہے کہ تم سرشد کامل کی تلاش کرو، تاکہ اس کی وساطت سے تم جلد ہی معرفت اور سلوک کے مقامات طے کر سکو۔“
لاہور آمد:

آپ نے اپنے والد سے حضرت شاہ عنایت قادری سے بیعت کی اجازت چاہی اور لاہور جانے کا ارادہ کیا۔ آپ کے والد نے بخوشی آپ کو اجازت دے دی۔ کچھ روپے اور دستار بھی آپ کو دی کہ حضرت شاہ عنایت قادری کی خدمت میں پیش کریں۔

لاہور پہنچ کر آپ حضرت شاہ عنایت قادری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت سے شرف ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔
شرط:

حضرت شاہ عنایت قادری نے آپ سے فرمایا کہ اس شرط پر بیعت کریں گے کہ پہلے پانچ سو روپے نقد، پانچ سو روپے کا ایک گھوڑا، پانچ سو روپے کے طلائی کنگنوں کی ایک جوڑی اور پانچ سو روپے کی ایک پوشاک لے کر آئیں۔ یہ سن کر آپ پریشان ہو گئے، آپ نے سوچا کہ شرط کا پورا کرنا ناممکن ہے۔ آپ راوی کے کنارے بیٹھے اسی سوچ و بچار میں تھے کہ ایک شخص نقاب ڈالے گھوڑے پر سوار وہاں پہنچا۔ اس نے آپ کو ایک تھیلی دی جس میں پانچ سو روپے تھے، طلائی کنگنوں کی جوڑی، پوشاک اور گھوڑا بھی دیا۔ وہاں سے پھر آپ شہر روانہ ہوئے۔ شہر میں جب داخل ہوئے تو لوگ پوشاک اور گھوڑے کو دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھے ”کہ یہ پوشاک اور گھوڑا حضرت شاہ عنایت قادری کا ہے۔“

بیعت و خلافت:

آپ خوشی خوشی وہ سارا سامان لے کر حضرت شاہ عنایت قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ عنایت قادریؒ آپ کو دیکھ کر مسکرائے۔ آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور فرچہ خلافت بھی عطا کیا۔ کچھ عرصہ آپ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہ کر اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر چناب کے کنارے رہنے لگے اور عبادت و عبادہ میں مشغول ہو گئے۔

قصور میں سکونت:

پھر آپؒ نے قصور میں سکونت اختیار کر لی۔ تعلیم و تحقیق و تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ گوالیار میں آمد:

آپؒ کے پیرومرشد آپ سے کسی بات پر خفا ہو گئے تو انہوں نے آپ کی ولایت سلب کر لی۔ آپ گوالیار پہنچے، حضرت شاہ محمد غوث گوالیارؒ کے مزار پر حاضری دی اور روحانی فیوض حاصل کئے موسیقی کے فن میں کمال حاصل کیا۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کے پیرومرشد آپ سے خوش ہو گئے اور ولایت آپ کو عطا کر دی۔

وفات:

آپ کا وصال 1171ھ میں ہوا۔

آپ کا مزار قصور شہر میں واقع ہے۔

کشف و کرامات

(1)

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ جس گاؤں میں رہتے تھے وہاں سخت قحط آں پڑا۔ آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ آپ کی نشست گاہ پر مٹی ڈال کر اس کو اونچا کریں اور فی کس دو آنے کے حساب سے اجرت لیں چنانچہ ارد گرد کے لوگ اجرت پر مٹی ڈالنے لگے۔ آپ روزانہ شام کو اپنے جائے نماز کے نیچے سے رقم نکال کر تمام مزدوروں کو فی کس دو آنے کے حساب سے ادا کر دیتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر وہ آدمیوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یقیناً اس جائے نماز

کے نیچے ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے۔ وہ دونوں شخص رات کو آئے اور انہوں نے اس جگہ کو نیچے سے کھودنا شروع کر دیا۔ کافی گہرائی تک کھودنے کے باوجود جب ان کو وہاں سے کچھ نہ ملا تو انہوں نے کھدائی بند کر دی اور مٹی اس گھڑے میں ڈال کر جگہ ہموار کر دی اور اوپر حسب معمول جائے نماز بچھا دیا تاکہ عید نہ مل سکے۔ دوسرے دن وہ دونوں آدمی دیگر مزدوروں کے کے ساتھ مل کر پھر اسی جگہ مٹی ڈالنے لگے۔ شام کو آپ نے ان دو آدمیوں سے کہا کہ تمہیں آج کی مزدوری تمام مزدوروں کو مزدوری دوا کر چلنے کے بعد ادا کی جائے گی۔ جب آپ تمام مزدوروں کو دودھ آئے اور کچلے تو ان دو آدمیوں کو آپ نے چار چار آنے ادا کئے۔ دوسرے مزدوروں نے آپ سے عرض کی کہ آپ نے ہم کو تو دودھ آئے اجرت دی ہے لیکن ان کو چار چار آنے دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بھئی یہ تو رات کو بھی کام کرتے ہیں اور تم لوگوں نے تو صرف دن کو ہی کام کیا۔ وہ دونوں آدمی بہت شرمسار ہوئے اور آپ کے حلقہ وارا رات میں شامل ہو گئے۔

(2)

اور تک ذریعہ عالمگیر کی وفات کے بعد جن دنوں سکھ پنجاب پر اپنا اقتدار قائم کرنے کی کوشش میں تھے، وہ ہزار سکھ سپاہیوں کا ایک چھتہ ملتان کی جانب کسی مقام پر حملہ کرنے کی غرض سے جا رہا تھا۔ اس چھتہ نے رائے وینڈ کے قریب ایک گاؤں میں پڑاؤ ڈالا۔ چھتہ میں سے ایک سپاہی نے اپنے سکھ افسر سے ایک رات کی چھٹی مانگی تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں سے مل آئے جو کہ ایک غزوہ کی گاؤں میں رہتے تھے۔ سکھ افسر نے اس کو چھٹی دے دی اور وہ سپاہی اس گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس گاؤں کو جانے والا راستہ موضع پانڈو کے میں گزرتا تھا اور یہ گاؤں جہاں حضرت بابے شاہ مقیم تھے۔ گاؤں پانڈو چھٹی کی ملکیت تھا اور یہاں اس کی پراوری کے لوگ بڑے متکبر اور بڑے بھرم تھے۔ وہ اپنے گاؤں میں سے کسی بھی گھڑسوار کو گزرتے نہیں دیتے تھے۔ سکھ سپاہی گھوڑے پر سوار گاؤں سے گزرا تو وہاں چند نوجوانوں نے اسے گھوڑے سے اتار لیا۔ انہوں نے گھوڑا اس سے چھین لیا اور اس کی خوب پٹائی کی۔ انہوں نے سپاہی کے کس کھول ڈالے اور حلیہ کنوئیں کا پانی اس کے سر اور منہ میں ڈال کر اس کو بری طرح ذلیل کیا۔ اتفاق سے اس دن گاؤں کا سردار پانڈو گاؤں میں موجود تھا۔ یہ ہنگامہ دیکھ کر سید نبیہ شاہ آگے بڑھے اور سکھ سپاہی کو ان نوجوانوں سے چھڑا دیا۔ اس کو گھوڑے پر سوار کر کے گاؤں کی حدود سے باہر تک چھوڑ آئے۔ سکھ سپاہی کو چھوڑ کر جب آپ واپس آئے تو گاؤں کے تمام لوگ آپ کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے ایک غیر مسلم کی حمایت کی ہے۔ اسے

میں گاؤں کا سردار پانڈو بھی آگیا۔ اس نے بغیر سوچے سمجھے یہ فیصلہ دے دیا کہ تجھے شاہ کو پتھر مار مار کر گاؤں سے نکال دیا جائے۔

لیکن لوگوں کی اکثریت آپ کے تقویٰ و نجابت کی وجہ سے آپ کا بڑا احترام کرتی تھی۔ اس لئے آپ کو پتھر مارنے جیسی گستاخی کرنے پر کوئی آمادہ نہ ہوا۔ البتہ پانڈو کی اولاد اور چند دوسرے لوگوں نے آپ کو انہیں اور پتھر مارنا شروع کر دیئے۔ ششونامی غصے جو کہ پانڈو کا داماد تھا وہ آپ کا بڑا ارادت مند تھا۔ اس کے بروقت پہنچنے پر آپ کی جان بچ گئی۔ اس ناخوشگوار واقعہ سے دلبراشتہ ہو کر آپ پانڈو کے سے صرف و میل کے فاصلہ پر ایک اور گاؤں میں چلے گئے۔ اس گاؤں کے چند معززین پانڈو بھی کئے پاس شکایت لے کر گئے کہ تجھے شاہ سید بھی ہیں اور ان کی نجابت و حرافت کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر بھی ہے اور جب ارد گرد کے لوگ سب کے تو کیا کہیں گے کہ پانڈو کتنا بے لحاظ اور قدر ناشناس آدمی ہے اس نے ایک سید زادے کو اس طرح سے اپنے گاؤں سے نکال باہر کیا ہے۔

چنانچہ پانڈو و ششونامی اور ایک اور آدمی گاؤں جا پہنچے اور تجھے شاہ سے کہا کہ آپ کو لینے آئے ہیں، اس لئے ساتھ چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس گاؤں کو چھوڑ آئے ہیں اور اب دوبارہ اس گاؤں نہیں جائیں گے۔

پانڈو نے کہا کہ آپ اگر ہمارے ساتھ واپس گاؤں نہیں جائیں گے تو ہم آپ کو زبردستی اٹھا کر لے جائیں گے۔ آپ نے جاتے سے بالکل انکار کر دیا تو پانڈو نے نہایت بے ادبی سے آپ کا بازو کھینچ کر ساتھ چلنے کو کہا۔ آپ نے کہا کہ میرے بازو کو چھوڑ دو، ہم نہیں جائیں گے۔ پانڈو نے کہا کہ اگر آپ نہیں جائیں گے تو ہم کم از کم آپ سے دعا یا دعا کچھ نہ کچھ تو ضرور لے کر ہی جائیں گے۔ خالی ہاتھوں واپس لوٹیں گے تاہم آپ نے فرمایا کہ میرے پاس نہ دعا ہے اور نہ بدعا۔ آپ کے اس جواب پر بھی پانڈو آپ سے بحث و تکرار اور بالی سیدھی باتوں میں مشغول رہا۔

ادھر کچھ سیاحی جب اپنے بیوی بچوں سے مل کر واپس گیا تو اس نے تمام واقعہ اپنی پلٹن کو سنایا۔ اس پر فوج کے تمام افسروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ملتان کی جانب چلنے کی بجائے پہلے پانڈو کے والوں کی خبر لی جائے۔ سکھوں کو فوج پانڈو کے پلوٹ پڑی اور جو سامنے آیا اس کو تہ تیغ کر دیا اور گاؤں میں لوٹ مار شروع کر دی۔

جب پانڈو نے اپنے گاؤں پر سکھوں کا حملہ دیکھا تو بھاگ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی کہ حضور میرا کچھ تو رہنے دیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اسے پانڈو تمہارا رہا تو کچھ نہیں ہاں البتہ گاؤں کا نام پانڈو کے ضرور رہے گا اور جب تک گاؤں رہے گا تمہارا نام بھی قائم رہے گا۔

(3)

آپ اپنے مولیشیوں کو چرانے کے لیے جنگل لے پایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ حسب معمول اپنے مولیشیوں کو چرانے جنگل لے گئے۔ آپ ایک بڑے کے نیچے بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آپ کو نیند آ گئی۔ مولیشی چرتے چرتے ایک کھیت میں چلے گئے۔ اتنے میں کھیت کا مالک وہاں آپہنچا۔ اس نے جب مولیشیوں کو اپنے کھیت میں دیکھا تو بے چین ہو کر آپ کو تلاش کرنے لگا۔ بچے کے پاس آ کر اس نے دیکھا آپ کو خواب ہیں اور ایک ناگ سانپ اپنے پھن کا سایہ کئے آپ کے پاس کھڑا ہے۔

”کھیت کا مالک“ جیون خان یہ دیکھ کر متحجب ہوا اور پریشان بھی ہوا۔ وہ بھاگا ہوا آپ کے والد کے پاس آیا اور کہا کہ ان کے مولیشیوں نے اُس کا کھیت اجاڑ دیا ہے اور اُن کا لڑکا بچے کے نیچے مردہ پڑا ہے اور سانپ اُس کے برابر کھڑا ہے۔ آپ کے والد کو جب معلوم ہوا تو وہ کچھ آدمیوں کے لئے کر فوراً وہاں پہنچے۔ سانپ قائب ہو گیا تھا اور آپ اٹھ کر بیٹھ گئے تھے آپ کے والد نے آپ سے کہا کہ لوگ شامی ہیں کہ تمہارے مولیشیوں نے کھیت اجاڑ دیا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے والد سے کہا کہ ایسا تو نہیں ہے آپ خود دیکھ لیں کہ کھیت اُجڑا ہے یا نہیں۔

واقعی کھیت پہلے سے زیادہ شاداب تھا۔ جیون خان نے وہ سارا کھیت آپ کے والد کی نذر کر دیا۔

فہرست

صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان
31	22	آؤستہ دل دیونی ودھائی	1	1	آلف اللہ زنا دل میرا
32	23	آؤ فقیر و میلے چلے	1	2	آب کیوں سا جن چہ لایو رہے؟
33	24	آب تو جاگ	3	3	آب نکلن لگی کبیرہ کرے؟
34	25	آپے پائیاں گنڈیاں	5	4	آب ہم ایسے گم ہوئے
35	26	آئی رت شلوغیاں والی	5	5	آپنے سنگ رلا میں پیارے
35	27	ایجادس نکانا	6	6	آٹھ جاگ
36	28	اک ٹونا	13	7	آٹھ گئے گوانڈھوں یار
37	29	بکس کر جی میں بس کر جی	14	8	اک آلف پڑھو!
38	30	بکھا کیسہ جاناں ذات عشق دی کون	15	9	اک رانجھا میتوں لوڑیدا
39	31	بکھا کیسہ جاناں میں کون؟	17	10	اک نقشے وچ گل نمکدی ہے
41	32	بکھے نول سمجھاؤن آئیاں	19	11	اک ٹکتے یار پڑھایا ہے
42	33	بکھی کا بن اچرج بھائی	20	12	اٹھی گرجا بہار یورے سا دھوا!
44	34	بے حد رجزاں دھدھلی	20	13	اٹھے ہوڑ مانے آئے
45	35	بھانویں جان نہ جان وے، وینہرے آؤڑ میرے	22	14	اماں بابے دی بھلیائی
46	36	بھر واسا کیسہ آشتانی دا	23	15	ایس نیو نہ دی اٹھی چال
48	37	بھینا! کندی کندی ہنئی	25	16	ایسا بکھا گیاں پلینا
49	38	پانی بھر بھر سکیاں سکھے	26	17	ایسہا چرج سا دھو
50	39	پتیاں لکھاں میں شام ہوں	27	18	ایسہا دکھ جاگھوں کس آگے
52	40	پردہ کس توں را کھیدا	28	19	آجہن گل بگ آساؤے
54	41	پدنا لیو ہمن عاشق کبیرہ	29	20	آکھاں وے دل جانی پیاریا
55	42	پیایا کرتے ہمیں پیار ہوئے	30	21	آٹل یار اسار لے میری
56	43	پیاریاں نول مٹھوان لکھدا شور			
57	44	پیارے دن مصلحت آٹھ جاناں			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵	پیارا! شہنشاہ کے ٹیوٹھ لگا	59	۷۳	سائیں چھپ شہا شہاں آیا	115
۳۶	پانکھ ماتن دی جلی آن	61	۷۴	سجھ اکورنگ کیا ہیں دا	117
۳۷	تسی آٹھو میری پیاری	64	۷۵	جینان دے وچھوڑے کوکوں	118
۳۸	تسی کرا ساؤی گاری	65	۷۶	سوتھ عشق کی بازی	120
۳۹	ٹوں کدھڑوں آیا	69	۷۷	سے ونبھارے آئے فی ماتے	121
۵۰	ٹونہیوں ہیں ہمیں تاریں	70	۷۸	سیوہن میں ساجن پایو ای	124
۵۱	تیرا نام دھیانیداسا میں	70	۷۹	عشق اسماں تال کیکی کیکی	128
۵۲	تیرے عشق نچایا کر کے تھیتا تھیتا	71	۸۰	عشق جھتی نے تھی گویے	130
۵۳	تیں بکت پر پاؤں پسا رہے؟	73	۸۱	عشق دی تو یوں تو یں بہار	131
۵۴	تک بھ کون چھپ آیا ہے؟	74	۸۲	فلوں بس کر پس او یار	133
۵۵	تیرے عشق مجازی لاگے	79	۸۳	قلم بھ اللہ دستان میں آج او یار	137
۵۶	جس تن لکھا عشق کمال	80	۸۴	کپڑی ریوڑی کیونکر لڑے	138
۵۷	جھ کوی دے موندہ آتی	82	۸۵	کلت کوی سے نہ وقت گویے	139
۵۸	جورنگ رنگا گویہ ازنگیا	86	۸۶	کیدی اپنی آکھ بھلا گے	143
۵۹	چپ کر کے کریں گوارے ٹوں	88	۸۷	کیدی آمل ہر ہوں ستائی ٹوں	146
۶۰	چلو دیکھئے!	89	۸۸	کیدی آمل یار پیار یا	147
۶۱	جھاب کریں ذرویشی کوکوں	91	۸۹	کیدی مور مہاروں ڈھولیا	148
۶۲	خاکی خاک سوں رل جانا	94	۹۰	گرگتن ول دھیان گویے	149
۶۳	ول لوچے مانی یاروں	96	۹۱	کون آیا سمن لباس گویے	155
۶۴	ڈھولا آدی بن آیا	97	۹۲	کیوں او بے سیمہ جھ کیدا	157
۶۵	ڈھلک گئی چرے دی تھی	98	۹۳	کیوں عشق اسماں تے آیا ہے	160
۶۶	راٹھا جو کیرا بن آیا	99	۹۴	کیوں لونناں تیں؟	162
۶۷	راٹھا تراٹھا کر دی فی	101	۹۵	کیہ بے دردوں دے سنگ یاری	163
۶۸	روڑے جے ہزار فی ماتے	102	۹۶	کیہ جاناں میں کوئی دے آٹیا	165
۶۹	روڑہ دے عشقا مار یا ای	103	۹۷	کیہ گروا بے پرواہی ہے	167
۷۰	ترین گئی لکھ سچ تارے	110	۹۸	کیہ کر دی کیہ کر دانی؟	169
۷۱	ستاؤں ول مکھو اموڑوے پیار یا	112	۹۹	کیوں لا مکانی دسدے او	170
۷۲	ستانوں آمل یار پیار یا!	114	۱۰۰	کیہ لارے دینا میں ستا ٹوں؟	173

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
226	میں پتھر پڑی آں	۱۳۰	174	کھینڈ لے ویج ویبڑے گھمسی گھم	۱۱۹
227	میں گھبرا چنگ چنگ ہاری	۱۳۱	175	مگر جو چاہے سو کر دے	11
229	میں کیونکر جاواں کہے توں	۱۳۲	177	گل رولے لوکاں پائی اے	11
230	میں گل اوٹھے وی کر دیاں	۱۳۳	183	گھر میں گونج تہی سنتو	12
232	میں ویج میں نہ رہ گئی کافی	۱۳۴	184	گھوڑیائی دیو نکال نی	12
235	میں دیساں جوگی دے نال	۱۳۵	185	گھٹک اوٹھے تک سو ہنیا	12
240	میںوں چھڑ گئے آپ لہ گئے	۱۳۶	186	گھٹک چک اوچھا	13
241	میںوں ورد آؤلوں وی پیڑ	۱۳۷	188	لہن ترانی دس کے جانی	1
241	میںوں سکھ دیاں پیڑ	۱۳۸	189	مانی قدم کر بند یار	1
242	میںوں عشق تمارے دیندا	۱۳۹	191	ماہی وے تیں ملیاں سبھ دکھ ہوں دور	1
244	میںوں کیسہ ہو یا	۱۴۰	191	ماہے نہ موزا عشق دیوانہ	1
245	بہت پلھتا ایں استغفار	۱۴۱	193	ہتر چارے کارن مئی میں	1
247	نہ جیواں مہاراج میں تیرے بن	۱۴۲	195	نر کی باج انھی آن گھاتاں	۱۱۳
248	نی سپو! میں گئی گواچی	۱۴۳	197	نٹاں مینوں ماردا می	۱۱۴
249	نی کو پچھل میرا ناں	۱۴۴	197	بل بلو سہیلو یو!	۱۱۵
251	نی میں گملی ہاں	۱۴۵	199	نمن آنکھو شام سند رسوں	۱۱۶
252	نی میں بن سنیا عشق شرع کیسہ ٹاٹ	۱۴۶	200	نوبہ آئی بات نہ بند یاے	۱۱۷
253	نی میںوں گنڈا عشق اول دا	۱۴۷	204	میرازا تھنا من کوئی ہور	۱۱۸
254	و آہوا چھ پئی ذربار	۱۴۸	205	میری بنگل دے ویج چور	۱۱۹
255	و آہوا از مرجن وی ہور	۱۴۹	207	میرے کیوں چر لایا مای	۱۲۰
258	واہ سو ہنیا تیری چال کھانج	۱۵۰	213	میرے گھر آیا چا مہرا	۱۲۱
259	وقت نہ کر سناں مان رنجھے یار داوے اڑیا	۱۵۱	214	میرے مائی کیوں چر لایا ہے	۱۲۲
261	ول نہ دے ویج پایا یار	۱۵۲	216	میرے نوشو ہوا کت مول	۱۲۳
263	و کیھوئی پیار میںوں ٹٹنے میں چھل گیا	۱۵۳	217	میں آؤکیاں کر رہی، کیدی آکر پھیرا	۱۲۴
265	و کیھوئی شوہ عنایت سائیں	۱۵۴	221	میں بے قید، میں بے قید	۱۲۵
266	و کیھوئی سبھ کر گیا مای؟	۱۵۵	222	میں پاپڑ حیاں توں سناں ہاں	۱۲۶
267	ہندو نہیں مسلمان	۱۵۶	223	میں پایا ہے، میں پایا ہے	۱۲۷
268	نہن کس تھیں آپ چھپا نیدا؟	۱۵۷	224	میں چھچھاں شوہ ویاں ڈاٹاں نی	۱۲۸

صفحہ	نمبر شمار	عنوان	نمبر شمار
289	۱۷۳	پارہ	۱۵۸
290	۱۷۴	ساون	۱۵۹
291	۱۷۵	بھادوں	۱۶۰
292	۱۷۶	آسوں	۱۶۱
293	۱۷۷	تنگ	۱۶۲
294	۱۷۸	مکھر	۱۶۳
295	۱۷۹	پاد	۱۶۴
296	۱۸۰	ماگھ	۱۶۵
297	۱۸۱	بھگن	۱۶۶
298	۱۸۲	سی خرفیاں	۱۶۷
298	۱۸۳	سی خرفی آؤل	۱۶۸
312	۱۸۴	سی خرفی دوم	۱۶۹
324	۱۸۵	سی خرفی سوم	۱۷۰
332	۱۸۶	گنڈھیاں	۱۷۱
351	۱۸۷	وہڑے	۱۷۲

کلام شرح

کلیات اقبال (اردو)

امان اللہ کاظمی

قیمت یکجا (کارڈ=400) (مجلد=450)

اردو ترجمہ تشریح چار بکس کے ساتھ اقبال کی بکس کا ترجمہ تشریح کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن ہمارے ہر دل عزیز مصنف بزرگ امان اللہ کاظم صاحب نے ہم سے پیار سے انداز میں ان چار بکس کو ترجمہ تشریح کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اتنا آسان ترجمہ پہلے کبھی نہیں ہوا ان بکس کے مطالعہ سے آپ ایک اچھی شامری سے لطف اندوز ہوں گے۔

("بانگ درا"=200) ("بال جبریل"=200) ("ضرب کلیم" اور "منان حجاز"=200)

(۱) اَلف اللہ تاول میرا!

الف اللہ تاول میرا میںوں "ب" دی خبر نہ کائی
 "ب" پڑھیاں کچھ سمجھ نہ آوے لذت الف دی آئی
 "ع" تے "غ" دا فرق نہ جاناں ایہہ گل الف سمجھائی
 لکھیا، قول الف دے پورے جیسوے دل دی کزن صفائی

مشکل الفاظ ومعانی: تاول: سرخ۔ قول: کلام۔

ترجمہ: "الف" اللہ کے ساتھ میرا دل اس کی محبت میں مستغرق ہو چکا ہے۔ "ب" تنگی مجھے کوئی خبر نہیں۔ "ب" پڑھنے سے کچھ سمجھ نہیں آیا
 لذت "الف" ہی کی آئی ہے۔ میں "ع" اور "غ" میں فرق سمجھ نہ سکا لیکن یہ بات "الف" نے ہی مجھے سمجھائی ہے۔ بلھے
 شاہ: الف کی باتیں ہی پوری ہیں جو دل کی صفائی کرتی ہیں۔

(۲) اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۱) اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟
 ایسی آئی من میں کاء
 بار سنگار کو آگ لگاؤں
 اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟
 (۲) سُن کے گیان کی ایسی باتاں
 کوئل وانگوں ٹوکاں آتاں
 اَب کیوں ساجن چر لایو رے؟
 (۳) اس گل گانی سیس کچھریا
 جوگن نام بھیا لٹ دھریا

دکھ شکھ بھہ ونجایو رے
 گھٹ اُپر ڈھانڈ مچایو رے
 نام نشان سبھی اٹھاتاں
 تیں اَبے وی ترس نہ آوے رے
 بھیکھ منکن نوں ور ور پھریا
 آگک بھجوت زماوے رے

۱۔ الف عربی اور فارسی کا پہلا حرف جو خدا کی وحدانیت کی علامت ہے۔

۲۔ ب: دوسرا حرف۔ یعنی غیر خدا۔

۳۔ ا: اور غ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اور میں خدا کو محبوب و مرشد میں ڈھونڈتا ہوں۔ اس کی محبت کو خدا کی محبت سمجھتا ہوں اور اس میں ذرا فرق نہیں کرتا۔

اب کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

عشق ملاں نے بانگ سنائی

کر کر بجدے گھر ذل دھائی

اب، کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۳) پریم گھر دے اُنکے چالے

آپے آپ پچھے وچ جالے

اب، کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۲) دکھ برہوں نہ ہوں پرانے

اندھ جھڑکاں باہر طعنے!

اب کیوں، ساجن، چر لایو رے؟

(۷) مینا مالن روندی پکڑی

اک مرنا، ڈوبتی جگ دی پھلڈی

اب کیوں ساجن چر لایو رے؟

(۸) پتھا شوہ سنگ چیت لگائی

ویکھ کے شاہ عنایت سائی

اب کیوں ساجن چر لایو رے؟

اٹھ دوڑن گل واجب آئی

متھے مخراب ٹکایو رے

ٹکونی نین ہوئے خوش حالے

پنھن پنھن آپ کہناو رے

جس تن پیراں، سو تن جانے

نیونہ لگیاں دکھ پایو رے

برہوں پکڑی کر کے پکڑی

نہن کون پتا بن آو رے

سوئی نہن تن سبھ کوئی اپنی

جی میرا تھر آو رے

اب کیوں ساجن چر لایو رے؟

مشکل الفاظ و معانی: ساجن: محبوب، دوست۔ چر: دیر۔ مین: دل۔ کا: کیا۔ دھانا: ضائع کرنا، گنوا۔ گھٹ: دل۔ ڈھانڈ: آگ کے شعلے۔ گیان: معرفت، آگہی، عرفان۔ پاتاں: باتیں۔ گھاتاں: داؤ۔ تاک: موقع۔ کوکنا: فریاد کرنا۔ کچھریا: جو گیل کا پیالہ نما برتن۔ لٹ: لمبے بال۔ اٹک: جسم کا حصہ۔ بھجوت: راکھ۔ رمانا: رچانا۔ برہوں: جدائی۔ نیونہ: محبت۔ مینا: ایک مشہور جانور۔ پھلڈی: رسوائی۔ سیں: سر۔

ترجمہ

اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ دل میں ایسی ایک بات آئی کہ میں نے دکھ سکھ سب گنوا دیے۔

ہار سکھا، کو اب میں کیا کروں کہ میرا دل و جان بھری آگ میں جل رہا ہے۔

اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟

- (۱) علم و آگہی کی باتیں سن کر تیرے نام و نشان کی تاک میں بیٹھا۔ کوئل کی طرح بہت ٹوک رہا ہوں لیکن تجھے اب بھی ترس نہیں آتا۔
- (۲) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ میرا جسم فقیروں کے لباس کی مانند ہے اور یہ سر رکھنے کے مانند ہے۔ میں بھکاری کی طرح بھیک مانگ رہا ہوں اور میں نے اپنے جسم پر اکھل رکھی ہے۔
- (۳) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ عشق کے ملاں نے اذان سنا دی اور ہم پر اٹھ کر دوڑنا واجب ہو گیا ہے بھگدے کر کے میں گھر واپس لوٹ آئی مانتے پر میں نے مخراب کا نشان بنالیا۔
- (۴) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ محبت کی دنیا کے دستور اے ہیں خوفی غیبوں کے لئے خوشی و مسرت ہے۔ ہم خود ہی جال میں پھنس چکے ہیں اور پھر پھڑا کر ہم نے اپنا آپ تباہ کر لیا ہے۔
- (۵) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ جدائی کے دکھ پرانے نہیں ہوئے، دکھ کو وہی جانتا ہے جو اس میں مبتلا ہو۔ اپنوں کی طرف سے جھڑکیں ملتی ہیں اور باہر والے طعنے دیتے ہیں۔ محبت اختیار کرنے سے ہی یہ مصیبتیں لگتی ہیں۔
- (۶) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ روتی ہوئی مینا کو مان نے پکڑا ہے جدائی نے بھی مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔ ایک مرنے کا غم ہے اور دوسرا جنگ ہنسائی کا اندیشہ، اب دیکھیں کون دو لہا بنتا ہے۔
- (۷) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟ تجھے شاہ! میں نے محبوب کے ساتھ پریت لگائی ہے۔ بہت سوں نے ہمیں بھرانے کی کوشش کی ہے لیکن شاہ عمارت نے ایک نظر دیکھ کر ہی مجھے بھرا لیا ہے۔
- (۸) اے محبوب! اب کس بات کی دیر ہے؟

(۳) اب لگن لگی کیسہ کریے؟

(۱) اب لگن لگی کیسہ کریے؟ نہ جی سکے، نہ مریے

تم سو تماری بیٹیاں

موسے رات وئے نہیں جیٹاں

میں پی بن پلک نہ سرے

اب لگن لگی کیسہ کریے؟ نہ جی سکے، نہ مریے

(۲)

ایہہ آگن برہوں دی جاری

کوئی ہمری پیت تُواری

دن درشن کیسے تریے!

آب لگن گئی کہیہ کریے؟ نہ جی سکے نہ مریے

(۳)

تھے پئی مصیبت بھاری

کوئی کرو ہماری نگاری

ایہہ جیسے دکھ کیسے جریے!

آب لگن گئی کہیہ کریے؟ نہ جی سکے نہ مریے

مشکل الفاظ و معانی: لگن: محبت، تعلق۔ چنال: منہ کے ساتھ بجائے جانے والا ایک باجا، بات، آواز، موسے: مجھے۔ چنال آرام، چین، سکون۔ پئی: محبوب، پیارا، پیا۔ آگن: آگ۔ برہوں: جدائی، فراق۔ ہمری: ہماری۔ پیت: محبت۔ درشن: دیدار۔ بن: بغیر۔ جریے: برداشت کریں۔

ترجمہ:

(۱)

اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں۔؟ میں نہ جی سکتا ہوں اور نہ مر سکتا ہوں۔ تم میری طہ نیری آواز سنو۔ مجھے نہ رات کو چین ہے اور نہ دن کو سکون ہے۔ میں اب محبوب کے بغیر ایک پٹا بھی نہیں جی سکتا۔

اب مجھے محبت ہوگئی ہے اب میں کیا کروں؟

(۲)

جدائی کی آگ نہ رکنے والی ہے کوئی میری محبت کو سنبھال کر رکھے میں (محبوب کے) دیدار کے بغیر کیسے کامیاب ہو سکتی ہوں۔

اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں؟

(۳)

بلھے شاہ! مجھ پر سخت افتاد آپڑی ہے کوئی میری مدد کرے۔

اس طرح کے دکھ میں کیسے برداشت کروں اب مجھے محبت ہوگئی ہے، اب میں کیا کروں۔

☆☆☆

(۴) اب ہم ایسے گم ہوئے

اب ہم ایسے گم ہوئے

اپنے آپ نوں سودھ رہے آں! شہر پریم نگر کے

کھوئی خودی اپنا پد چیتا نہ سر ہاتھ نہ

تھے لکڑے پہلے گھر تھیں تب ہوئی گل خیر

کون کمرے کھائے شوہ ہے دوہیں جہانیں

کوئی نہ دسدا غیر

مشکل الفاظ و معانی: پریم نگر: محبت کا شہر۔ سودھنا: درست کرنا، اصلاح کرنا۔ خود: خود کو۔ پد: مقام۔ چیتا: یاد کیا۔ لکھنا: گھاتے میں ہونا۔ تروپ: انصاف۔

ترجمہ:

اب میں محبت کے شہر میں ایسا گم ہوا ہوں (عشق و محبت میں ایسا محو ہو چکا ہوں) کہ اپنے آپ کو درست کر رہا ہوں لیکن اپنے سر ہاتھ اور پیر کی بھی مجھے کوئی خبر نہیں۔ میں نے خود کو کھو کر اپنا آپ گنوا کر یہ مقام پایا ہے اور اس طرح سب کچھ ٹھیک ہوا ہے۔ ہم لکڑے پہلے گھر سے ہی تھے۔ ہمارے ساتھ کون انصاف کرے؟ اے تجھے شاہ! محبوب دونوں جہانوں میں ہے۔ اب کوئی غیر نظر نہیں آتا۔

(۵) اپنے سنگ رلا میں پیارے

اپنے سنگ رلا میں پیارے! اپنے سنگ رلا میں
میں لایا ہے کہ تھکھ لایا، اپنی آؤڑ نہھائیں
بوکن چیتے چت مچلتے، بھوکن کرن ادا نہیں!
ہول دے توں تھر تھر کنبدا، بیڑا پار لگائیں

پہلے نیو نہہ لگایا سی تیں، آپے چائیں چائیں
راہ پو ال تال دھاڑن نیلے، جنگل لکھ بلائیں!
تیرے پار جگا تر چڑھیا، کنڈھے لکھ بلائیں
کرئی بندگی رب سچے دی، پون قبول دعائیں

بلیمہ شاہ نوں شوہ دا مکھو اکھنک کھول وکھائیں
اپنے سنگ زلاکیں پیارے! اپنے سنگ زلاکیں!
مشکل الفاظ و معانی: سنگ: ساتھ بیونہ: عشق، محبت، لگن۔ تیں: تو نے۔ پیلے: جنگل۔ چکاڑ: طوفان۔ شوہ: محبوب۔
ترجمہ:

اے محبوب مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا۔
پیلے تو نے بڑے شوق سے لگن لگائی تھی۔ میں نے لگائی ہے یا تو نے لگائی بس تم اس کو نبھانا ضرور۔
خوفناک جنگل میں راستہ بڑا دشمن ہے۔ قدم قدم شیر چیتے دھاڑتے پھرتے ہیں۔ دریا کے دوسری جانب زبردست
طوفان ہے اور اس کنارے پر لاکھوں بلائیں ہیں۔ میرا دل خوف سے کانپتا ہے مجھے تو ہی پار اتار دے۔ سچے رب کی
عبادت کر لے پھر تیری دعائیں بھی قبول ہوں گی۔
اے تجھے شاہ، کاش! محبوب کا مکھو اکھنک ہٹا کر نظر آئے۔
اے محبوب مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا، مجھے اپنے ساتھ ہی رکھنا۔

(۶) اٹھ جاگ

(۱) اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

اک	روز	جہانوں	جانا	ہے
جا	قبرے	دج	سانا	ہے
تیرا	گوشت	کیڑیاں	کھانا	ہے
کر	چیتا	مرگ	وسار	نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۲) تیرا	ساہا	نیرے	آیا	ہے
گجھ	چولی	داج	رنگایا ہے	
کیوں	اپنا	آپ	ونجایا	ہے
اے	عاقبل	تینوں	سار	نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۳) تھوں سٹیاں عمر و شبانی ہے

تھوں پھرے شد نہ پائی ہے

تیری ساعت نیرے آئی ہے

کیہ کر سیں داج تیار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۴) تھوں جس دن جو بن متی سیں

تھوں نال سٹیاں دے دتی سیں

ہو غافل ٹھکیں دتی سیں

ایہہ بھورا شتیوں سار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۵) تھوں منڈھوں بوہت کچی سیں

بز لچیاں دی ز لچا سیں

تھوں کھا کھا کھانے رچی سیں

ہن تائیں تیرا بار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۶) آج نکل تیرا منکلاوا ہے

کیوں سٹی کر کر دعویٰ ہے

آن دھیاں نال ملاوا ہے

ایہہ بھلکے گرم بازار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

- (۷) ٹوں ایس جہانوں جائیں گی
 پٹھر قدم نہ ہستے پائیں گی
 ایہہ جوین روپ و نہجائیں گی
 تیں رہنا وچ سہسار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۸) منزل تیری دور دُراڑی
 ٹوں بھونا وچ جنگل وادی
 اوکھا پچھن پیر پیادی
 دسوی ٹوں اسوار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۹) اک آنکھی تنہا پل سین
 جنگل بڈر دیوچ رل سین
 نے نے توشہ اتھوں گھل سین
 اوتھہ لین ادھار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۱۰) ادھہ خالی اے سنج حویلی
 قوں وچ رہسیں اک اکیلی
 اوتھہ ہوئی ہو نہ نیلی
 ساتھ کسے دا بار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۱) جہڑے سُن دیساں، دے راجے

نال چنبہاں دے دجے واجے

گئے ہو کے بے تنخے تاجے

کچھ دنیا وا اتار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۲) کتھے ہے سلطان سکندر

موت نہ چھڈے پیر پیغمبر

سکھ چھڈ چھڈ گئے اذہر

کوئی اتھے پائیدار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۳) کتھے یوسف ماہ کنعانی

لئی زلیخا پھیر جوانی

کیتی موت نے اورک فانی

پھیر ادہ ہار سنگار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۴) کتھے تخت سلیمان والا

وہج ہوا اڈوا سی بالا

ادہ بھی قادر آپ سنبالا

کچھ زندگی وا اتار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

- (۱۵) کہتے میر ملک سلطاناں
 کھے بچھڑ بچھڑ گئے ٹکاناں
 کوئی مار نہیں بیٹھے ٹھاناں
 لشکر دا جینہاں شمار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۱۶) بھلاں بھل جینیلی لاا
 سون، سنبل، سرو نرالا
 باد خزاں کھتا نہر حالہ
 زرخس بیت شمار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۱۷) جوکھ گر سیں سو گجھ پائیں
 نہیں تے اوڑک چھو پائیں
 شجی کوچ داغوں کز لائیں
 گھبیاں باجھ اڈار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں
 (۱۸) ڈیرا کرئیں اونیں جائیں
 جتھے شیر پنگ بکائیں
 خالی ہنس محل سرائیں
 چمر ٹوں دوتے دار نہیں
- اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہہ سون تیرے درکار نہیں

(۱۹) اسیں عاجز وچ کوٹ علم دے

اوسے آکے وچ قلم دے

دن کلے دے ناہیں کم دے

باہجھوں کلے پار نہیں

(۲۰) بکھا شود دن کوئی ناہیں

اتھے اوتھے دو ہیں سرائیں

سنہیل سنہیل کے قدم لگائیں

پھر آون دوتی وار نہیں

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں ایہ سون تیرے درکار نہیں

مشکل الفاظ ومعانی: گھراڑے: خرائے۔ درکار: ضروری، فائدے مند۔ مرگ: موت۔ وسارنا: بھلانا۔ سہا: مصیبت۔ رنج: داغ، جھیز۔ ونجایا: ضائع کیا۔ جون: جوانی۔ جٹ: بدسلو۔ درازی: دور۔ بربر: اجاڑ۔ قوش: اسباب سفر۔ اڈیر: نشان۔ شکست: راج، پیران۔ ماہ کھائی: کھان کا چاند۔ اوڑک: آخر۔ میر: سردار۔ ملک: بادشاہ۔ چنگ: چیتا۔ کوٹ: قلعہ۔

ترجمہ:

(۱) اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا۔ یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

ایک دن اس دنیا سے پہلے جانا ہے قبر میں جاسانا ہے تیرے تن بدن کا گوشت کیڑوں نے کھانا ہے۔ ذرا یاد رکھ اور موت کو بھولو نہیں۔

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا۔

(۲) یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔ تیرے دن قریب آگے ہیں کیا تو نے کوئی کپڑا لے اور جھیز وغیرہ تیار کیا ہے؟ اے غافل! تجھ کو کچھ خبر نہیں۔

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۳) تو نے سو کر عمر گزار دی اور تو نے چرے سے کچھ نہ کاتا۔ تیری گھڑی قریب ہی آگئی ہے کیا کرے گی کہ تو نے جھیز تیار نہیں کیا؟

اٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جا یا یہ سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۴) جس دن تو جوانی کے نشے سے پھر بھی تو سہیلیوں کے ساتھ کھیلے تھی۔ غافل ہو کر تو باتوں میں لگی رہتی تھی۔ اس بات کی تجھ

۱ کیا تو نے اچھے عمل کیے ہیں؟ ۲ تو نے ایک بھی اچھا عمل نہیں کیا۔

۳ زندگی کا خاتمہ ۴ ایسے اعمال ہیں نہیں

کو ذرہ بھر خبر نہ تھی۔

(۵) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
تو شروع سے ہی بڑی بے سلیقہ تھی تم پر بے شرمی کی حد ہو چکی تھی۔ تجھے بس کھانے پینے سے ہی سروکار تھا اسی لئے اب تیری کوئی حیثیت نہیں۔

(۶) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
جلد ہی تیری رخصتی ہے۔ تو بڑے بڑے دعوے کر کے غفلت کی نیند سوئی تھی بیگانوں سے تیرا سامنا ہونا ہے۔
کل کو موقع تجھے حاصل نہیں ہوتا۔

(۷) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں
تو نے اس دنیا سے چلی جانا ہے۔ پھر یہاں دوبارہ نہیں آسکو گی۔ یہ رنگ روپ سب ختم ہو جانا ہے۔ تجھے اس دنیا میں نہیں رہنا۔

(۸) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
تیری منزل بہت دور ہے تجھے جنگلوں اور وادیوں میں خاک چھانی ہے پیدل چلنا مشکل ہے تم سے سواری بھی نہیں ہو سکتی۔
اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۹) تم نے اکیلی ہی جانا ہے تجھے جنگل و بریر میں پھرنا ہے۔ یہاں سے ہی اسبابِ سفر بھیج دے۔ وہاں کچھ مستعار نہیں ملنا۔
اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۰) وہ موٹی بالکل خالی ہے اس میں تجھے اکیلے رہنا ہے وہاں کوئی ساتھ نہ ہو گا کسی کا سہارا تجھے نہ ملے گا۔
اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۱) جو تاج و تخت کے مالک تھے جن کا ہر طرف حکم چلتا تھا ان کو تاج و تخت کے بغیر ہی جانا پڑا۔ دنیا کا کوئی اعتبار نہیں۔
اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۲) کہاں ہے سلطان سکندر؟ موت نے تو پیروں اور پیغمبروں کو بھی نہیں چھوڑا سب ٹھاٹھ بانٹھ چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں کوئی ہمیشہ نہ رہ سکا۔

(۱۳) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
کہاں ہیں یوسف ماہ کنعانی اور زلیخا کہ جس نے دوبارہ جوانی ملی تھی۔ آخر موت کے ہاتھوں وہ بھی فانی ہو گئے۔ پھر وہ آرائش و زیبائش نہ ملی۔

(۱۴) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا یہ سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
سلیمان کا تخت کہاں ہے جو کہ ہوا میں اونچا اڑتا تھا۔ اس کو بھی قادر نے اپنی قدرت سے ہی سنبھالا تھا۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

(۱۵) اُنھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جایا سو نا تیرے لئے ضروری نہیں۔
وہ بڑے بڑے سردار، امیر، اور بادشاہ کہاں ہیں؟ سب اپنے اپنے ٹھکانوں کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کوئی بھی ان میں سے

مستقل قیام نہ کر سکا۔ جن کا لشکر بھی بے شمار تھا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جائیے سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۶) پھولوں میں چنبیلی، لال، سون، سنبل، اور سر و سر بزر ہوئے لیکن خزاں نے ان کو برباد کر دیا زنگس کا بھی بہت برا حال ہے۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جائیے سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۷) جو تو کرے گا وہی تجھے ملے گا۔ اگر تمہیں تو آخر تو پہچتائے گا۔ اکیلی کوچ کی طرح آہ و بکاہ کرے گا۔ پروں کے بغیر اڑا بھی تو نہیں جاسکتا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جائیے سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۸) وہاں تیرا ٹھکانہ ہوگا کہ جہاں شیر، چیتے اور بلائیں ہیں۔ محل مکان سب خالی ہی رہیں گے۔ پھر تو ان کا حصہ دار بھی نہیں ہوگا۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جائیے سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۱۹) ہم علم و عرفان کے باوجود عاجز ہیں اسی نے ہمیں یہ سب کچھ سکھایا ہے کلمے کے بغیر یہ کسی کام کے نہیں۔ کلمے کے بغیر کامیابی بھی ممکن نہیں۔

اُٹھ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جائیے سونا تیرے لئے ضروری نہیں۔

(۲۰) اے تجھے شاہ! محبوب کے بغیر کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہاں وہاں اور دونوں جہانوں میں سنجل سنجل کرتے قدم رکھتا۔ دوسری بار تو یہاں نہیں آئے گا۔

(۷) اُٹھ گئے گوانڈھوں یار

(۱) اُٹھ گئے گوانڈھوں یار ربا بن کہیہ کریے؟

اُٹھ چلے بن رہندے نائیں

ہو یا ساتھ تیار

ربا بن کہیہ کریے؟

(۲) ڈاڈھ کلچے تل تل اٹھے!

نہرو کے بندہوں نار

ربا بن کہیہ کریے؟

(۳) بگھا شوہ پیارے باجھوں

رہے ارار نہ پار

ربا بن کہیہ کریے؟

اُٹھ گئے گوانڈھوں یار ربا بن سکھ کرے؟

مشکل الفاظ و معانی: گوانڈھوں: پڑوس سے۔ ڈاؤھ: سخت درد ٹیس، چھین۔ برہوں: جدائی۔ ناز: آگ۔ شوہ: محبوب۔ ترجمہ:

(۱) ہمارے پڑوس سے اُٹھ کر ہمارا محبوب جا رہا ہے۔ الٹی اب ہم کیا کریں؟

وہ اُٹھ پڑے ہیں اور اب کسی طرح سے بھی رہنے کو تیار نہیں

وہ ہمارا ساتھی چلنے کو تیار ہو چکا ہے۔ یا الٹی اب ہم کیا کریں؟

(۲) دل میں رہ رہ کر ٹیس اٹھ رہی ہیں اور جدائی کی آگ بھی بھڑک رہی ہے۔

یا الٹی اب ہم کیا کریں۔

(۳) اے بلھے شاہ! پیارے محبوب کے بغیر ہم تو نہ آگے رہے اور نہ پار کے رہے۔

یا الٹی اب ہم کیا کریں۔ ہمارے پڑوس سے اُٹھ کر ہمارا محبوب جا رہا ہے۔ یا الٹی اب ہم کیا کریں۔

(۸) اک الف پڑھو!

(۱) اک الف پڑھو پتھر کا راہ ہے

اک الفوں دو تین چار ہوئے

پتھر لکھ کروڑ ہزار ہوئے

پر اوتھوں باپچھ شمار ہوئے

پک الف دا ٹکٹہ تیارا ہے

(۲) اک الف پڑھو پتھر کا راہ ہے

کیوں پڑھنا میں کتہ کتاباں دی!

ہر چاہتا میں پنڈ عذاباں دی

کیوں ہو یاں شکل خجلا داں دی

اگے مشکل پنڈا بھارا ہے

(۳) اک الف پڑھو پتھر کا راہ ہے

بن حافظ حفظ قرآن کریں

پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں

پھر نعت وچ دھیان کریں
مُن پھر دا جیوں ہلکارا ہے
اک الف پڑھو پھر ہلکارا ہے

بکھا بی بوڑھ دا بویا سی!
اوہ برچھ وڈا جا بویا سی!
جد برچھ اوہ قانی بویا سی!
پھر رہ گیا جی اکارا ہے

مشکل الفاظ و معانی: پھر ہلکارا: نجات۔ شمار: کتنی۔ نیارا: عجب۔ ہلکارا: پاگل برچھ: درخت۔ اکارا: اکیلا۔

ترجمہ:

(۱) ایک "الف" کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔ اس ایک "الف" سے ہی دو تین چار پیدا ہونے اور پھر لاکھ کروڑ ہزار ہو گئے۔ پھر وہ بے شمار ہو گئے۔

ایک "الف" کا نکتہ نرالا ہے۔

ایک "الف" کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۲) تو اتنی کتابیں کیوں پڑھتا ہے؟ سر پر یہ غموں کا بوجھ اٹھاتا ہے؟ تو نے ایک سخت جلاوٹ جیسی شکل کیوں اختیار کر لی ہے۔

تجھے سخت اور دشوار ترین قاصد ملے کرنا ہے۔

ایک "الف" کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۳) تو حافظ بنتا ہے اور قرآن حفظ کرتا ہے پھر اسے پڑھ کر اپنی زبان صاف کرتا ہے پھر دنیا کی نعمتوں میں اپنا دماغ کھیلتا

ہے تو ایک قاصد کی طرح مارا مارا پھرتا ہے۔

ایک "الف" کے پڑھنے سے یہ تجھے نجات مل جائے گی۔

(۴) اے بلھے شاہ! اگر لگا کر پڑھتا تو وہ ایک بڑے درخت کی مانند پھیل گیا۔ جب وہ درخت فنا ہو گیا تو پھر پیچھے صرف وہی سچا رہ

گیا۔ ایک "الف" کے پڑھنے سے ہی تجھے نجات مل جائے گی۔

(۹) اک راجھا مینوں لوڑیدا

(۱) اک راجھا مینوں لوڑیدا
سگن فیکوٹوں آگے دیاں لگیاں
نیوٹہ نہ لگوا چوری دا
اک راجھا مینوں لوڑیدا

(۲)

آپ چھو جائدا نال مجھیں دے
سانوں کیوں بیلپوں موڑی دا

اک

را بنجھا

مینیوں

لوڑی

دا

(۳)

را بنجھے جیہا مینیوں نہ کوئی
میشاں گھر گھر موڑی دا

اک

را بنجھا

مینیوں

لوڑی

دا

(۴)

مان والیاں دے نین سلوئے
سوبا دوپٹہ گوری دا

اک

را بنجھا

مینیوں

لوڑی

دا

(۵)

آحد احمد وچ فرق نہ کوئی
اک رتی بھیت مروڑی دا

اک

را بنجھا

مینیوں

لوڑی

دا

مشکل الفاظ و معانی: را بنجھا: محبوب۔ لوڑی: دل چاہیے۔ گن: ہوا۔ تکیوں: پس ہو جاتا ہے۔ اگے پہلے۔ نیوہ: عشق۔ سلوئے: دل موہ لینے والے۔ سوبا: سرخ۔ رتی: ذرہ بھر۔

ترجمہ:

(۱) مجھے تو بس را بنجھے کی ضرورت ہے۔ تخلیق کائنات سے بھی پہلے میرا اور میرے محبوب کا تعلق ہے اور یہ ہمارا تعلق راز کی بات نہیں۔

مجھے تو بس را بنجھے کی ضرورت ہے۔

(۲) خود تو بھینسیں چراتا ہے لیکن ہمیں جنگل سے واپس کیوں بھیج دیتا ہے۔

مجھے تو بس را بنجھے کی ضرورت ہے۔

(۳) محبوب جیسا مجھے کوئی نہیں دعائیں کر کر میں اُس کو واپس لاتی ہوں۔

مجھے تو بس را بنجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۴) مان والیوں کے نین دل موہ لینے والے ہیں اور گورے رنگ والی کا سرخ دوپٹہ ہے۔

مجھے تو بس را بنجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۵) احواد اور احمد ^{میشاں} میں کچھ فرق نہیں بس ذرا سا نیم کی مروڑی کا بھید ہے۔

مجھے تو بس را بنجھے کی ہی ضرورت ہے۔

(۱۰) اک نقطے وچ گل مکدی ہے

(۱) اک نقطے وچ گل مکدی ہے

پتھر نقطہ چھوڑ جساہاں ٹوں
کر دور کفر دیاں باباں ٹوں
پتھڑ دوزخ گور عذاباں ٹوں
کر صاف ولے دیاں خواباں ٹوں
گل ایسے گھر وچ ڈھکدی ہے

اک نقطے وچ گل مکدی ہے

(۲) آویں متھا زمین گھسائی

پالما محراب وکھائی
پڑھ کلمہ لوک ہسائی
دل اندر سمجھ نہ لیا سائی
کدی بات سچی بھی لکدی ہے

اک نقطے وچ گل مکدی ہے

(۳) کئی حاجی بن بن آئے جی

گل نیلے جاے پائے جی
جج وچ کئے لے کھائے جی
تھلا ایہہ گل کیوں بھائے جی
کدی سچی گل بھی لکدی ہے

اک نقطے وچ گل مکدی ہے

(۴) اک جنگل بحریں جانے نیں

اک وانا روزے کھاندے نیں

بے سمجھ وجود تھکاندے نہیں

ایویں چلیاں وچ جند سکدی ہے

اک نقطے وچ گل مکدی ہے

(۵)

بھرو مرشد عہد خدائی ہو

وچ مستی بے پندوائی ہو

بے خواہش بے ثوائی ہو

وچ دل دے خوب صفائی ہو

بکھا بات چچی کدوں رکدی ہے

اک نقطے وچ گل مکدی ہے

مشکل الفاظ و معانی: نقطہ: ذرا سی بات۔ پایاں: واحد باب، دروازہ، کتاب کا حصہ، ڈھکدی: قریب ہوتی، پچی: نیلے چاہے، نیلا لباس جو سوگ اور بدنامی کی علامت ہے۔ بھائے: اچھے لگے، پسند آئے۔ مکدی: چھتی۔ ماندے: تھکے ہوئے، کمزور، آزرده۔ پکڑ: پکڑ۔ عہد: بندہ۔

قرجہ:

(۱) ایک لے نقطے ہی پر بات ختم ہوتی ہے۔ ایک نقطے کو ہی پکڑو، باقی سب حساب کتاب چھوڑ دو۔ کھر کے دروازے بند کر دو۔ دوزخ، تلوار قبر کے عذاب کے قصے ختم کر دو۔ دل کو دوسو سوں سے پاک کر دو بات اسی طرح بن سکتی ہے۔ ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۲) یونہی ماتھا زمین پر گر گئے تلجاتے ہو۔ (ماتھے پر) لے لے بے خراب پائے دکھاتے ہو۔ ریاکاری کے لئے منہ سے کلمہ پڑھتے ہو۔ دل سے اس (کلمہ) کو سمجھ نہیں پاتے۔ سچ بات بھلا بھی روکتی ہے؟

(۳) ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔ کئی حاجت بن کر آئے ہیں۔ نیلے رنگ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ سچ سچ کر کے بھی کھائے ہیں ایسے پھن کس کو بھاتے ہیں سچ بات بھلا بھی روکتی ہے۔

(۴) ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔ کوئی جنگل اور بحر میں جاتے ہیں، اک دانہ روزی کھاتے ہیں۔ نادان وجود کو گھساتے ہیں تھکے ماندے گھر کو آتے ہیں ایسے ہی چلا کشی میں جان گھلتی ہے۔

۱. وحدت کی پہچان

۲. قبر و موت اور دوزخ کا ڈر چھوڑ دے اور دل سے ہر طرح کے دوسو سوں کو نکال دے۔

۳. دل صاف نہیں تو سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟

ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۵) کریمیت اور مرد خدا کی ہو، مستی اور بے پروائی کی حالت میں آجائو، ہمیشہ دعا اور وہابی چھوڑ، دل کو خوب صاف کر لے۔
بلھے شاہ! کج بات بھلا چھپی رہ سکتی ہے؟ ایک نقطے پر ہی بات ختم ہوتی ہے۔

(۱۱) اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۱) اک نکتہ یار پڑھایا ہے

ع ع دی چکا صورت
ہک نقطے شور مچایا ہے

اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۲) سستی وا دل لٹن کارن

ہوت پٹوں بن آیا ہے

اک نکتہ یار پڑھایا ہے

(۳) بلھا شوہ دی ذات نہ کافی

میں شوہ عنایت پایا ہے

اک نکتہ یار پڑھایا ہے

مشکل الفاظ و معانی: نکتہ: باریک بات۔ ہنگامہ: ایک ہی۔ ہک: ایک۔ دل لٹنا: دل موہ لینا۔ کارن: کیلئے۔ ہوت: بلوچ قوم کی ایک شاخ، پٹوں کی ذات۔ شوہ: محبوب۔ کافی: کوئی۔

ترجمہ:

(۱) محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے ”ع“ اور ”ع“ کی ایک جیسی صورت ہے، یہ سارا ایک نقطے کا ہی ہنگامہ ہے۔

محبوب نے ایک نقطہ پڑھایا ہے۔

(۲) کسی کا دل موہ لینے کو، خود پٹوں بن کر آیا ہے۔

محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے۔

(۳) بلھے شاہ! محبوب کی کوئی ذات نہیں میں نے محبوب شاہ عنایت کو پایا ہے۔

محبوب نے اک نقطہ پڑھایا ہے۔

(۱۲) اُلٹی گنگا بہا یورے سادھو!

اُلٹی گنگا بہا یورے سادھو، تَب ہر درن پائے
 پریم کی پُنی ہاتھ میں لچو گنگھ مردی پڑنے نہ دیکھو
 گیان کا تکلہ دھیان کا چرخہ اُلٹا پھیر بھوائے
 اُلٹے پاؤں پر کنگھ کرن جائے تَب لنگا کا بھید اُپائے
 دھنیر لٹیا مَن پچھن باقی تَب اُنہد ناو بجائے
 ایہ گت گر کی پدیوں پاوے گر کا سیوک تبھی سدائے
 امرت منڈل مَن ٹھہ اُلکی دیکے ہری ہر ہو جائے
 اُلٹی گنگا بہا یورے سادھو، تَب ہر درن پائے

مشکل الفاظ و معانی: سادھو: درویش۔ ہر: محبوب۔ درن: دیدار۔ گر: مرشد۔ سیوک: خدمت گار۔ امرت: آب حیات۔

ترجمہ:

اے درویش! اُلٹی گنگا بہاؤ تو پھر ہی تجھے محبوب کا دیدار ہوگا۔
 پریم کی پُنی کو ہاتھ میں لے کر کوئی اچھن نہ پڑنے دینا۔
 گیان کا تکلہ اور دھیان کا چرخہ اُلٹا گھما دینا۔
 سخت دکھاؤ تکیض برداشت کرو گے تو اصل بھید پا لو گے۔
 دھنیر لٹے گا اور پچھن رہ جائے گا تو تَب سکھ بجایا جائے گا۔
 خدمت کا یہ طریقہ ہوگا تو پھر ہی محبوب کا خدمت گار کہلائے گا۔
 اس آب حیات کے پانی سے کھتی ہری ہو جاتی ہے۔
 اے درویش! اُلٹی گنگا بہاؤ تو پھر ہی تجھے محبوب کا دیدار نصیب ہوگا۔

(۱۳) اُلٹے ہو ر زمانے آئے

(۱) اُلٹے ہو ر زمانے آئے

کال	لگو	نوں	مارن	لگے
چوہیاں	بُڑے			کھائے

- آئے زمانے ہور لکے
(۲) عراقیاں ٹوں پچی چا یک پوندی
گدڑوں خود پوائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۳) آئیاں دیوچ الفت نائیں
کیا چاچے کیا تائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۴) پیراں اتفاق نہ کائی
دھیاں نال نہ مائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۵) سچیاں ٹوں پچے ملدے دھکے
ٹھوٹے کول بہائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۶) آگے جا بنگاہ لے بیٹھے!
چکھلیاں فرش وچھائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۷) بھوریاں والے راجے کہیتے
راجیاں بھیکھے منگائے
- آئے زمانے ہور لکے
(۸) بلھا حکم حضوروں آیا
تس ٹوں کون ہٹائے
- آئے زمانے ہور لکے

مشکل الفاظ و معانی: لگو: شہباز۔ تجڑے: شامین۔ چابک: ڈرے۔ گدڑوں: گدھے۔ رنگاہ: بانس کا ڈنڈو۔ بھوریوں والے: چیتھڑوں میں لمبوں۔

ترجمہ:

- (۱) اُلٹے اور ہی زمانے آئے ہیں۔ کوئیں نے شہباز کو مارنا شروع کر دیا ہے اور تجڑے یا شامین تک کو کھا گئی ہیں۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۲) اعلیٰ نسل کے عراقی گھوڑوں کو ڈرے لے پڑے ہیں اور یہ ڈرے گدھے لگوا رہے ہیں۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۳) اپنوں میں محبت نہیں رہی چاہے وہ چچا لے ہوں یا تایا ہوں۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۴) باپ بیٹوں میں اتفاق نہیں۔ بیٹیاں ماں کے ساتھ نہیں۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۵) جو کچھ ہیں ان کو دھکے دے جا رہے ہیں جھوٹوں کو پاس سے بٹھایا جاتا ہے۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۶) لائق فائق لوگ بد نصیب بن گئے ہیں اور نا اہل لوگوں کو فرش پر بٹھایا جا رہا ہے۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۷) چیتھڑے پہننے والے بادشاہ بن گئے ہیں اور بادشاہوں نے بھیک مانگنا شروع کر دی ہے۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔
- (۸) اسے بلھے شاہ مالک کی طرف سے حکم آیا ہے۔ اس کو کون بدل سکتا ہے۔ اُلٹے اور ہی زمانے آگئے ہیں۔

(۱۴) اماں با بے دی بھلیائی

اماں	با بے	دی	بھلیائی
اوہ	جمن	کم	آئی
اماں	بابا	چور	دھراں
دلنے	اتوں	مٹ	بگتی
آساں	قضیے	تداہیں	جالے
		جد	کنک
		اوہناں	لوکاائی

۱۔ اشراف کی جگہ رکھنے والے ہیں۔ ۲۔ خونی دھتوں والے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں۔
۳۔ نواز جا رہا ہے۔ ۴۔ مراعات مل رہی ہیں۔

کھائے خیرا تے پھائیے جمعہ الٹی و سٹک لائی
بلھا طوطے مار باغاں تھیں کڈھے، اُلو رہن اُس جائی

اماں بابے دی بھلیانی

اوہ ہُن کم آساڈے آئی

مشکل الفاظ و معانی: بھلیانی: نیکی۔ دھراں دے: اڑی۔ وڈیائی: بڑائی۔ گرت پگرتی: باہم دست و گریباں۔ قصبے: مسائل۔
تدائیں: بھی۔ لڑکائی: چھپائی۔ کٹک: گندم۔

ترجمہ:

اماں اور بابا کی نیکی ہمارے کام آ رہی ہے۔
اماں بابا سے خطا ہو گئی اور بیٹے کو بڑائی مل گئی۔ دانے ہی کی وجہ سے یہ جھگڑے اور گھر گھر لڑائی پڑی ہے ہم میں یہ تمام قصبے
اسی وجہ سے پڑے ہیں کہ انہوں نے گندم کو چھپا کر کھا لیا۔ کھائے کوئی اور سزا کسی اور کو ملے، یہ بھی انسانی اصول ہے۔
اے بھٹے شاہ! یہ تو ایسے ہے کہ طوطوں کو مار کر باغوں سے نکال دیا گیا اور ان کی جگہ وہاں اُلوؤں کو رکھ لیا۔ اماں اور بابا کی نیکی
اب ہمارے کام آ رہی ہے۔

(۱۵) ایس نیونہ دی الٹی چال

(۱) ایس نیونہ دی الٹی چال

لگایا	نیونہ	جد	نے	صائب
دکھلایا	کبیرہ	نے	پیا	دیکھ
چلایا	کرم	اندر	رگ	رگ
محال	گل	دی	ور	زورا

ایس نیونہ دی الٹی چال

(۲)

تہارا	پایا	جد	نے	زکریا
نقارا	عشق	وجیا	دم	جس
آرا	بکھا	تے	ہر	دھریا
زوال		آید		کیتا

ایس نیونہ دی اُلٹی چال

(۳)

جد	میں	نے	پائی	جھاتی
زحر	عشق	دی	لائی	کاتی
جلوہ	وتا	اپنا		ذاتی
تن	خنجر	کیتا		لال

ایس نیونہ دی اُلٹی چال

(۳)

آپ	اشارہ	اکھ	دا	کیتا
تاں	مدھوا	منصور	نے	پیتا
سولی	چڑھ	کے	درشن	لیتا
ہویا	عشق			کمال

(۵) ایس نیونہ دی اُلٹی چال

(۵)

سلیمان	ٹوں	عشق	جو	آیا
مندرا	بہتھوں	چا		گواہ
تخت	نہ	پریاں	دا	پھر آیا
بھٹھ	جھو کے	تھیا	بے	حال

ایس نیونہ دی اُلٹی چال

(۶)

بلھے	شاہ	ہن	چپ	چٹیری
نہ	کر	اتھے	ایہ	دیری
گل	نہ	بن	دی	تیری
مچھ	دے	سارے	وہم	خیال

ایس نیونہ دی اُلٹی چال

مشکل الفاظ و معانی: نیو نہ - عشق، محبت - پنا - محبوب - کرم - کیزا - کھارا - تلخ مزہ، تیلیوں کا چوکھنٹا تو کرا جس پر دلہا کو بہلاتے ہیں - کائی: چھری، چھوٹی تلوار، چنگیری: اچھی - اید: اتنی -

ترجمہ:

(۱) یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔ حضرت ایوب صابر جب عشق اختیار کیا تو دیکھو محبوب نے کیا کر کے دکھا دیا ان کے تن بدن میں کیڑے ڈال دیے (یعیناً) طاقتور کی بات تالشی بہت مشکل ہوتی ہے۔
یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔

(۲) ذکر کرنے جب میدان عشق میں قدم رکھا تو عشق نے تقاریر بجا دیا۔ ان کو آڑے سے چیر دیا گیا۔ ان پر یہ صورت حال عشق ہی کی وجہ سے بنی۔

یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔
جب بھگت نے ایک جھلک دیکھی تو عشق کے مجید کو تیغ بنادیا اپنا ذاتی جلوہ دکھا دیا تن بدن کو لہو میں نہلا دیا۔

یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔
آپ ہی چھپا کر اشارہ کر دیا جب ہی تو منصور نے (شراب عشق کا) پیالہ پیابو لی چڑھ کر اس نے ویدار کیا اور اس کے عشق نے کمال حاصل کر لیا۔

یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔
سلیمان نے جب عشق اختیار کیا تو (عشق ہی کی وجہ سے) ان کے ہاتھ سے انگوٹھی گم ہو گئی۔ پھر پریوں کا تخت بھی نہ آیا۔ پھر محبوب نے بھگت میں ایندھن ڈالا۔
یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔

(۶) اے تپتے شاہ! یہاں اب چپ رہنا ہی اچھا ہے۔ یہاں اتنی دلیری نہ دکھاؤ یہاں تو میری تیری کی گنجائش نہیں سب وہم و خیال تو اپنے ذہن سے نکال دے۔ یہ عشق ہمیشہ اتنی چال ہی چلتا ہے۔

(۱۶) ایسا جگیا گیان پلینا

(۱) ایسا جگیا گیان پلینا

ہم ہندو نہ خرک ضروری
نام عشق دی ہے منظور
عاشق نے ہر جیتا

ایسا جگیا گیان پلینا

(۲) دیکھو ٹھگن شور مچایا جتنا مرنا چاہنا

مورکھ بھلے رولا پایا جس نوں عاشق ظاہر کہتا

(۳) ایسا جگیا گیان پلچتا
بکھا عشق دی بات نیاری پریم والیاں بوی کراری
مورکھ دی مت ایویں ماری واک سخن چپ کہتا

ایسا جگیا گیان پلچتا

مشکل الفاظ و معانی: جگیا روشن ہوا۔ گیان: معرفت، عرفان۔ پلچتا: فیتا، بے کی جی۔ ٹوک: مسلمان سپاہی، بندو باہر سے آنے والے مسلمانوں کو ٹوک کہتے ہیں۔ مورکھ: بیوقوف، نادان۔ رولا: شور۔ نیاری: بانوگھی۔ کراری: تیز۔ واک: بات، بول۔ سخن: کلام

توجہ:

(۱) ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہو گئی۔

ہمارا توبندہ اور نہ مسلمان ہونا ضروری ہے۔ عشق کا نام ہی ہمارا منظور نظر ہے۔
عاشق نے ہی محبوب کو حیت رکھا ہے۔

ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہو گئی۔

(۲) دیکھو! ٹھکوں نے ایسے ہی شور مچا رکھا ہے وہ پیدا ہونے اور مرنے پر ہی اکتفا کئے بیٹھے ہیں۔ وہ بے خبر ہیں اور بس شور کر رہے ہیں۔ کسی عاشق نے ہی جی بات ظاہر کی ہے۔

ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہو گئی۔

(۳) اے بلھے شاہ! عشق کی ہر بات ہی غیب ہوتی ہے۔ محبت والوں کے لئے بوی تیز اور نیکی ہوتی ہے۔ بے وقوف اور کم عقل لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہم نے بھی خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ایسا چراغ روشن ہوا کہ ہم پر اپنی ہستی ظاہر ہو گئی۔

(۱۷) ایہہ اچرج سادھو!

ایہہ اچرج سادھو کون کہاوے تھن تھن روپ کتے بن آوے

مکہ لڑکا سہدیو کے بھیت، دیو کو ایک بتاوے

جب جوگی تم وصل کرو گے بائگ کہے بھانویں نادو جاوے

بھگتی بھکت شمارو نا ہیں، بھگت سواری جیہڑا من بھاوے

ہر پر گٹ پر گٹ ہی دیکھو! کیا پنڈت پنڈھ بید سناوے

دھیان دھرو ایہہ کافر نا ہیں کیا ہندو کیا شرک کہاوے
جب دیکھو خب اوہی اوہی بکھا شوہ بر رنگ سادے
ایہہ اچرج سادھو کون کہاوے چھن چھن روپ کتے بن آوے

مسئلہ الفاظ و معانی: اچرج: انوکھا، عجیب و غریب۔ سادھو: مرشد، محبوب۔ کتے: کہیں۔ بھیت: راز۔ دو بونو: دونوں کو بٹا کر
یہ فرق نہ تلاش کرو۔ جیو: پرگٹ۔ ظاہر، عیاں، آشکار۔ دھیان دھرو: غور کرو۔ شرک: بہادر شرک مسلمان۔

ترجمہ:

اس انوکھے سادھو کو ہم کیا کہیں، جو ہر لمحہ اور ہر پل ایک نئے روپ میں آتا ہے۔
وہ مکرر اور لڑکا کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور ان دونوں کے پیچھے ایک ہی بھید بتاتا ہے اے جوگی! جب تم مالک
(محبوب) سے وصل کرو گے تو اذان پڑے اور ناد ایک ہی معافی بتائیں گی۔
بھگتی اور بھگت میں فرق نہ ڈھونڈو، بھگتی وہی ہے جو اس (محبوب) کو اچھا لگے اس کا جلوہ تو ہر جگہ ظاہر ہے۔ اے پنڈت! تم
کس لئے دید پڑھ سنا تے ہو۔ غور سے سن لو وہ کافر نہیں، جسے تم ہندو یا مسلمان کہتے ہو۔ میں جب بھی دیکھتا ہوں، وہی نظر
آتا ہے۔ اے بلے شاہ! وہ (محبوب) ہر رنگ میں سما جاتا ہے۔
اس انوکھے سادھو کو ہم کیا کہیں وہ تو ہر لمحہ اور ہر پل ایک نئے روپ میں آتا ہے۔

(۱۸) ایہہ دکھ جاگھوں کس آگے

ایہہ	دکھ	جا	گھوں	کس	آگے
رُم	رُم	گھاء	پریم	کے	لاگے
پلکت	ہو	رین	دہانی	ہرے	پیا نے پوز نہ جانی
پاؤں	پیا	کیا	من	بھانی	پلکت
پلکت	پلکت	رین	وہاسی		
گل	پے	گنی	پھاسی	اک	مرنا دوجا جگ دی ہاسی
ت	ت	موتی	رے	موسی	کون کرے موں سے دل جوئی
میں	دیتی	ہوں	دھردئی	دکھ	جگ کے موہے پچھن آئے

جن کے چیا پردیس سدھائے نہ چیا آئے نہ چیا آئے
ایہہ دکھ جا گھوں کس جائے بکھا شاہ گھر آ پیاریا
اک گھڑی کو قرن گزاریا تن من دھن جیا تیں پر داریا

ایہہ دکھ جا گھوں کس آگے
رم رم گھاء پریم کے لاگے

مشکل الفاظ و معانی: ایہہ یہ۔ رم رم: نونوں۔ سکت سکت: سک سک۔ رین رات۔ وہانا: گزارنا۔ ہمرے ہمارے۔
چیا: محبوب۔ چیر: درو۔ بلکت بلکت: بلک بلک۔ کرت پھرت: چلتے پھرتے۔ نت: ہمیشہ۔
قوجہ:

یہ دکھ کس کو جا کر سناؤں۔ محبت میں میرا لوں لوں بڑی طرح زخمی ہے۔
سک سک کر میں نے رات گزاری میرے محبوب نے میرا درد نہ جانا۔ سمجھ نہیں آتا کہ محبوب کو کیا من بھا گیا ہے۔ میں نے
بلک بلک کر رات گزاری ہے ہنسی ہنسی میں پھندے میں پھنس گئی ہوں۔
موت اور جگ ہنسائی اب میرا قدر ہے۔ چلتے پھرتے میں سوئی جاتی ہوں کون میری دل جوئی کرے گا۔ میں تیرے پیار
کی دہائی دیتی ہوں سادی دنیا کے دکھ میری حرا ج پر سی کے لئے آئے ہیں۔ جن کے محبوب پردیس چلے گئے (وہ محبوب) کے
بغیر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟ میرے محبوب نہیں آئے یہ دکھ میں کہاں بیان کروں؟ بکھے شاہ! محبوب گھر آ جائے اگر ایک گھڑی
کے لئے مجھے ملے تو میں اپنا تن من دھن تجھ پر قربان کر دوں۔
یہ دکھ کس کو جا کر سناؤں۔ محبت میں میرا لوں لوں بڑی طرح زخمی ہے۔

(۱۹) آجین گل لگ آساڈے

آ جین گل لگ آساڈے کیا جھیرا لایو ای

ستیاں بیٹھیاں گھج نہیں ڈٹھاء جا گدیاں شوہ پایو ای

تم باذنی شمس بولے، الٹا کر لٹکایو ای
میں تیں کافی نہیں جدائی، پھر کیوں آپ بٹھپایو ای
اس عشق دے دیکھے کارے، یوسف کھوہ پوایو ای
رب آرنی موتی بولے، تذکوہ طور جلايو ای
عشق دیوانے کیا فانی، دل یتیم بنایو ای
عشق عشق جگ ورت ہوئیاں دے دلاس دٹھاپو ای
مجھیں آئیاں مای نہیں آیا بھوک برہوں ڈولایو ای
واگک رٹنا ورت مصر دے گھنٹ کھول رلایو ای
نن ترانی جھروکا والا، آپ ہلکم سنایو ای
بکھا شوہ گھر وسبا آکے، شاہ عنایت پایو ای

آجین گل لگ اُساڑے کیہا جھڑا لایو ای

سنتیاں پٹھیاں کچھ نہیں ڈٹھا، جا گدیاں شوہ پایو ای

مسکال الفاظ و معانی: کیہا: کیہا۔ جھڑا: جھڑا، بحث و تکرار۔ شوہ: محبوب۔ جھڑکا والا: سخت قسم کا۔

ترجمہ:

آؤ محبوب، میرے گلے لگ جاؤ، یہ جھڑا کیسا۔

سوتے اور بیٹھے کچھ نہ دیکھا، جاگتے ہی محبوب کو پایا ہے۔

”تم باذنی“ شمس بولے اور ان کو الٹا لٹکا دیا گیا۔

میرے عشق کے چہ پوری دنیا میں ہوئے اور تم نے ہی مجھے تسلی دی۔

میں تم سے جدا نہیں ہوں پھر تم اپنے آپ کو مجھ سے کیوں چھپاتے ہو۔

بھینسیں آگنی ہیں لیکن ماہی نہیں آیا جدائی کی آگ نے مجھے متزلزل کر دیا ہے۔

کیا تم نے اس عشق کے کام دیکھے ہیں؟ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پھینک دیا گیا اور زلیخا کی طرح مصر کے بازار میں تمام

پروے چاک کر دیے موسیٰ علیہ السلام نے ”رب ارنی“ کہا تو کوہ طور کو جلا دیا گیا۔

”تم مجھے نہیں دیکھ سکتے“ خود ہی تو یہ تمہارا حکم تھا۔

عشق دیوانے نے فنا کر دیا ہے اور میرے دل کو تہم بنا دیا ہے۔

اے تھے شاہ! جب سے میں نے شاہ عنایت کو پایا ہے، میرا محبوب میرے گھر میں آکر رہنے لگا ہے۔

آؤ محبوب میرے گلے لگ جاؤ، یہ جھڑا کیسا۔

سوتے اور بیٹھے کچھ نہ دیکھا جاگتے ہی محبوب کو پایا ہے۔

(۲۰) آکھاں وے دل جانی پیاریا

آکھاں وے دل جانی پیاریا، مٹیوں کیہا چپک لایا ای

میں تئیں وچ نہ ذرا جدائی، ساتھوں اپنا آپ پٹھپایا ای

مجھیں آئیاں رانجھا یار نہ آیا، مٹھوک برہوں ڈول لایا ای

ہیں میڑے مٹیوں دور کیوں و سناکیں ساتھوں اپنا آپ پٹھپایا ای

وچ مصر دے وانگ ڈلیجا گھٹک کھول ڈلایا ای

شوہ بٹھے دے سر پر برقع تیرے عشق فچایا ای

شاہ شمس نے تم باذنی کہہ کر ایک مردے کو زندہ کیا اور اس کی پادش میں ان کی کھال، ابرویں مٹی۔

تو مجھے برقع نہیں دیکھ سکتا۔

آکھان دے دل جانی پیاریا، مینوں کھیا چپک لایا ای
مشکل الفاظ و معانی: چپک: چاٹ، شوق، لگن، تپ، ٹوٹ، بھینس۔ بھوک: بیماری، تکلیف، دکھ۔ برہوں: فراق،
 جدائی۔ کھٹک: گھونگٹ۔ برقع: نقاب، پردہ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

اے میرے محبوب! تو نے مجھے یہ کیا لگن لگا دی ہے۔

مجھ میں اور تجھ میں ذرہ بھر فرق نہیں پھر بھی تو خود کو مجھ سے چھپائے ہوئے ہے۔ بھینس تو آگنی ہیں لیکن رائیگاں پار نہیں آیا۔ تو
 نے جدائی کا دکھ لگا دیا ہے۔ تو بالکل قریب ہے لیکن مجھے تو دور کیوں دکھائی دیتا ہے تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا ہوا ہے۔
 مصر (کے بازار) میں زیبحا کی طرح تو نے گھونگٹ اٹھا کر مجھے بے حال کر دیا ہے۔
 اے میرے محبوب! بلھے شاہ کے سر پر برقع ہے اور تیرا عشق اسے نچا رہا ہے۔
 اے میرے محبوب! تو نے مجھے یہ کیا لگن لگا دی ہے۔

(۲۱) آمل یارا سار لے میری

آمل یارا سار لے میری میری جان دکھاں نے گھیری
 آندر خواب وچھوڑا ہو یا خبر نہ پیندی تیری سنجی بن وچ لٹی سائیں سور پلنگ نے گھیری
 ملاں قاضی راہ بتاون، دین بھرم دے پھیرے ایہ تال ٹھگ جگت دے تھیو رلاون جال پو پھیرے
 کرم شرع دے دھرم بتاون، سنگل پاون پیریں ذات مذہب ایہہ عشق نہ پچھدا، عشق شرع دا ویری
 ندیوں پار ملک بجن دا لہر لو بھ نے گھیری سنگور پیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائی آدیری
 بکھا شاہ شوہ تینوں ملیسی، دانوں دے دلیری پتہم پاس تے ٹولنا کس نوں، بھل ملیوں شکر دو پھیری
 آمل یارا سار لے میری میری جان دکھاں نے گھیری

مشکل الفاظ و معانی: سار: خبر۔ سنجی: اکیلی۔ سور پلنگ: طاقتور ڈاکو۔ دھرم: مذہب، ایمان۔ لہر لو بھ: حرص و طمع۔ شوہ: محبوب۔ شکر دو پھیری: دوپہر کے وقت۔

ترجمہ:

اے محبوب! میری خبر لے کہ میری جان دکھوں میں گھر چکی ہے۔

خواب میں میں تم سے چمچر گئی اور اب تیری کچھ خبر نہیں میں اکیلی ویران جنگل میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹ گئی ہوں۔
 ملاں قاضی راستہ بتاتے ہیں، وہ تو خود دین مذہب سے پھر چکے ہیں۔ یہ زمانے کے ٹھگ ہیں اور سب اطراف جال بچھا

دیتے ہیں۔ شرع کی باتیں بتاتے ہیں اور پاؤں میں زنجیر ڈال دیتے ہیں۔ عشق ذاتِ مقدس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ عشق تو شرع سے بہت کربات بھی کر دیتا ہے۔

عندی کے اُس پار محبوب کا دیس ہے لیکن حرص و ہوس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ مرشد بیڑی کو پکڑے ہوئے ہے۔ تو نے کس بات کی دیر لگا دی ہے؟

اے بلھے شاہ! دلیر بن محبوب تجھے مل جائے گا۔ محبوب تو تیرے پاس ہے تو سخت دوپہر میں کس کو ڈھونڈتا ہے؟ اے محبوب! میری خبر لے کہ میری جان دکھوں میں گھر چکی ہے۔

(۲۲) آؤ سیو رل دیونی ودھائی

(۱) آؤ سیو رل دیونی ودھائی

میں ور پایا رانجھا ماہی

آج تار روز مبارک چڑھیا

رانجھا ساڈے ویٹھے وڑیا

ہتھ کھونڈی موڈھے کھیل دھریا

چاکال والی شکل بنائی

آؤ سیو رل دیونی ودھائی

میں ور پایا رانجھا ماہی

(۲) ٹکٹ گنواں دے وچ زلدا

جنگل جواں وچ کس ملدا

ہے کوئی اللہ دے وچ ول ٹھلدا

اصل حقیقت خبر نہ کائی

آؤ سیو رل دیونی ودھائی

میں ور پایا رانجھا ماہی

(۳) تلھے شاہ اک سودا کیا

پیتا زہر پیالہ پیتا

نہ کچھ لاپا ٹوٹا لیتا
درد دکھاں دی گٹھڑی چائی
رل دیونی وودھائی
میں ور پایا رانجھا مانی

مشکل الفاظ و معانی: وودھائی: مبارک باد۔ ور: ساتھی، دولہا، بڑا بڑ کا جوڑ۔ پایا: چرواہا۔ گٹھ: تاج۔ جوہاں: کھلی ہے آباؤ جگہیں۔ لاپا: نفع۔ ٹوٹا: نقصان۔

ترجمہ:

- (۱) سبیلو آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پا لیا ہے آج مبارک دن چڑھا ہے کہ رانجھا ہمارے گھر آیا ہے۔ اس کے ہاتھ میں کھونڈی اور کانڈھے پر کھیل ہے۔ چاکوں جیسی اس نے صورت بنائی ہوئی ہے۔ سبیلوں آؤ! مجھے بارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پا لیا ہے۔
- (۲) تاج مویشیوں کے پاؤں میں ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جنگلوں اور چرواہوں میں یہ کس سے ملتا ہے؟ لگتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ اصل حقیقت کی تو خبر نہیں۔ سبیلوں آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پا لیا ہے۔
- (۳) اے تجھے شاہ! ایک سودا کیا ہے کہ زہر کا ایک پیالہ پی لیا ہے نفع اور نقصان کا کچھ خیال نہ کیا دکھوں کی بس گٹھڑی اٹھالی ہے۔ سبیلوں آؤ! مجھے مبارک باد دو کہ میں نے اپنا ساتھی رانجھا کو پا لیا ہے۔

(۲۳) آؤ فقیر و میلے چلے

آؤ فقیر و میلے چلے، عارف کا سُن باجا رے
آنہد و اجا سرب ملا پی رز ویری سرتاجا رے
کٹھن فقیری رستہ عاشق قائم کرو من باجا رے
بند زب بھیمو اک بکھا پڑا جہان بڑاجا رے

مشکل الفاظ و معانی: سہد، بھد، بول۔ بہورگی: کئی رنگوں کی۔ بھیکھ: خیرات، بخشش۔ پیان: نفع، سود۔ سرب: پورا کا پورا، مکمل۔ زڑھ گیا: بہر گیا۔ بڑاجا: تشریف رکھے ہوئے، بیٹھے ہوئے۔

ترجمہ:

آؤ فقیر و میلے کو جلس اور صوفیانہ ساز و آواز کو سنیں۔ کئی طرح کی شاندار اور کبھی نہ سنی جانے والی موسیقی کو سنیں خیرات و نفع وغیرہ کو چھوڑ دیں۔
یہ ایک نئی ہی موسیقی کے سُر کے بلند سے ظہور میں آتی ہے۔ یہ سب کو ملانے والی ہے اور کسی کی دشمن نہیں

ملنے کے بغیر تو میلہ بتر ہے۔ یہ تو ایسے ہے کہ جیسے اصل اور نفع دونوں ہی خالص ہو گئے۔
فقیری اور عشق کا راستہ دونوں ہی بہت کھٹکن ہیں اس کے لئے اپنے من کے ساز کو درست کرو۔
عاشق تو آدمی سے خدا کا بن بیٹھا ہے۔ لیکن تلکے شاہ ابو ہیں کا وہ ہیں ہے۔

(۲۴) اب تو جاگ

(۱) اب تو جاگ مسافر پیارے! زین گئی، لکے سمجھ تارے

آوا گون سرائیں ڈیرے
ساتھ تیار مسافر تیرے
آج نہ شکوے کوچ تھارے

اب تو جاگ مسافر پیارے!

کر لے آج کرنی وا ویرا
مڑ نہ ہو آون تیرا
ساتھی چلو چل پٹکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے!

موتی، پھوٹی، پارس، پاسے
پاس سمندر، مرہ پیاسے
کھول اکھیں اٹھ پھو بیکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے!

بکھا! شوہ دے پیریں پوئیے
غفلت چھوڑ، گچھ جیلہ کریے
مرگ جتن دن کھیت اجاڑے

اب تو جاگ مسافر پیارے!

مسئلہ الفاظ و معانی: زین: رات۔ لکے: نام پر گئے۔ آوا گون: آنا جانا۔ ویرا: ویلا، وقت۔ پھوٹی: چھوٹا یا قوت۔ پاسے: پاس

تو فی اللہ کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔

ہی، قریب۔ بیکارے: بیکار، شکے، شوہ، محبوب۔ مرگ: بہرن۔

ترجمہ:

- (۱) اے مسافر! اب تو جاگ۔ رات گئی اور سب تارے بھی چھپ گئے۔ یہ دنیا تیرا عارضی مقام ہے۔ تیرے ہی ساتھی تیار ہو چکے ہیں تو اب بھی کوچ کے غارے کی آواز نہیں سن رہا۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔
(۲) ابھی وقت ہے کچھ کر لے۔ پھر تیرا یہاں آنا نہیں ہوگا۔ ساتھی چلو چلو پکار رہے ہیں۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔
(۳) موتی یا قوت، اور پارس الحیرے پاس پڑے ہیں۔ تو تو سمندر کے پاس کھڑا ہے اور یہاں سا ہے۔ آنکھیں کھول اور اے بیکار بیدار ہو جا۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔
(۴) اے تجھے شاہ! محبوب کے قدموں میں یزید غفلت چھوڑیں اور کوئی نیک کام کریں۔ غفلت کی وجہ سے بہرن کھیت برباد کر دیتا ہے۔
اے مسافر! اب تو جاگ۔

(۲۵) آپے پائیاں گنڈیاں

آپے پائیاں گنڈیاں تے آپے کھینچنا میں ڈور
سناڈے ول مکھڑا موڑ
عرش کرسی تے بانگاں ملیاں، مکے پے گیا شور
تجھے شاہ! آساں سرنا تا ہیں مَر جاوے کوئی ہور
سناڈے ول مکھڑا موڑ

مشکل الفاظ و معانی: گنڈی: شکار کو پھانسنے کا اوزار۔ مکھڑا: چہرہ، درخ، منہ۔ بانگیں: اذانیں۔ ول: طرف۔

ترجمہ:

اے محبوب! تو نے خود ہی مجھے پھانس لیا ہے اور خود ہی اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اے محبوب! ذرا میری طرف تو مکھڑا کرو۔
عرش کرسی پر جب اذانیں ہوں تو مکہ میں ایک تہلکہ مچ گیا۔
اے تجھے شاہ! ہم نہیں کہتے۔ کسی اور کو مرنا ہے تو مر جائے۔
اے محبوب! ذرا میری طرف تو مکھڑا کرو۔

☆☆☆

(۲۶) آئی رُت شکوئیاں والی

آئی رُت شکوئیاں والی چڑیاں چکن آئیاں
اکنائوں بُر عیاں پھرو کھابدا، اکنائ پچاہیاں لائیاں
بلھے شاہ! کیہ۔ دس اوہناں واجو مار تقدیر پھسائیاں
مشکل الفاظ ومعانی: رُت: موسم۔ شکوئیاں والی: پھول کھلنے والی۔ پُرح: شکاری پرندہ۔ آس: امید۔ دس: دس۔

ترجمہ:

بہار کا موسم آگیا ہے اور چڑیاؤں نے چکنے آئی ہیں۔ بعضوں کو شکاری پرندوں نے پکڑ کھایا اور کچھ جال میں پھنس گئیں۔ بعض کو دس کی امید ہے اور کچھ کو کباب بنا کر بخوں پر چڑھا دیا گیا۔ اے بلھے شاہ! ان کا کیا قصور ان کو تو تقدیر نے مار پھنسا یا ہے۔

(۲۷) اپنا دس رُکنا

جس ٹھانے دان کرین تئوں اوہنے تیرے نال نہ جانا
ظلم کریں تے لوک ستاویں کب پھریو نٹ کھانا
کر لے چاؤڑ چار دیہاڑے اوڑک تئوں اٹھ جانا
شہر خوشاں دے چل دیئے دجھے ملک سمانا
بھر بھر پور لنگھاوے ڈاڈا ملک الموت مہانا
ایہناں سہناں تھیں ہے لکھا اوگھارا مڈانا

اپنا دس رُکنا، کدھروں آیا، کدھر جانا!!!

مشکل الفاظ ومعانی: دس: دنا۔ ٹھانا: ٹھکانہ۔ چاؤڑ: بیش۔ شہر خوشاں: قبرستان۔ ملک الموت: موت کا فرشتہ۔ مہانا: ملاج۔

ترجمہ:

جس ٹھکانے کا تو مان کرتا ہے اس نے تیرے ساتھ نہیں جانا۔ تو ظلم کرتا ہے اور لوگوں کو ستاتا ہے۔ لوٹ کر کھانا تیرا پیش ہے۔ چار دن تو بیش کر لے آخر تو نے چلے جانا ہے۔ شہر خوشاں کی طرف چلتے ہیں جہاں سب لوگوں نے جانا ہے۔ ملک الموت ملاج کشتیاں بھر بھر کر اتارے جاتا ہے۔ لیکن تجھے شاہ ان سب سے پرانا گنہگار ہے۔ تو اپنا ٹھکانہ تو بتا کہ تو کدھر سے آیا ہے اور تو نے کدھر جانا ہے؟

(۲۸) اک ٹونا

اک ٹونا اچنیا گاداں گی
میں زٹھا یار مناواں گی

ایہہ ٹونا میں پڑھ پڑھ بھوکاں
اُکھیں کاجل، کالے بادل
ست سمندر دل دے اندر
تنبلی ہو کر چمک ڈراواں
عشق اُٹکھٹھی، ہرل تارے
چاند سے کفن بناواں گی
لامکاں کی پٹری اوپر
بہہ کر ناد بجاواں گی
لائے سواں میں شوہ گل اپنے
تند میں تار کہاواں گی

اک ٹونا اچنیا گاداں گی
میں زٹھا یار مناواں گی

مشکل الفاظ و معانی: ٹونا: چادو۔ اچنیا: انوکھا۔ اگن: آگ۔ بھواں: پلکیں۔ ہرل: ایک بیج کا نام۔ ناد: سنگھ۔ سواں: سو جاؤں۔ شوہ: محبوب۔ یار: ہمیشہ کیلئے ساتھی۔

ترجمہ:

میں ایک ایسا انوکھا منتر پڑھوں گی کہ اپنے رونے ہوئے یار کو منا لوں گی۔ میں یہ منتر پڑھ پڑھ کر بچوگوں گی اور سورج کی کرنوں سے آگ جلاؤں گی۔ میری آنکھوں میں کاجل کالے بادلوں کی طرح ہے، میں پلوں سے آندھی لاؤں گی۔ میرے دل کے اندر سات سمندر ہیں، میں دل سے موج اٹھاؤں گی۔ میں بجلی بن کر چمکوں گی اور ڈراؤں گی اور بادلوں کی طرح گر جوں گی۔

(عشق کی) اُٹکھٹھی منہ، ہرل (کی طرح کے) تاروں کے ساتھ، میں چاند کو کفن بنا لوں گی۔ لامکاں کی پٹری پر میں بیٹھوں گی اور سنگھ بجاؤں گی۔

میں جب محبوب کو سنگھ سے لگا کر سو جاؤں گی، تب میں ہمیشہ کے لئے اس کی ساتھی کہلاؤں گی۔

میں ایک ایسا انوکھا منتر پڑھوں گی کہ اپنے رونے ہوئے یار کو منا لوں گی۔

(۲۹) بس کر جی ہن بس کر جی

- (۱) بس کر جی ہن بس کر جی
اک بات آساں نال بس کر جی
تسی دل میرے وچ وسدے ہو
آویں سرتھوں دور کیوں تھدے ہو
نالے گھت چاڑو دل گھدے ہو
ہن رکت ول جا سو بس کر جی
بس کر جی ہن بس کر جی
اک بات آساں نال بس کر جی
(۲) بس مویاں نوں مار نہ گھدے سی
کھدو وانگ کھوڑی بت گھدے سی
گل کر دیاں دا گل گھدے سی
ہن تیر لگاؤ کس کر جی
بس کر جی ہن بس کر جی
اک بات آساں نال بس کر جی
(۳) تسی بچھپدے ہو، آساں پکڑے ہو
آساں نال رُلف دے جکڑے ہو
تسی جے بچھن نوں نکڑے ہو
ہن جان نہ ملدا بس کر جی
بس کر جی ہن بس کر جی
اک بات آساں نال بس کر جی
(۴) ہلکا شہو میں تیری ترو دی ہاں

تیرا مکھ ویکھن توں مردی ہاں
 نت سو سو مٹاں کر دی ہاں
 ہن رہو پنجر وچ دھس کر جی
 بس کر جی ہن بس کر جی
 اک بات آساں نال ہس کر جی

مشکل الفاظ ومعانی: گھست جادو: جادو ڈال کر۔ دل گھس دے ہو: دل، چھین لیتے ہو۔ کت دل: بس طرف۔ مویاں نوں: مردوں کو کھڑو: گیند۔ کھوٹڑی: مڑی ہوئی چھڑی۔ ٹکڑے: ٹکڑے۔ بردی: خادمہ۔ دھس کر: جذب ہو کر، چھپ کر۔
 ترجمہ:

- (۱) اے محبوب! بس کریں اب بس کریں ہمارے ساتھ ایک بات جس کر کر لیں آپ میرے دل میں لیتے ہو ایسے مجھ سے دور کیوں بھاگتے ہو؟ اور جادو کے ساتھ دل بھی چھین لیتے ہو۔ اب آپ کس طرف بھاگ کر جا رہے ہیں؟
 اے محبوب! بس کریں اب بس کریں ہمارے ساتھ ایک بات جس کر کر لیں۔
- (۲) آپ مرے ہوؤں کو مارنے سے نہیں رکھتے۔ زمین پر پڑے ہوئے گیند کی طرح مجھے کوٹتے ہو۔ میں کوئی بات کروں تم میرا گلا گھونٹنے ہو اب کوئی تیرا ہی زور سے لگاؤ۔
 اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات جس کر کریں۔
- (۳) آپ چھپتے ہیں اور ہم پکڑتے ہیں۔ ہم نے بھی اپنی زلفوں کے ساتھ آپ کو پکڑ لیا ہے۔ آپ اگر چھپنے میں بہت ہوشیار ہیں تو اب ہم بھی آپ کو جانے نہیں دیں گے۔
 اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات جس کر کریں۔
- (۴) اے تلّھے شاہ کے محبوب! میں تیری نوکر ہوں۔ تیرا مکھ دیکھنے کو ترستی ہوں اور ہمیشہ سو سو متیں کرتی ہوں۔ اب میرے جسم کے ڈھانچے میں چھپ کر بیٹھ جاؤ۔ اے محبوب! بس کریں اب بس کریں، ہمارے ساتھ ایک بات جس کر کریں۔

(۳۰) بلّھا رکیہہ جاناں ذات عشق دی کون

بلّھا رکیہہ جاناں ذات عشق دی کون
 رانجھے توں میں گالیاں دیواں ہن وچ کراں دعائیں
 جس بیلے وچ بیلے دے اُسدیاں توں بلائیں
 بلّھا رکیہہ جاناں ذات عشق دی کون
 نہ سونہاں، نہ کم بکھیرے، ونجے جاگن سون
 میں تے رانجھا! کو کوئی، لوکاں توں آزمائیں!
 بلّھا شوہ توں پاسے جھڈ کے جنگل ول نہ جائیں
 نہ سونہاں، نہ کم بکھیرے، ونجے جاگن سون

مشکل الفاظ ومعانی: رانجھا: محبوب۔ سونہاں: خبریں۔ بکھیرے: مشکل کام۔ ونجے: خراب ہو، ضائع ہو۔ بیلے: جنگل۔ بیلے: دوست و محبوب۔ لواں بلائیں: قربان جاؤں۔

توجہ:

اے بلھے شاہ! مجھے کیا پتہ کہ عشق کی ذات کیا ہے۔ نہ واقف کار ہوں اور نہ کام ہی آسان ہے۔ اس میں تو سونا جاگنا ترک کرنا

پڑتا ہے۔

راجھے کے خلاف میں باتیں کرتی ہوں لیکن دل میں اس کے لئے دعائیں کرتی ہوں میں اور راجھا ہم تو ایک ہی ہیں۔

ہم تو بس لوگوں کو آزماتے ہیں جس جنگل میں محبوب رہتا ہے میں اس کے قربان جاتی ہوں۔ اے بلھے شاہ! محبوب کو چھوڑ کر کسی

اور طرف نہ جانا۔

اے بلھے شاہ! مجھے کیا پتہ کہ عشق ذات کیا ہے، نہ واقف کار ہوں اور نہ یہ کام ہی آسان ہے۔ اس میں تو سونا جاگنا ترک کرنا

پڑتا ہے۔

(۳۱) بلکھا! کہیہہ جاناں میں کون؟

(۱) بلکھا کہیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں مومن وچ مسیتاں

نہ میں میں وچ کفر دیاں ریتاں

نہ میں میں پاکاں وچ پلپیتاں

نہ میں میں موتی نہ فرعون

بلکھا کہیہہ جاناں میں کون؟

(۲) نہ میں اندر بید کتاباں

نہ میں میں نہ وچ شراباں

نہ میں میں رہنداں مست خراباں

نہ میں میں جاگن نہ وچ سونا

بلکھا کہیہہ جاناں میں کون؟

(۳) نہ میں وچ شادی نہ غمناکی

نہ میں میں وچ پلپیتی پاکی

نہ میں میں آبی نہ میں خاک

نہ میں میں آتش نہ میں پون

بکھا کبھی جاناں میں کون؟ (۳)

نہ میں عربی نہ میں لہوری
نہ میں ہندی شہر بگوری
نہ ہندو نہ ترک پشوری
نہ میں زندا دج پندون

بکھا کبھی جاناں میں کون؟ (۵)

نہ میں بھیت مذہب دا پایا
نہ میں آدم خوا جلیا
نہ میں اپنا نام دھرایا
نہ دج پیٹھن نہ دج بھون

بکھا کبھی جاناں میں کون؟ (۶)

اول آخر آپ ٹوں جاناں
نہ کوئی دوجا ہور پچھاناں
میتھوں ہور نہ کوئی سیاناں
بکھا اوہ کھڑا ہے کون؟

بکھا کبھی جاناں میں کون؟

مشکل الفاظ ومعانی: کبھی: کیا۔ میت: مسجد۔ ریتاں: رسم و رواج۔ پیر: عالم، گیانی۔ یون: ہوا، باد، رتھ۔ ٹھون: چلتا پھرتا۔ میتھوں: مجھ سے۔ سیاناں: عقل مند، دانا۔

ترجمہ:

(۱) بکھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

نہ تو میں مسجد میں مومن ہوں اور نہ ہی مجھ میں کفر کی کوئی ریت (رسم) پائی جاتی ہے۔ نہ میں پلیدوں میں پاک ہوں۔ نہ میں موسیٰ ہوں اور نہ فرعون ہوں۔

بکھے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۲) نہ تو میں کتابوں کا عالم ہوں اور نہ میں نشے میں ہوں اور نہ شرابی ہوں۔ نشے کرنے والے مست خرابوں میں سے بھی نہیں

نہ میں اچھائی پارسا ہوں اور نہ اچھائی نہ فرمان۔

ہوں۔ نہ جاگتا ہوں اور نہ میں سوتا ہوں۔

بلبلے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۳) نہ میں خوش باش ہوں اور نہ غم ناک ہوں، پلیدی اور پاکلی میں بھی نہیں ہوں۔ نہ میری پیدائش پانی سے ہے اور نہ میں خاک سے بنا ہوں۔ نہ میں آگ ہوں اور نہ ہوا ہوں۔

بلبلے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۴) نہ میں عربی ہوں اور نہ لاہوری کا ہوں۔ ہندو بھی نہیں ہوں اور ترک پشاور بھی نہیں ہوں۔ نہ ہی میں چندرون میں رہتا ہوں۔

بلبلے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۵) نہ میں نے مذہب کا بھید پایا ہے اور نہ میں آدم و حوا کا جایا ہوں۔ نہ ہی میں نے اپنا کوئی نام رکھوایا ہے۔ نہ میں بیٹھنے والوں میں ہوں اور نہ چلنے پھرنے والوں میں ہوں۔

بلبلے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۶) میں تو اول آخر اپنے آپ کو ہی جانتا ہوں۔ کسی دوسرے کو بالکل نہیں پہچانتا۔ میں اپنے کو زیادہ سمجھدار مانتا ہوں۔ اے بلبلے شاہ! ذرا دیکھو تو وہ کون کھڑا ہے۔

اے بلبلے شاہ! میں کیا جانوں کہ میں کون ہوں؟

(۳۲) بلبلے نون سمجھاؤن آئیاں

بلبلے نون سمجھاؤن آئیاں، بھیناں تے بھر جائیاں!

آل مخ اولاد علی تون تون، کیوں لیرکاں لائیاں

(۱) من لے بلکھیا ساڈا کہنا، چھڈ دے پلا رائیاں

جو کوئی سائون راسیں آکھے، ہشتیں پینگھاں پائیاں

(۲) جیہڑا سائون سید سدے، دوزخ ملن مزائیاں

سو نہیں پرے ہٹائیاں میں تے، کو جھیاں لے گل لائیاں

(۳) اکھیں سائیں سمجھناں تھائیں، دے دیاں بے پروائیاں

بلبلے شوہ دی ذات کیرے، شاکر ہو رضا لائیاں

(۴) جے تون لوڑیں بارغ بہاراں، چاکر ہو جا رائیاں

مشکل الفاظ و معانی: پلا: دامن۔ لیرکاں لائیاں: بدنام کیا۔ کو جھیاں: بد صورت۔ چاکر: غلام، خادم۔

ترجمہ:

بلبلے کو قریبی عزیز و اقارب سمجھانے آئے ہیں کہ

میرا نفس تمام راجہ سے جسکے بنا کدے کوئی اور ہی ازلی اور دائمی ہے۔

زمان و مکان کی حدود میں مقید نہیں ہوں۔

حقیقت مجسم صورت میں سامنے ہے۔

- (۱) اے بلھے شاہ! ہمارا کہنا مان لے اور ارا نیوں لے سے تعلق چھوڑ دے۔ آل نبی ﷺ اور اولاد علی علیہ السلام کو تو نے بدنام کر دیا ہے۔
- (۲) جو ہمیں سید کہہ کر پکارے اس کو دوزخ میں سزا نہیں ملیں گی اور جو ہمیں ارا نہیں کہے وہ سید حاجت میں جائے گا۔
- (۳) ارا نہیں تو ہر جگہ موجود ہیں رب کی ہے پر وائی ہے کہ سچ ذات والوں کو شرف قبولیت بخشے اور اونچی ذات والوں کو مدح و کار دے۔
- (۴) اگر تو بخشی بارغ بہاروں کی طلب رکھتا ہے تو ارا نیوں کا خدمت گار ہو جا۔ اے بلھے شاہ! ذات کیا پوچھتے ہو، بس اللہ کی رضا پر شکر کرو۔

(۳۳) بنسی کا بہن اچرج بجائی

- (۱) بنسی کا بہن اچرج بجائی
بنسی والیا چاکا رانجھا تیرا سر ہے سبھ نال سانجھا
تیریاں موجاں ساڈا مانجھا ساڈی سر تیں آپ ملائی
- (۲) بنسی کا بہن اچرج بجائی
بنسی والیا کا بہن کہاویں شہد آنیک اٹوپ سناویں
آنکھیاں دیوچ نظر نہ آویں کیسی بیکھروی، کھیل رچائی
- (۳) بنسی کا بہن اچرج بجائی
بنسی سبھ کوئی سئے سناوے آتھہ اس کا کوئی ہرلا پاوے
جو کوئی آنہد کی سر پاوے سو اُس بنسی کا سودائی
- (۴) بنسی کا بہن اچرج بجائی
بنسی دیاں گھنگوراں کوکاں تن من دانگوں موراں
ڈنھیاں اس دیاں توڑاں جوڑاں اک سر دی سبھ گھا اٹھائی

بہسی کاہن اچرج بجائی
(۵) اس بہسی دا لہا لیکھا جس نے ڈھوٹا، تس نے دیکھا

ساری اس بہسی دی ریکھا اس وجودوں صفت اٹھائی

بہسی کاہن اچرج بجائی
(۶) اس بہسی دے پنج ست تارے آپ اپنی سر بھر دے سارے

اک سر سبھ دے وق دم مارے ساڑی اس نے ہوش کھلائی

بہسی کاہن اچرج بجائی
(۷) لکھا پنج پے تکرار یو ہے آن کھلوتے یار

رکھیں کلے نال بیوہار تیری حضرت بھرے گولائی

بہسی کاہن اچرج بجائی
مشکل الفاظ ومعانی: بہسی: بانسری۔ کاہن: محبوب۔ اچرج: انوکھی۔ سر: رائے، رائے کے مطابق نکالی گئی آواز۔ غید: لفظ۔
تجہ: مطلب۔ ورلا: شہناز و نادر۔ لیکھا: حساب کتاب۔ ریکھا: خاکہ۔

ترجمہ:

کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔
اے بانسری والے چاک راہنجا! تمہاری سر کا سب کے ساتھ تعلق ہے۔ تو خوشیاں مناتا ہے اور میں غمگین و افسردہ ہوں۔
ہماری سر تو نے ہی ملائی ہے۔

کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔
اے بانسری والے! تو کاہن کہلاتا ہے۔ اس بانسری سے تو طرح طرح کے نغمے سناتا ہے۔ آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا، کیسا
پراسرار کھیل تو کھیلتا ہے۔

کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔
بانسری تو سب سنتے سناتے ہیں لیکن اس کے معانی تو کوئی کوئی جانتا ہے۔ کوئی بے مثل سر پاتا ہے تو وہ اس بانسری کا شیدائی
بن جاتا ہے۔

کاہن نے کیا عجب بانسری بجائی ہے۔
بانسری کی تانیں میں نے سنی ہیں۔ میں موروں کی طرح خوشی سے چیختی ہوں۔ اس کے جوڑ توڑ کو دیکھ کر ایک سر کے کمال کو

- میں نے پایا ہے۔
 کاہن نے کیا عجب بانسری بجاتی ہے۔
 (۵) اس بانسری کا بہت لمبا چوڑا حساب ہے۔ ڈھونڈنے والے نے ہی اس کو پایا ہے۔ اس بانسری کی موسیقی ایک ہی ہے۔ وجود سے اس نے یہ صفت حاصل کی ہے۔
 کاہن نے کیا عجب بانسری بجاتی ہے۔
 (۶) اس بانسری کے پانچ سات ہی سوراخ ہیں، سب اپنی اپنی آواز نکالتے ہیں۔ سب میں ایک سر ہی دم مارتی ہے۔ ہماری تو اس نے ہوش بھلا دی ہے۔
 کاہن نے کیا عجب بانسری بجاتی ہے۔
 (۷) میرے سب مسئلے حل ہو گئے ہیں۔ محبوب دروازے پر آن کھڑا ہوا ہے۔ نکلے کے ساتھ اپنا تعلق پکا رکھنا کہ حضور ﷺ تیری گواہی دیں گے۔

(۳۳) بے حد رَمزاں و سدا فی

بے حد رَمزاں و سدا فی

ڈھولن مانی

ہیم دے او بے و سدا فی

ڈھولن مانی

اولیاء منصور کہاوے

رَمز انا الحق آپ بتاوے

آپے آپ توں دار چہ ہاوے

تے کول کھلو کے سدا فی

ڈھولن مانی

بے حد رَمزاں و سدا فی

ڈھولن مانی

ہیم دے او بے و سدا فی

ڈھولن مانی

مشکل الفاظ و معانی: رَمز دروازہ پوشیدہ بات۔ ڈھولن مانی: پیارا محبوب۔ دار: سولی۔

مرحومہ :

محبوب بے حد مجید بتاتا ہے، پوشیدہ باتیں بتاتا ہے۔ میم کے پردے میں رہتا ہے۔ اولیاء اور منصورؑ کو ملواتا ہے اور خود ہی انا الحق کے کی رحمتیں بتانے لگتا ہے۔
خود ہی دار پر چڑھاتا ہے اور پاس کھڑا ہو کر ہنستا ہے۔
اشاروں سے بڑی پوشیدہ باتیں بتاتا ہے، میرا محبوب۔
میم کے پردے میں رہتا ہے، میرا محبوب۔

(۳۵) بھانویں جان نہ جان دے، ویٹھے آؤڑ میرے

- (۱) بھانویں جان نہ جان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
میں تیرے قربان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
تیرے جیہا مینوں ہو نہ کوئی ڈھونڈاں جنگل، بیلا، رویا
ڈھونڈاں تال سارا جہان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
میں تیرے قربان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
(۲) لوکاں دے بھانے چاک نہیں دا رانجھا تے لوکاں وچ کہیندا
ساڈا تال دین ایمان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
میں تیرے قربان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
(۳) شاہ عنایت ساکیں میرے! ماپے چھوڑ گئی تیرے
لایاں دی کج جان دے، ویٹھے آؤڑ میرے
میں تیرے قربان دے، ویٹھے آؤڑ میرے

سلسلہ الفاظ و معانی: ویٹھے: محسن۔ بیلا: جنگل، ویران جگہ۔ رویا: جنگل، صحرا، ریگستان۔ چاک: جھوٹا۔ مہیں: بھینسیں۔
ملواتا۔

خدا کا ظہور احمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں پایا جاتا ہے۔
منصور عطارؒ جس کو انا الحق کہنے کی یادش میں سولی چڑھایا گیا۔
میں حق ہوں، منصور کا خیر۔

ترجمہ

- (۱) میرے محبوب تو مجھے جان نہ جان مگر کبھی میرے گھر میں تو ضرور آؤ۔ میں تیرے قربان جاؤں میرے گھر ضرور آؤ۔ تیرے جیسا مجھے اور کوئی نہیں۔ میں نے جنگوں، ریگستانوں میں ڈھونڈ لیا ہے۔
- (۲) میں نے ساری دنیا چھان ماری ہے میرے گھر ضرور آؤ۔ میں تیرے قربان جاؤں میرے گھر ضرور آؤ۔ لوگ تو تمہیں ایک معمولی چرواہا سمجھتے ہیں۔ تو لوگوں میں راجھا کہلواتا ہے لیکن ہمارا تو تم دین ایمان ہو۔ میں تیرے قربان جاؤں کبھی میرے گھر ضرور آؤ۔
- (۳) میرے سامنے شاہ عنایت! میں سب کچھ چھوڑ کر تمہارے لڑ لگی ہوں۔ ذرا میری عزت رکھنا، میرے گھر ضرور آؤ۔ تیرے قربان جاؤں کبھی میرے گھر ضرور آؤ۔

(۳۶) بھر واسا رکیبہ آشنائی دا

- | | | | |
|----------|---------|--------|--------------|
| بھر واسا | رکیبہ | آشنائی | دا |
| ڈر | لگدا | بے | پروائی |
| (۱) | ابراہیم | پنجا | وچ پایو |
| پونس | مچھی | توں | نگایو |
| بھر واسا | رکیبہ | آشنائی | دا |
| ڈر | لگدا | بے | پروائی |
| (۲) | زکریا | ہر | کلوتر چلایو |
| صعناں | گل | زناں | پوایو |
| بھر واسا | رکیبہ | آشنائی | دا |
| ڈر | لگدا | بے | پروائی |
| (۳) | پیغمبر | دا | نور اپایو |
| نھولا | جہریل | نھلایو | پھر پیاسا گل |
| بھر واسا | رکیبہ | آشنائی | دا |

(۴) ڈر گدا بے پروائی دا
جا زکریا زکھ مچھیا مچھنا اُس دا بُرا منایا

آرا برتے چا وگایا سنے زکھ چرائی دا

نھر واسا سکھہ آشنائی دا

(۵) ڈر گدا بے پروائی دا
مچھئی اُس دا یار کوہایا نال اوسے دے نیونہہ لگایا

راہ شرع دا اُن بتلایا ہر اُس دا تھال بُکائی دا

نھر واسا سکھہ آشنائی دا

(۶) ڈر گدا بے پروائی دا
تھھا شوہ نہن صحیح سنجھاتے ہیں ہر صورت نال چھچھاتے ہیں

کے آتے ہیں کہے جاتے ہیں مین مینٹھوں ٹھل نہ جائی دا

نھر واسا سکھہ آشنائی دا

ڈر گدا بے پروائی دا

مشکل الفاظ و معانی: چنا: آگ کا لاؤ۔ بھٹھ: بڑا خود۔ کلوتر: بڑا آرا۔ زکار: دھاگہ جو ہندو گلے میں پہنتے ہیں۔ آشنائی: ایسا بنانا، تخلیق کیا۔

توجہ:

(۱) آشنائی پر کیا بھروسہ کریں کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟ حضرت ابراہیم کو چٹا میں ڈال دیا گیا۔ حضرت سلیمان سے بحث جھونکایا گیا۔ حضرت یونس کو مچھلی نگل گئی۔ مصر میں حضرت یوسف کو کم قیمت پر بیچا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کریں کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

(۲) حضرت زکریا کے سر پر آرا چلایا گیا۔ حضرت ایوب صابر کے تن بدن میں کیڑے ڈال دیے گئے۔ صنعا کے گلے میں زمار ڈال دیا گیا۔ کہیں کسی کی کھال الٹی اتاری گئی۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟

(۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور سے بنایا، حضرت امام حسین علیہ السلام کا خوبصورت نام رکھوایا۔ جبرائیل نے ان کا جھولا جھولا۔ پھر پیاس کی حالت میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔

- (۴) حضرت زکریا کو درخت نے چھپا لیا۔ اس چھپنے کا بھی برا مانا لیا۔ ان کے سر پر آرا چلا دیا گیا۔ درخت سمیت ان کو چیر کر رکھ دیا گیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔
- (۵) حضرت یحییٰ اس کے دوست تھے۔ ان سے محبت بھی کی۔ شرع کا راستہ انہوں نے ہی بتایا پھر جگہ جگہ ان کو آزمائشوں سے بھی دو چار کیا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے۔
- (۶) یحییٰ شاہ! اب ہم نے محبوب کو اچھی طرح جان لیا ہے۔ اس کی ہر صورت میں ہم نے پہچان کر لی ہے۔ کہیں محبوب آتا ہے اور کہیں جاتا ہے اب وہ مجھ سے بھول نہیں سکتا۔ آشنائی پر کیا بھروسہ کہ محبوب کی بے پروائی کا ڈر لگتا ہے؟

(۳۷) بھینا! کندی کندی ہٹی

بھینا! میں کندی کندی ہٹی!

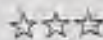
چمچھی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ دہج رہ گئی جتنی
آگے چرہ چمچھے میڑا، میرے ہتھوں شد ٹوٹی
بھوندا بھوندا اوراڈکا چب اُلجھی شد ٹوٹی
بھولا ہو یا میرا چرہ لٹا، چند غذا یوں ٹھنٹی
داج دہج ٹوں اوس رکبہ کرنا، جس پریم کٹوری منٹھی
اوہو چور میرا پگڑ منگاؤ، جس میری چند منٹھی
تلھا شوہ نے ناچ نچائے، اوتھے دھم پئی کر گئی

بھینا! میں کندی کندی ہٹی!

مشکل الفاظ ومعانی: چمچھی: ٹوٹ کر۔ پڑی: میڑھی۔ پچھواڑے: پیچھے۔ ٹوٹی: ٹوٹی۔ ٹوٹی: ٹوٹی۔ اورا: رخی، جس پر دھا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ منٹھی: روہا ہوئی۔

توجہ: اسے بہنو! میں کاتے کاتے تھک گئی ہوں۔

ٹوٹ کر اور پیڑی پیچھے رہ گئی اور بس پونوں کی جوڑی ہی میرے ہاتھ رہ گئی۔ آگے چرہ ہے اور پیچھے پیڑی ہے اور میرے ہاتھوں چرے کی تندی ٹوٹ گئی ہے۔ چلتے چلتے امیر ناگر پڑا اور چب لے کے الجھتے ہوئے تندی بھی ٹوٹ گئی۔
اچھا ہوا کہ میرا چرہ نہوٹا اور میری جان عذاب سے چھوٹی۔ اس نے جہیز کا کیا کرنا جس کے ہاتھ میں محبت کا خیال ہو۔
وہی میرا دل چوری کرنے والا ہے جس نے میری جان کو سخت اذیت دی۔
اے یحییٰ شاہ! محبوب نے ہی ناچ نچائے اور بھول کی مال بھی بڑی تیز تھی۔



(۲۸) پانی بھر بھر گئیاں تھیں

(۱) پانی بھر بھر گئیاں تھیں، آپو اپنی وار

اک بھرن آئیاں اک بھر چلیاں، اک گھلیاں بانہہ پندار

بار حتماں پیتاں گل وچ، بانہیں جھٹکے پھوڑا

گنہیں بک بک بھر پالے، سبھ اڈنیرا گھوڑا

اگے شوہ نے جھات نہ پائی، آئیں گیا سنگار

پانی بھر بھر گئیاں تھیں، آپو اپنی وار

(۲) بھٹھیں بھندی، پیریں بھندی، برتے دھڑی گندائی

تیل بھلیل پاناں وا بیڑا، دندیں متی لائی

کوئی جو سد پوئیں ڈاڈھی، دسریا گھر بار

پانی بھر بھر گئیاں تھیں، آپو اپنی وار

(۳) بکھا شوہ دے پندھ پوئیں جے، تاں توں راہ پکھانیں

”پوئیں ستاراں“ پاسیوں سنگدا وا پیا تیرے کانیں

گنگی ڈوری کھلی ہوئی، جان دی بازی بار

پانی بھر بھر گئیاں تھیں، آپو اپنی وار

مشکل الفاظ و معانی: بانہہ بازو۔ حتماں: گھرے۔ اڈنیرا: بناؤ سنگار۔ ڈوری: بھری۔ کھلی: دیوانی۔

ترجمہ:

(۱) سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

کچھ بھرنے آئی ہیں، کچھ بھر چلی ہیں، کچھ بانہیں پھیلائے کھڑی ہیں۔

گھٹے میں بار اور گھرے ڈالے ہوئے ہیں، بانہوں میں چوڑیاں چھٹکتی ہیں، کانوں میں بالیں اور جھومر ہیں اور سب آرائش

و زیبائش ہے۔

محبوب نے ایک نظر دیکھا نہیں ان کا سب بناؤ سنگار ایسے ہی گیا۔

سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

- (۲) ہاتھوں میں مہندی ہے، پاؤں میں مہندی ہے۔ گندھے ہوئے بال کٹیلوں پر ہیں۔
خوشبو اور عطر بدن پر ملے ہیں۔ منہ میں پان کا بیڑا ہے اور دانتوں پر مسی لگائی ہے۔
کوئی سخت باوا داجو آیا تو سب گھر بار بھول گئیں۔
سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔
(۳) اے تھکے شاہ! اگر محبوب کے پیچھے چلو تو صحیح راستہ مل جائے۔
تجھے کامیابی کی امید تھی لیکن ناکامی مل گئی۔
تم گونگی، بہری اور دیوانی ہو گئی ہو۔ جان کی بازی ہار گئی ہو۔
سب باری باری پانی بھر بھر کر چلی گئی ہیں۔

(۳۹) پتیاں لکھاں میں شام ٹوں

- (۱) پتیاں لکھاں میں شام ٹوں، مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن پتاں ڈراؤنا رکت پدھ رین دہاوے
- (۲) پاندھے پنڈت جگت کے، پوچھ رہی آں سارے
بید پو تھی کیا دوس ہے، اُلٹے بھاگ ہمارے
- (۳) خیند گئی رکت دیس ٹوں، اوہ بھی ویرن میری
مت سُفنے میں آملے، اوہ غیندن کیہوئی
- (۴) رو رو جیو لاؤندیاں غم کرنی آں دونا
غنیوں نیر بھی نہ چلن، کسے کیتا ٹونا
- (۵) بیڑ پرائی جو رتی، ڈکھ رُم رُم جاگے
بے دردی باہیں ٹوہ کے، مڑ پاتھے بھاگے
- (۶) بھائیا دے جوتھیا، اک چچی بات بھی کہو
جے میں بیٹی بھاگ دی، تُم پُپ نہ رہو
- (۷) اک بہیری کوٹھری دوجا باقی!
بانہوں مہرو کے لے چلے، کوئی سنگ نہ ساتھی

(۸) بھج سکاں تے بھج جاں، سچ عشق فقیری

دولڑی، تلوڑی پوڑی، گل پریم زنجیری

(۹) پاپی دونوں غم ہوئے، ہر لاگی جانی

گئے عنایت قادریؒ میں پھر کشن کہانی

(۱۰) اک فقراں دی گودڑی، لگے پریم دے دھاگے

سٹکھیا ہووے پی سنوئیں، کوئی دکھیا جاگے!

(۱۱) دست بھلاں دی ٹوکری، کوئی لئیو پیاری!

دور ہوکا دے زہی آں، سبھ چلن باری!

(۱۲) ساجن ثمری پیت سے، مہ کو ہاتھ کیہ آیا

مختار سولاں ہر جا لیا پر تیرا پتھ نہ پایا

(۱۳) پریم نگر چل دے، کتے گنت ہمارا

تکھا شوہ توں منگتی ہاں، جے دے نظارہ

پتیاں لکھاں میں شام نوں، منیوں پیا نظر نہ آوے

آنکھن بناں ڈراؤنا کت بدھ زین دہاوے

سکھال الماظ و معانی: پتیاں: خط۔ پیا: محبوب۔ کت بدھ: کس طرح۔ رین: رات۔ پانہ: چھ۔ نجوی: جگت۔ زمانہ:

سین۔ دشمن۔ سٹکھا: خواب۔

ترجمہ:

میں محبوب کو خط لکھتی ہوں، مجھے محبوب نظر نہیں آتا، اس کے بغیر صحن بھی مجھے ڈراتا ہے اور یہ رات بھی کس طرح بسر ہو؟

زمانے کے نجومیوں اور پنڈتوں سے پوچھتی ہوں کہ حساب لگا کر بتائیں کہ میرے اگلے مقدر کیوں ہیں۔

نہیں کہہ چلی گئی، وہ بھی میری دشمن ہو گئی ہے۔ شاید محبوب مجھے خواب میں ہی مل جائے لیکن وہ نیند کون سی ہوگی۔

رورود کر دل کو تسلی دیتی ہوں اور غمگین بھی بہت ہوں۔ آنکھوں سے آنسو بھی نہیں نکلتے، نہ جانے کیا جادو ہو گیا ہے۔

بیگانی تکلیف برداشت کرتی ہوں اور روروں میں دکھ جاگتا ہے۔ بے درد میری حالت دیکھ کر درد چلا جاتا ہے۔

اے بھائی نجوی! سچی بات بتانا اگر میں خوش قسمت نہیں ہوں تو خاموش مت رہنا۔

ایک اندھیرا مکان ہے اور باقی کچھ نہیں۔ ہاںہوں سے پکڑ کر مجھے لے چلے ہیں اور میرا کوئی ساتھی نہیں۔

(۸) بھاگ سکوں تو بھاگ جاؤں۔ یہ عشق کی فقیری کچی ہے، گلے میں عشق کی زنجیر بڑی مضبوط پڑی ہے۔

(۹) دونوں پانی بھاگ گئے ہیں اور مجھ پر مصیبت بن گئی ہے۔ میرے مرشد عنایت قادری کہیں چلے گئے ہیں اور میری جان مشعل میں پھنس گئی ہے۔

(۱۰) فقر کی ایک گودڑی ہے اور گودڑی کو پریم کے دھماکے لگے ہیں۔ سکھ میں وہ ہے جو خوشی خوشی سو جائے اور ذمہ ساری رات جاگتا رہے۔

(۱۱) میرے ہاتھوں میں پھولوں کی نوکری ہے، کوئی بیوپاری اس کو خریدے، میں جگہ جگہ آواز دیتی ہوں کہ دنیا فانی ہے۔

(۱۲) اے محبوب! تیری محبت سے میرے ہاتھ کیا آیا؟ بہت دکھ درد برداشت کر لئے لیکن تیرا تپا نہ مل سکا۔

(۱۳) پریم نگر چل کر رہیں جہاں ہمارا محبوب رہتا ہے۔ اے بلھے شاہ! میں محبوب سے اس کے جمال کا انکار نہ کرتی ہوں۔

(۱۴) میں محبوب کو خط لکھتی ہوں، مجھے محبوب نظر نہیں آتا۔ اس کے بغیر محن بھی مجھے ڈراتا ہے اور یہ بات بھی کس طرح بسر ہو؟

(۴۰) پردہ کس توں را کھیدا

(۱)	پردہ	کس	توں	را کھیدا
	کیوں	اوپلے	بہ	تھا کیدا
			پہلوں	ساجن
			من	نما کیدا
			من	آپ
			وج	نظارے
				نوں
				تھا کیدا

(۲)	پردہ	کس	توں	را کھیدا
	کیوں	اوپلے	بہ	تھا کیدا
			شاہ	دی
			منصور	کھل
			نوں	چا
			زکریئے	کلوتر
			کیمہ	رہیا
			لیکھا	باقی
			توں	را کھیدا
			بہ	تھا کیدا

(۲) کمن کپھا فیکون کہایا

بے پونی دا پون بنایا

خاطر تیری جکت و سایا

بیر پر پتھر لولاکی دا

پردہ کس توں راکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ تھاکیدا

(۳) ہن سناؤں ول دھایا ہے

نہ رہندا پھپھا پھپایا ہے

کتنے بٹھا نام دھرایا ہے

وچ اوہلا رکھیا خاکی دا

پردہ کس توں راکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ تھاکیدا

مشکل الفاظ ومعانی: ساجیدا: بنایا جاتا ہے۔ بے پونی: بے شل۔ دھانا ہلہ بولنا۔ دھرایا: رکھا۔ اوہلا: پردہ۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

پہلے خود ہی دوست بناتے ہو تو پھر اب یہ بہانے کیسے؟ اب خود ہی تقارے کو آگئے ہو، لیکن بن کر اٹھارہ کرتے ہو۔ اے

محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۲) شاہ شمس کی کھال اتاری گئی۔ منصور گوسولی چڑھایا گیا۔ ذکر کیا کے سر پر آرا چلایا گیا۔ باقی اب اور حساب کیا رہ گیا۔

اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۳) ”کمن“ کہا اور ”فیکون“ کہلایا۔ بے شل کی مثل تخلیق کر دی۔ محبوب کی خاطر جہان بنا دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

”لولاک“ کا سایہ کیا۔

اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۴) اب ہماری طرف متوجہ ہے۔ اب وہ چھپا چھپایا نہیں رہا۔ کہیں دکھانا م رکھ دیا اور درمیان میں خاکی ہونے کا پردہ رکھ دیا۔

اے محبوب! پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ اوٹ میں بیٹھ کر کیوں جھانکتے ہو؟

(۴۱) پڑتا لیو! بہن عاشق کیہڑے

(۱) پڑتا لیو! مہن عاشق کیمڑے

نیونہہ لگا مت جمنی گواقی

نَحْنُ أَقْرَبُ ذَاتِ پُجھائی

ساتھیں بھی شاہِ زرگ توں نیڑے

میرا تالو! مہن عاشق کیہڑے

(۲) ہیرے ہو مُرد زانجھا ہوئی

ایسہ شکل پورا جانے کوئی

حک ہے کہ جھگڑے چھوڑے

یہ تو تالیو! ہُن عاشق کبیر ہے

(۲) کے نمائندہ راتیں جاگن

نور نبی ﷺ دے یمن لاکھن

ادھر وہ کہہ اُساڑے ویٹرے

یو تالیو! ہن عاشق کیہوے

(۴) لَقَا الْحَقَّ آبُ كَهْمَا لَوْكَ

منصورؑ نہ دیندا آئے ہوگا

مکلاں بن بن آون بیڑھے

یہ تالو! مہن عاشق کہہ دے

(۵) بیگناہ شہادت شریعت قاضی سے

حقیقت بھی راضی ہے

سنا مضر گھر گھر شاورل نیٹرے

یوں کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے۔

مسئلہ الفاظ و معانی: پڑتا ہوں: تم نے جان لیوا ہے۔ نہ منہ: عشق، محبت۔ پھیلتی: پھیلتی۔ سائیں: مالک، آقا، خدا۔
 قریب: نزدیکی۔ اور: کوئی کوئی، اکاؤنٹ۔ چم: شہم ہو گئے۔ اٹھ گئے۔ کے: والے۔ کہا: کہلوا۔ پڑا: پڑا۔ بحث: بحث
 نے: والے، فیصلہ کرنے والے۔ نیاؤں: انصاف۔

ترجمہ:

کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
 محبت ہوئی تو عقل گم ہو گئی (لیکن) میں نے ”محسن“ کی ذات کو پہچان لیا۔ مالک حقیق تو شاہِ رگ سے بھی نزدیک
 ہے۔

کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
 میرے ہر کراہ میں رانجھا تین گئی ہوں (لیکن) یہ بات شاذ ہی کوئی جانتا ہے۔ سب غلط ہے (اب) ختم ہو گئے ہیں۔
 کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
 وہ خوش قسمت ہیں جو رات کو جاگتے ہیں۔ ان پر نبی ﷺ کے نور کی بارش ہوتی ہے۔ دیکھو! وہی (محبوب) ہمارے گھر میں
 بھی ہے۔

کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
 ”سچا عاشق“ تم نے خود ہی کہلوا لیا۔ منصوبہ نے خود تو یہ اعلان نہ کیا تھا۔ ملاں تلوئی بازین بن کر آتے ہیں۔

کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟
 آنکھ شاہ! شریعت ہی قاضی ہے اور حقیقت پر بھی یہ راہی ہے۔
 مالک گھر گھر میں انصاف کرتا پھر تا ہے۔ کیا تم نے اب جان لیا ہے کہ سچے عاشق کون ہیں؟

(۴۲) پیایا کرتے ہمیں پیایا ہوئے

پیایا کرتے ہمیں پیایا ہوئے، اب پیایا کس ٹوں کہیے
 بھر وصل ہم دونوں چھوڑے، اب کس کے ہوز پیئے
 بچوں لال دیوانے وانگوں، اب لیلیٰ ہو رپیئے

ہم قریب ہیں شاہِ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

فانی الذات ہو گئی ہوں۔ مجھ میں اور اس میں وری ختم ہو گئی ہے۔

میں حق (عدا) ہوں، منصوبہ کا غرہ جس کے باعث اس کو سولی پر چلایا گیا۔

پابندیاں لگائی ہیں۔

بکھا شوہ گھر میرے آئے، اب کیوں طعنے سہیے

پیا پیا کرتے ہمیں پیا ہوئے، اب پیا کس ٹوں کہیے

مشکل الفاظ و معانی: پیا: محبوب۔ ہجر: جدائی۔ وصل: ملاپ۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

پیا پیا (محبوب محبوب) کہتے میں خود ہی پیا (محبوب) بن گیا ہوں اب میں پیا (محبوب) کس سے کہوں؟

ہجر اور وصل دونوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے، اب میں کس کا بن کر رہوں؟ محنوں و یوانے کی طرح آپ ہی لیلیٰ بن جاؤں۔ اے

بلھے شاہ! محبوب میرے گھر آ گیا ہے اب میں (غیروں کے) طعنے کیوں کہوں؟

پیا پیا (محبوب، محبوب) کہتے میں خود ہی پیا (محبوب) بن گیا ہوں اب میں پیا (محبوب) کس سے کہوں؟

(۴۳) پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور

پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور، بُن میں تے راضی رہناں

(۱) پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور میں گھر کھلا خٹو فہ ہور

دیکھیاں باغ بہاراں ہور بُن مٹیوں کچھ نہ گہناں

پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور، بُن میں تے راضی رہناں

(۲) بُن میں موئی فی میریے ماں پونی میری لے گیا کاں

ڈو ڈو کر دی مگرے جاں پونی دے دکیں ستائیں دے ناں

پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور، بُن میں تے راضی رہناں

(۳) بکھا ستائیں دے نال پیار مہر عنایت کرے ہزار

ایہو قول تے ایہو قرار ولیر دے وچ رہناں

پیاریا سنانوں مٹھوانہ لگدا شور، بُن میں تے راضی رہناں

مشکل الفاظ و معانی: کاں: کول۔ ڈو ڈو: کواڑاٹے کا بول۔

ترجمہ:

(۱) اے پیارے! ہمیں شورا چھانٹیں لگتا۔ لیکن اب میں نے راضی ہی رہتا ہے اے پیارے! ہمیں شورا چھانٹیں لگتا میرے گھر

میں ایک نیا شگوفہ کھلا ہے اور میں نے نئی نئی بیماریاں دیکھی ہیں۔ اب مجھے تم کچھ نہ کہنا۔

اے پیارے! ہمیں شورا اچھا نہیں لگتا لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

اے میری ماں! میں اب مری کر مری! کوئی تھیری پونی لے گیا ہے۔ میں دہائی دیتی اس کے پیچھے پیچھے بھر رہی ہوں کہ خدا کا واسطہ مجھے میری پونی دے دو۔

اے پیارے! ہمیں شورا اچھا نہیں لگتا لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

اے مجھے شاہ! مالک سے محبت ہو گئی ہے وہ مجھ پر ہزار ہا مہر عنایت کرتا ہے۔ اب میرا یہی قول و قرار ہے کہ دلیر کے سنگ ہی رہنا ہے۔

اے پیارے! ہمیں شورا اچھا نہیں لگتا لیکن اب میں نے راضی ہی رہنا ہے۔

(۴۴) پیارے بن مصلحت اٹھ جاناں

پیارے بن مصلحت اٹھ جاناں
توں کد نہیں تے ہو سیاں

کر کے چاؤڑ چار دیہاڑے
تھیںس انت نماں!

ظلم کریں تے لوک ستاویں
چھڈ دے ظلم ستاں

پیارے بن مصلحت اٹھ جاناں
توں کد نہیں تے ہو سیاں

جس جس دا بھی مان کریں توں
سو بھی ساتھ نہ جاناں

شہر خموشاں دیکھ ہمیشہ
جس وچ جگ سماں

پیارے بن مصلحت اُنھ جانناں
توں کد نہیں تے ہو سیاناں
(۳) بھر بھر پور لنگھاوے ڈاڈھا

ملک موت مہاناں
ہستے ہین تہتے سبھ
ملیں اوگن ہار نماناں
پیارے بن مصلحت اُنھ جانناں
توں کد نہیں تے ہو سیاناں
(۴) بکھا دشمن نال برے وچ

چے دشمن مل ڈھاناں
محبوب ربانی کرے رسائی
خوف جانے ملکاناں

پیارے بن مصلحت اُنھ جانناں
توں کد نہیں تے ہو سیاناں

مشکل الفاظ و معانی بن بغير۔ مصلحت: حاصل، بھلائی، بہتری۔ کد نہیں: کبھی۔ چاؤڑ: نازخترے۔ تھیں: ہوگا۔ انت
آخر۔ لوک: لوگ۔ ڈاڈھا: طاقتور۔ مان: غرور، تکبر۔ مہاناں: ملاج۔ تہتے: شان و شوکت والے۔ نماناں: عاجز۔ مل ڈھانا
گرائے۔

توجہ:

(۱) اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُنھ جانا ہے کبھی تو تو سمجھ دار بن۔

چار دن کے نازخترے دکھا کر، آخر تم لاچار ہو جاؤ گے۔ ظلم کرتے ہو اور لوگوں کو ستاتے ہو۔ یہ ظلم اور لوگوں کو ستانا پھوڑ دو۔

اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُنھ جانا ہے۔ کبھی تو تو سمجھ دار بن۔

(۲) جس جس پر بھی تم مان کرتے ہو، وہ بھی کوئی تیرے ساتھ نہ جائے گا۔ شہر خوشاں کو ذرا دیکھ جس میں سب جگہ نے مانا ہے۔

اے پیارے! مصلحت کے بغیر اُنھ جانا ہے کبھی تو تو سمجھ دار بن۔

(۳) طاقتور گستاخا، بھر بھر کر بچھا رہا ہے، وہ کشتی بان جس کو کہ ملک الموت کہتے ہیں۔

یہاں تو سب بڑے بنے تھے ہیں میں بن ایک عاجز تنہا ہوں۔
 اے پیارے! مصلحت کے بغیر اٹھ جانا ہے۔ کبھی تو تو سمجھ دار بن۔
 اے تجھے شاہ دشمن برائی لئے ہوئے ہے اسکو تو نے مگرا ہے۔ (۳۴)
 محبوب ربانی اگر مدد کرے تو موت کا کوئی خوف نہ رہے۔ اے پیارے! مصلحت کے بغیر اٹھ جانا ہے۔ کبھی تو تو سمجھ دار بن۔

(۳۵) پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا

- (۱) پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا
 جاندا جا نہ آویں پھیر اوتھے بے پرواہی ڈھیر
 اوتھے ڈنیل کھلونڈے شیر توں بھی پھدیا جاویں گا
 پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا
- (۲) کھوہ وچ یوسف پایو نہیں پھر وچ بازار وکایو نہیں
 اک آئی مل پایو نہیں! توں کوڈی مل وکایو گا
 پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا
- (۳) عٹھے وکھ زلیخا ہے اوتھے عاشق ترفن ہے
 جھوں گردا ہے ہے توں اوتھوں کیہ لیاویں گا
 پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا
- (۴) اکناں دے پوست لہاسیدے اک آریاں نال چرائیدے
 اک سولی پکڑ پچھاسیدے اوتھے توں بھی سیس کٹاویں گا
 پیاریا! سنہیل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا
- (۵) گھر کلاں دا تیرے پا سے اوتھے آون مست پیاسے
 تھر تھر بین پیالے کا سے توں بھی جی لپاویں گا

بیاریا! سنکھل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۶) دلبر نہیں کھلیں کت لو نھلکے کہیہ جاناں کہیہ ہو

مساں دے نہ کول کھلو ٹوں بھی مست سداویں گا

بیاریا! سنکھل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

(۷) بکھیا تیر شرع نہ ہو شکھ دی پندر بھر کے سو

موتوں نہ انا الحق گو چوہ سولی ڈھولے گاویں گا

بیاریا! سنکھل کے نیونہ لا، پچھوں پچھتاویں گا

مشکل الفاظ و معانی: نیونہ: عشق، محبت۔ ڈھیر: بہت زیادہ۔ ڈھیل کھلنا: گھبرا جانا۔ پھدنا: گرفتار ہونا۔ کھوہ: کنواں۔ آئی: سوت کی آئی یعنی سوت کی چوٹی سے کچی۔ کوڑی: کوڑی۔ ترفن: ترپن۔ سیس: سر۔ کلال: شراب فروش۔ کامہ: پیالہ۔ کت لو: کس

طرف بھلکے۔ کل: وصول۔ گیت: قوجہ:

(۱) بیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

اگر تو نے بیار کی نگری میں ضرور جانا ہے تو جا، لیکن پھر وہاں سے واپس کبھی نہ آنا، وہاں بے پرواہی بہت ہے وہاں تو شیر لے بھی خوف سے کانپتے ہیں۔ تو بھی وہاں پکڑا جائے گا۔

بیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۲) یوسف کو کنویں میں پھینکا گیا۔ پھر اس کو بازار میں بیچا گیا۔ صرف ایک سوت کی آئی جتنا اس کا مول پڑا، تیری قیمت بھی ایک کوڑی جتنی پڑے گی۔

بیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۳) دیکھ کہ عشق نے ڈلنا کے ساتھ کیا کیا؟ وہاں تو سنگساروں عاشق ترپتے ہیں، بھنوں بھی ہائے کرتا ہے تو وہاں سے کیا لائے گا؟

بیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

(۴) بعضوں کے چمڑے سٹا اتر دئے جاتے ہیں، بعضوں کو آگ سے چر لیا جاتا ہے۔ بعض پکڑ کر گسولی چڑھائے جاتے ہیں تو

عشق کی دلدل میں تو سب سے بڑے دل گروے والے بھی گھرا جاتے ہیں۔

شخص تہذیب کی طرف اشارہ ہے جن کا چمڑا اتر گیا۔

حضرت ذکریا کی طرف اشارہ ہے جن کو کافروں نے آگ سے چڑھا۔

منصور کو الحق کہنے پر سولی چڑھا دیا گیا تھا۔

بھی وہاں سر کٹاویں گا۔

پیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں بچھتا پڑے۔

(۵) تیرے پاس ہی شراب بیچنے والوں کا مکان ہے، وہاں مست پیاتے آتے ہیں، وہ بھر بھر کر کاسے پیتے ہیں تمہارا بھی دل لپچائے گا۔

پیارے ذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بچھتا پڑے۔

(۶) اے محبوب! تو چا گیا ہے، انجانے کل کیا ہو جائے، مستوں کے پاس کھڑا نہ ہو ورنہ تو بھی مست کہلو اے گا۔

پیارے اذرا سمجھ کر عشق اختیار کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے بعد میں بچھتا پڑے۔

(۷) اے تجھے شاہ! غیر شرعی طور طریقے نہ اختیار کر، آرام کی نیند سو۔ منہ سے "انا الحق" کا غرہ نہ لگا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بھی سولی چڑھ جائے۔

(۴۶) تانگھ ماہی دی جلی آں

(۱) تانگھ ماہی دی جلی آں

بت کاگ اڈاواں کھلیاں

کوڑی دھڑی پکے نہ کائی پار وچن ٹوں میں سدھرائی

تال ملاح دے نہیں اُشنائی جھڈاں کراں وللیاں

تانگھ ماہی دی جلی آں

بت کاگ اڈاواں کھلیاں

(۲) نہیں پندل دے شور کھارے گھمن گھیر تے ٹھاٹھاں مارے

ڈُب ڈُب موئے تارو بھارے شور کراں تے جلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

بت کاگ اڈاواں کھلیاں

(۳) نہیں پندل دے ڈوگھے پاہے تڈو غوطے کھاندے آہے

ماہی مینڈے پار سدھائے رہ گئی میں اگلی آں

تا نگہ مانی دی جلی آں

بت کا نگ اڈاواں کھلیاں

(۴) غیر پھل دیاں تارو پھاناں کھلی اڈیکان مانی دیاں واناں

عشق مانی دے لائیاں چاناں جے گھوکاں تاں میں تھکلی آں

تا نگہ مانی دی جلی آں

بت کا نگ اڈاواں کھلیاں

(۵) پار چھاوے جنگل بیلے! اوتھے ٹوٹی شیر کھیلے

محب رب مینوں مانی ملے میں ایس فکر وچ گئی آئی

تا نگہ مانی دی جلی آں

بت کا نگ اڈاواں کھلیاں

(۶) اڈھی رات لکدے تارے اک لکے اک ٹکن ہارے

میں اٹھ آئی ندی کنارے بن پار لکھن نوں کھلی آں

تا نگہ مانی دی جلی آں

بت کا نگ اڈاواں کھلیاں

(۷) میں من تارو سار کہیہ جاناں وِجھ پچا نہ تارا پرانا

کھن گھیر نہ تا نگ نکاتا رو رو پھاناں تلیاں

تا نگہ مانی دی جلی آں

بت کا نگ اڈاواں کھلیاں

(۸) بکھا شوہ گھر میرے آوے ہار سنگار میرے من بھاوے

مے مٹ منھے تیک لگاوے جے دیکھے تاں میں تھکلی آں

تنگھ مانی دی جلی آں
بیت کانگ کھلیاں

مشکل الفاظ و معانی: تنگ: ہیرہ۔ کانگ: کوا، موج۔ لکھدے تارے: ماند پڑتے ہوئے تارے۔ نیس چندل: دریائے نیل۔ گھسن: گھیر، گرداب، بھڑور۔ جھلی: پاگل، احمق۔ تارو: تیرنے والا۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

میرے پاس مال و دولت نہیں لیکن پار جانے کی امید رکھے ہوئے ہوں۔ ملاح کے ساتھ بھی کوئی آشنائی نہیں۔ پھر بھی میں پار جانے کے لئے اصرار کرتی ہوں۔

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔ میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

چناب کے کنارے بڑا شور ہے گرداب اور موجیں مٹا نہیں مارتی ہیں بڑے بڑے تیراک ڈوب کر مر گئے ہیں میں اگر شور کروں تو احمق کہلوادیں گی۔

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔ میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

چناب کے پانی کی بنیادیں بڑی گہری ہیں بڑے بڑے تیراک اس میں غوطے کھاتے ہیں۔

محبوب میرا اس پار چاچکا ہے، اب میں اس طرف اکیلے رہ گئی ہوں۔

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں، میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

چناب کی لہروں میں تیرا جاسکتا ہے۔

میں کھڑی محبوب کی راہیں دیکھتی ہوں۔ محبوب کے عشق نے نلگن لگا کی ہے۔ میں آہ و فغاں کروں تو احمق کہلوادیں گی۔

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

چناب کے اس پار جنگل اور نیلے ہیں۔ وہاں بے شمار خونی درندے ہیں۔ خدا مجھے میرا محبوب ملا دے۔ اس فکر میں میں اکیلی پریشان کھڑی ہوں۔

محبوب کی آس میں میں جلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

آدھی رات ہو گئی ہے اور تارے ماند پڑ رہے ہیں۔ کچھ ماند پڑھ گئے ہیں اور کچھ ماند پڑنے والے ہیں۔ میں اُٹھ کر تندی کے

کنارے آگئی ہوں، پار جانے کو میں کھڑی ہوں۔

محبوب کی آس میں طلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۷) میں تیرا ک نہیں ہوں، میں تیرا کیا جانوں نات بانس ہے اور نہ پیو ہے کشتی بھی ٹوٹی پھوٹی ہے۔ بھنور ہے اور پاؤں ٹکائے دنگ۔

نہیں۔ میں زار و قطار روٹی ہوں۔

محبوب کی آس میں طلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۸) اسے تجھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے، تو پھر مجھے یہ یاد سنگھارا چھائے۔

مگر پرکٹ سلور مانتے پر تک لگائے، اگر وہ مجھے دیکھے تو پھر میں اچھی ہوں۔ محبوب کی آس میں طلی جاتی ہوں۔

میں کوئے اڑاتی ہوں اور انتظار میں کھڑی ہوں۔

(۳۷) شمس آؤ ملو، میری پیاری

(۱) شمس آؤ ملو میری پیاری

میرے ٹرنے دی تیار

سجھے مدد کے ٹورن آنیاں ماسیاں پچھیاں، چاچیاں تانیاں

سجھے روندیاں، زار و قطار میرے ٹرنے دی ہوئی تیار

(۲) سجھے آکھن ایہہ مغل جانیں ہو رہویں، ٹوں ہر دم بنائیں!

تند لگیں گی اوتھے پیاری میرے ٹرنے دی ہوئی تیار

(۳) سجھے نور گھراں ٹوں مڑیاں میں ہو اک اکلڑی، ٹریاں

ہوئی آں وازں سونج پیاری میرے ٹرنے دی ہوئی، تیار

(۴) بٹھا شہ میرے گھر آوے! میں کچی ٹوں لے گل لاوے

اس شہ دی ہے بات پیاری میرے ٹرنے دی ہوئی تیار

مشکل الفاظ و معانی: تھی: تم۔ ٹرنا: چلنا، روانہ ہونا، آکھنا: کہنا۔ بند: تھپ۔ اوتھے: وہاں۔ ٹورنا: روانہ کرنا۔ اکھڑی: اکلی۔
زار: قطار۔ نیاری: الگ تھلک۔ شوہ: محبوب۔

ترجمہ:

- (۱) اے میری پیاری! مجھے آکر بل لو میرے چلنے کی تیاری ہو گئی ہے۔ میری خالائیں، پھوپھیاں اور چچیاں اور تایاں سب مجھے
وداع کرتے آئی ہیں۔ زار و قطار سب رو رہی ہیں، میرے چلنے کی تیاری ہو گئی ہے۔
(۲) سب کہہ رہی ہیں کہ یہ بات یاد رکھنا کہ ہر دم عاجز بن کر رہنا کہ تب ہی تو وہاں پیاری لگے گی۔ میرے چلنے کی تیاری ہو گئی ہے۔
(۳) سب وداع کر کے گھروں کو لوٹ آئی ہیں۔ میں اب اکیلی ہی جا رہی ہوں۔ میں قطار سے چھڑی ہوئی کوچ کی طرح ہو گئی
ہوں۔

میرے چلنے کی تیاری ہو گئی ہے۔

- (۴) یکھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے اور مجھ بے ہنر کو گلے سے لگا۔ اس محبوب کی بات ہی کچھ اور ہے۔ میرے چلنے کی تیاری
ہو گئی ہے۔

(۴۸) تھی کرو آسا ڈی کاری

- (۱)
- | | | | |
|-------|-----|--------|------|
| تھی | کرو | آسا ڈی | کاری |
| گہبی | ہو | گہنی | ویدن |
| بھاری | | | |
- اوہ گھر میرے وچ آیا۔ اوس آ مٹیوں بھر مایا
پچھو جادو ہے کہ سایہ اس توں تو حقیقت ساری
- (۲)
- | | | | |
|-------|-----------|----------|-------|
| تھی | کرو | آسا ڈی | کاری |
| گہبی | ہو | گہنی | بھاری |
| اوہو | دل میرے | وچ وسدا | میشا |
| پچھان | باتاں تاں | اٹھ تندا | لئے |
| بازاں | وانگ | اڈاری | |
- تھی کرو آسا ڈی کاری
گہبی ہو گہنی ویدن بھاری

- (۳) میں شہ دریاواں پئی آں
ٹھانٹھاں لہراں دے سوتھہ گئی آں
پھڑ کے گھنمن گھیر بھو پئی آں
اُپروں بڑکھا زین اندھاری
تشی کرو آساڈی کاری
گھپی ہو گئی ویدن بھاری
(۴) سیاں آئد چچر چائے
تارے کھاریاں پیٹھ چھپائے
منج دیاں زیاں ناگ بنائے
لہنہاں سحران توں بلبھاری
تشی کرو آساڈی کاری
گھپی ہو گئی ویدن بھاری
(۵) ایہہ جو مرنی کاہن و جائی
دل میرے ٹوں چوٹ لگائی
آہ دے نعرے کر دی آئی
میں روداں زار و زاری
تشی کرو آساڈی کاری
گھپی ہو گئی ویدن بھاری
(۶) عشق دیوانے لیکان لائیاں
بڈھیاں گھنپیاں سٹھاں پائیاں
ہاں میں بکری کول قصائیاں
رہندا سہم ہمیشہ بھاری
تشی کرو آساڈی کاری
گھپی ہو گئی ویدن بھاری
(۷) عشق روہیلہ ناہیں بچدا
اند دھریا باہر بچدا
منیوں دیو سنہرا سچدا
میری کرو کوئی غم خواری
تشی کرو آساڈی کاری
گھپی ہو گئی ویدن بھاری

- (۸) نہیں کیہ مہر محبت جاناں سیاں کردیاں زور دھگانا
گل گل میوہ کہ بدوانا کیہ کوئی قید پساری
ٹشی کرو آساڈی کاری
گنہی ہو گنی قیدن بھاری
- (۹) توشوہ جس دا بانس بریلی ٹشی ڈالوں رچی آکیلی
گوکے نیلے بلی بلی اوبدی کرے کوئی ولداری
ٹشی کرو آساڈی کاری
گنہی ہو گنی قیدن بھاری
- (۱۰) لکھا شوہ دے جے میں جاواں اپنا سر دھڑ پھیر نہ پاواں
اوتھے جاواں نہ دکھ پاواں بھیڑی اینویں نمر گزاری
ٹشی کرو آساڈی کاری
گنہی ہو گنی قیدن بھاری

مشکل الفاظ و معانی: لیکاں لائیاں: بدنام کیا۔ چندا: اچھا لگتا۔ زور دھگانا: نا انصافی۔ کوکنا: فریاد و فغاں کرنا۔

ترجمہ:

- (۱) تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا تکلیف دہ بن گیا ہے۔ وہ میرے گھر میں آیا ہے اور آتے ہی اس نے میرے دل کو لہما لیا ہے، اس سے ہی پوچھو کہ یہ جادو ہے یا سایہ ہے۔ اس سے ساری حقیقت پوچھو۔
تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا تکلیف دہ بن گیا ہے۔
- (۲) اسی کا میرے دل میں بسیرا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر رہتا ہے۔ کوئی بات پوچھوں تو بھاگ اٹھتا ہے۔ بازوں کی طرح اڑاڑی مار جاتا ہے۔
- (۳) تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
میں (پیارے کے) گہرے دریاؤں میں داخل ہو گئی ہوں۔ موجوں اور لہروں کے منہ میں آ گئی ہوں۔ بھنوروں اور گردابوں نے مجھے سراپا گردش بنادیا ہے۔ اوپر سے بارش ہو رہی ہے اور رات بھی اندھیری ہے۔

- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۴) سمیلیوں نے اس قدر ناز و غرے دکھائے ہیں کہ ستاروں کو نوکریوں میں چھپا کر رکھ دیا ہے۔ سوخ کی رستیوں سے سناپ بنا کر دکھا دیے ہیں۔ میں ان کے جادو پر قربان جاؤں۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۵) یہ جو محبوب نے بانسری بجائی ہے اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے، آہ کی نعرہ زنی کرتی میں زار و قطار رو رہی ہوں۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۶) عشق کے جنون نے مجھے رسوا کر دیا ہے۔ بڑی اور تکلیف دہ مجلسوں میں میری بدنامی ہوئی ہے۔ میں قصابوں کے پاس بکری کی طرح ہوں اور مجھے ہر وقت خوف لاحق رہتا ہے۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۷) جانا ز عشق اچھا نہیں لگتا۔ اندر چھپا ہوا تو باہر آکر تاپ چھ لگتا ہے۔ مجھے کوئی کچ کا پیغام دے کوئی میری غم خواری کرو۔ تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۸) میں مہر و محبت کا نام کیا جانوں؟ میری حسین مجھ سے زبردستی کر رہی ہیں۔ گل گل، میوہ اور ہدائے کیا ہیں اور دید یا پسناری کون ہوتے ہیں۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۹) جس کا محبوب بانس بریلی (بہت دور) ہے وہ بالکل تنہا رہ گئی ہے، جنگل بیلے میں محبوب کو پکار رہی ہے کوئی اس کی ولداری و دل جوئی کرے۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔
- (۱۰) اے لکھے شاہ! اگر میں خود محبوب کے پاس چلا جاؤں تو پھر میں اپنا سر دھڑ باتی لے رکھ سکوں۔ وہاں جاؤں اور دکھ تکلیف سے چھٹکارا پاؤں، میں نے اپنی عمر یونہی گنوا دی ہے۔
- تم ہی کچھ میرا علاج کرو۔ میرا مرض کتنا بڑھ گیا ہے۔

❦ ❦ ❦

<p>سید مومن خان مومن جو ہمیں شیعہ دین میں حراج شاعر مشہور ہے جس کی عاشقانہ شاعری عشق شاعری کے دلدادگان کیلئے ایک اصولی نقشہ ہے اس کے دیوان کا شعر عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ امان اللہ کاظم نے مومن خان مومن کے اشعار کی بہت سی سادہ اور دلنشین انداز میں شرح لکھی ہے اس طرح کہ ہر شعر کا حسن نکھر کر سامنے آتا ہے ایک شاعر کے کلام کی شرح ایک شاعر کے قلم سے پہلی بار منظر عام پر آ رہی ہے۔ ہر شعر میں استعمال الفاظ کے معنی بھی ساتھ ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ قاری کو کسی قسم کی دقت نہ اٹھانی پڑے اور اس کے علم میں بھی اضافہ ہوتا رہے تشنگان علم میں بھی اس سے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں آپ کی لائبریری میں اس کتاب کا ہونا لازمی ہے۔</p>	<p>خوشناب خم شرح دیوان سید مومن خان مومن امان اللہ کاظم قیمت = 250/-</p>
--	--

<p>اپنے زمانے کی سب سے آسان شرح غالب مراد زمانہ سے تائید ہو چکی تھی۔ علی گڑھ سے تعلق رکھنے والے عبدالباری آسی نے غالب کی شرح کو آج کے دور کے مبین مطابق لکھا 1926ء کے بعد 2009ء میں دوبارہ منظر عام پر آ رہی ہے ترتیب اضافی الفاظ کی درستی عبدالباری آسی۔</p>	<p>شرح دیوان غالب عبدالباری آسی قیمت = 210/-</p>
---	---

<p>قدیم زمانہ سے غالب پر کئی ترسیں لکھی گئی ہیں آج کے عام آدمی کو غالب کو کچھ مشکل ہے۔ لیکن ہم نے یہ مشکل کام آسان کر دیا آپ نے غالب کی کئی ترسیں پڑھی ہو لیکن اس کتاب کو ایک بار پڑھ کر ضرور دیکھیں میں تمہیں کہتا ہوں خود اندازہ لگائیں گے کہ واقعی یہ شرح ایک شرح ہے۔</p>	<p>کلام شرح دیوان غالب خرم عظیم قیمت = 270/-</p>
--	---

<p>الف وال سیم، دھمیں بکجا تر بر تر شرح کر ساتھ... علامہ محمد اقبال اپنی جگہ ایک اور دفتر تھے ان کے تفسیرانہ انداز اور کلام کو سمجھنا کوئی آسان کام نہیں علامہ اقبال نے اپنی شاعری سے اپنی شناخت کروائی اور اپنی شاعری سے قوم کو بیدار کیا جو اس کلیات میں شامل ہیں اتنی آسان شرح اس سے پہلے کبھی نہ چھپے گی۔ کچھ کے علاوہ متعدد حصے بھی موجود ہیں۔ اس میں شامل ("جاوید نامہ" = 150) ("مثنوی مسافر" = 120) ("ارمغان حجاز" = 120) ("پیام مشرق" = 150) ("زبور عجم" = 150) ("اسرار خودی" = 150)۔</p>	<p>کلام شرح کلیات اقبال (فارسی) علامہ غلام حیدری / امان اللہ کاظم قیمت = 600/-</p>
---	---

<p>چوٹی کے دس مشہور معروف شاعروں نے غالب کے ان مشہور و نامہ سوا اشعار کو اپنی زبان میں اس طرح پیش کیا۔ غالب کے اشعار کا نظم آپ کے سامنے پیش ہے۔ غالب واحد شاعر ہیں جن کے کلام کی اتنی زبردستی لکھی گئی ہیں اور تمام شرحوں کو لوگوں نے پسند کیا۔</p>	<p>غالب کے سوا اشعار خرم عظیم قیمت = 270/-</p>
---	---

<p>خواجہ میر درد ایک صوفی شاعر تھے جاتے ہیں اس لیے ان کی شاعری میں صوفیانہ رنگ بدرجہا قائم موجود ہے وہ مسائل تصوف کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کرتے ہیں ان کا ایک ایک شعر روحانیت اور عشق حق میں ڈوبا ہوا ہے وہ دنیا کی بے ثباتی کو کچھ اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ آوی من تر ہوئے بلور نہیں رو سکتا۔ ایک کے لیے ضروری تاکہ دین سے اور ادب سے محبت رکھنے والوں کی محبت جواں رہے۔</p>	<p>ماء الحیات "شرح دیوان خواجہ میر درد" امان اللہ کاظم قیمت = 250/-</p>
--	---

<p>اردو تر بر تر شرح چار میں کے ساتھ۔ اقبال کی جس کا تر بر تر شرح کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن ہمارے ہر ذہل عزیز مصنف بزرگ امان اللہ کاظم صاحب نے بے پناہ انداز میں ان چار میں کو تر بر تر شرح کے ساتھ پیش کیا ہے۔ آقا آسمان تر بر تر پہلے کبھی نہیں ہوا ان میں کے مطالعہ سے آپ ایک اچھی شاعری سے لطف اندوز ہوں گے۔ ("پاک در" = 200) ("بال جبریل" = 200) ("شرب کلیم، ارمغان حجاز" = 200)۔</p>	<p>کلام شرح کلیات اقبال (اردو) امان اللہ کاظم قیمت = 450/- (کارتہ = 400/-) (جلد = 450/-)</p>
---	---

<p>ساعر صدیقی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے اس کی شاعری میں سوز و گداز ہر جگہ قائم پایا جاتا ہے اس کا ہر شعر دنیا کے رنگ و بو میں روا رکھے جانے، جبر و جور، انصافی دولت کی غیر مساویانہ تقسیم اور بدست چٹنے کیساتھ ہمارے وقت اور صاحبانِ اقتدار کے بے رحمانہ رویے کا مرہ ہے اس کے اشعار سیدھے دل تک اتر جاتے ہیں۔ اس کا جاوہ اثر انداز بیان دلوں کو موہ لیتا ہے۔ یہ ایک اصولی نقشہ ہے ایک بار پڑھنے والے کا بار بار پڑھنے کوئی جانتا ہے۔</p>	<p>تفاسیر شریں "شرح" دیوان ساعر صدیقی امان اللہ کاظم / قیمت = 300/-</p>
---	---

(۴۹) تُوں کدھروں آیا

(۱)	تُوں کدھروں آیا، کدھر جانا	اپنا	دس	ٹکانا
	جس ٹھانے دا مان کریں تُوں	اپنے تیرے نال نہ جانا		
	ظلم کریں تے لوک ستاویں	کسب بھڑو لوٹ کھانا		
	محبوب سبحانی کرے آسانی	خوف جائے مکانا		
	کر نے چاؤڑ چار دیہاڑے	اورک تُوں اٹھ جانا		
(۲)	شہر خموشاں دے چل ویسے	جیسے	ملک	سمانا
	بھر بھر پور لنگھاوے ڈاڈھا	ملک	الموت	نہانا
	بہنیاں سھتاں تھیں ہے بگھا	اوگن	بار	پرانا
	تُوں کدھروں آیا کدھر جانا	اپنا	دس	ٹکانا

مشکل الفاظ و معانی: ٹکانا: ٹھکانا۔ ٹھانا: دنیاوی اسباب۔ کسب: پیشہ۔ محبوب سبحانی: اللہ کے محبوب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا لقب۔ مکانا: ملک الموت کا۔ چاؤڑ: چٹنی، گھمنڈ۔ اورک: آخر کار۔ شہر خموشاں: قبرستان۔ ملک: انسان۔ پور: کشتی میں ایک بار چٹنی سواریاں ہوں۔ ڈاڈا: زبردست۔ مہانا: ملال۔

ترجمہ:

(۱) (اے انسان) تو کدھر سے آیا ہے اور اور تو نے کدھر کو جانا ہے۔ اپنے ٹھکانے کا بھی تو کچھ بتا؟ تو جس دنیاوی مال و اسباب کا مان کر رہا ہے وہ تیرے ساتھ نہیں جائے گا۔ تو ظلم کرتا ہے اور لوگوں کو ستاتا ہے۔ لوگوں کو لوٹنا تیرا پیشہ ہے۔ اب اللہ کا محبوب ہی آسانی پیدا کر سکتا ہے کہ ملک الموت کا خوف ختم ہو جائے۔ چار دن تو چٹنی اور گھمنڈ کر لے، آخر تو نے یہاں سے چلے جانا ہے۔

(۲) شہر خموشاں (قبرستان) میں چل کر آباد ہو جاتے ہیں جہاں پوری دنیا نے سمانا ہے۔ زبردست ملال (ملک الموت) بھر بھر کشتی پار لنگائے جا رہا ہے گمران میں سب سے پرانا گنہگار بگھا ہوا ہے۔

(اے انسان) تو کہاں سے آیا ہے اور تو نے کدھر کو جانا ہے۔ اپنے ٹھکانے کا بھی تو کچھ بتا؟

(۵۰) تونہیوں نہیں، میں نہیں

تونہیوں نہیں، میں نہیں، وے جنا! تونہیوں نہیں، میں نہیں! تونہیوں نہیں، میں نہیں!

کھولے دے پد چھانویں وانگوں، گھوم رہیا من مانہیں
جاں بولاں توں تالے بولیں، چپ رہواں من تانہیں
جاں سوواں توں تالے سوٹویں، جاں تراں توں رانہیں
بکھا شوہ گھر آیا ساڈے، جندڑی گھول گھما میں

تونہیوں نہیں، میں نہیں، وے جنا! تونہیوں نہیں، میں نہیں! تونہیوں نہیں، میں نہیں!

مشکل الفاظ و معانی: کھولا: پریشان۔ پرچھاواں: سہا۔ جندڑی: جان۔ گھول تھمانا: دھربان کر دینا۔

ترجمہ:

تو ہی ہے، میں نہیں ہوں، پیارے! تو ہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ ویرانی میں سایے کی طرح تو میرے من میں گھوم کر رہا ہے۔
میں بولتا ہوں تو تو میرے ساتھ بولتا ہے میں چپ رہتا ہوں تو تو بھی چپ رہتا ہے۔
میں سوتا ہوں تو تو بھی سو جاتا ہے۔ میں چلتا ہوں تو تو بھی راستہ میں ہوتا ہے۔
اے بکھے شاہ! محبوب ہمارے گھر آیا ہے اس پر جان قربان کر دینا۔
تو ہی ہے، میں نہیں ہوں پیارے!
تو ہی ہے، میں نہیں ہوں۔

(۵۱) تیرا نام دھیانیدا سائیں

تیرا نام دھیانیدا سائیں، تیرا نام دھیانیدا

بکھے نالوں پٹلیا چنگا، جس پر طعام پکا سیدا
زل فقیراں مجلس کیتی، بھورا بھورا کھا سیدا
زنگڑ نالوں کھنڈر چنگا، جس پر پیر گھسا سیدا
بکھا شوہ توں سوائی پاوے جو بکرا بے قصا سیدا

تیرا نام دھیانیدا سائیں، تیرا نام دھیانیدا

مشکل الفاظ و معانی: دھانسیا: یا دھانسیا جاتا ہے۔ چلھا: چلھا۔ چنگا: چنگا۔ بھورا بھورا۔ ڈور ڈور۔ رگڑ: رگڑا توں کی ایک گوت۔ مراد مندی انسان۔ گھسانا: رگڑنا۔ سوائی: وہی۔

ترجمہ:

اے پروردگار! تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔ تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔
اے بکھے شاہ! تجھ سے چوٹا کہیں بہتر ہے کہ جس پر کھانا تو پکاتا ہے۔ فقیروں نے مجلس منعقد کی اور یہ فیصلہ کیا کہ تھوڑا تھوڑا کھانا
چاہیے۔
رگڑ (بٹ بٹ) انسان سے بہتر تو پاؤں رگڑنے والا پتھر ہے، کیونکہ اس سے پاؤں تو صاف کرتے ہیں۔
اے بکھے شاہ! محبوب کو وہی پاسکتا ہے جو محبوب پر قربان ہو جائے۔
اے پروردگار! تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔
تیرے نام کا ہی ورد کیا جاتا ہے۔

(۵۱)۔ تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

(۱) تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

تیرے عشق نے ڈیرا، میرے اندر کیتا!
تھر کے زہر پیالہ، میں تاں آپے چتا!
چھبے بوہڑیں دے طہیا، نہیں تاں میں سر گئی آ

تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

(۲) تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

مُحِب گیا دے سورج، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے وکھالی
پیرا! میں بھل گئی آن، تیرے نال نہ گئی آ

تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

(۳) تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

ایس عشقے دے کولوں، مینوں بھگ نہ مائے
لاہو جاندڑے بیڑے، کبھڑا موڑ لیاے
میری عقل جو بھلی، نال مہانیاں دے گئی آ

تیرے عشق سچایا کر کے تھیا تھیا

ایس عیشے دی جھنگنی بوج مور بولیندا

(۴)

سانوں قبل تے کعبہ سوہنا یار دسیندا

سانوں گھائل کر کے، پھیر خبر نہ لئی آ

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا۔ تھیا

بکھا شوہ نے آندا، مینوں عنایت دے تو ہے

(۵)

جس تے مینوں پوئے، پچھ لے ساوے تے سو ہے

جاں میں ماری ہے اڈی، مل پیا ہے رہیا!

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا۔ تھیا

مشکل الفاظ و معانی: تھیا تھیا رقص کا ایک انداز۔ آپے خود بخود۔ نہک نہوک۔ لاہو سیل رواں۔ بھو ہڑنا: جلدی آنا، خبر

یہا۔ مہانا: کشمی بان۔ جھنگنی: نورختوں کا جھنڈ، ذخیرہ۔ ساوے سبز۔ سوے سرخ۔ اڈی۔ اڑی۔

توجہ:

(۱) تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

تیرے عشق نے میرے دل میں ڈیرہ لگایا ہے۔ میں نے یہ زہر کا پیالہ خود ہی پیا ہے۔

اے طیب! جلدی سے آنا، نہیں تو میرا زندہ رہنا مشکل ہے۔

تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۲) (روشنی دینے والا) سورج لے چھپ گیا ہے اور صرف اس کی سرخی برقرار ہے۔

میں تیرے قربان جاؤں اگر تو مجھے دکھائی دے۔

اے مرشد! مجھ سے بھول ہو گئی کہ میں تیرے ساتھ نہ گئی۔

تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۳) اے ماں! مجھے اس عشق سے نہ روک۔ ڈوبتے ہوئے بیٹروں کو کون واپس لا سکتا ہے، میری عقل سے بھول ہو گئی کہ میں ملاحوں

کے ساتھ ہی غرق ہو گئی ہوں۔

تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے نچایا ہے۔

(۴) اس عشق کے ذخیرے میں مور بولتا ہے۔ ہمیں تو قبلہ و کعبہ پیارا محبوب ہی نظر آتا ہے۔ اس نے ہمیں گھائل تو کر دیا مگر پھر

محبوب تو غروں سے اوچل ہے لیکن ہمیں اس کے دیدار کی امید ہے۔

عشق کی دنیا میں بڑی خوبصورتی اور دل کشی پائی جاتی ہے۔

ہماری خبر تک نہ لی۔

تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے بچایا ہے۔

(۵) اے اچھے شاہ! محبوب ہی مجھے شاہ عمارت کے دروازے پر لایا ہے، جس نے مجھے رنگ برنگے لباس پہنائے ہیں۔ جب میں نے زمین پر ایزی ماری تو فوراً مجھے محبوب مل گیا۔ تیرے عشق نے مجھے تھیا تھیا کر کے بچایا ہے۔

(۵۲) تئیں رکت پر پاؤں پسارا ہے؟

(۱) تئیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گوارا ہے

اک پلک تھلک دا میلہ ہے
کچھ کر لے ایہو ویلہ ہے
ایہہ گھڑی غنیمت دیہاڑا ہے

تئیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گوارا ہے

(۲) اک رات سراں دا رہنا ہے
اتھے آکر بٹھل نہ نہنا ہے
کل بچہ دا گھوچ نقارا ہے

تئیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گوارا ہے

(۳) توں اوں مکانوں آیا نہیں
اتھے آدم بنن سایا نہیں
نن پھد مجلس کوئی کارا ہے

تئیں رکت پر پاؤں پسارا ہے
کوئی دم کا اتھاں گوارا ہے

بکھا	ایہہ	بھرم	تمہارا	ہے
سر	چکیا	مَدِبت	بھارا	ہے
اس	منزل	راہ	نہ	کھا پڑا
تھیں	بکت	پر	پاؤں	پسارا
کوئی	دَم	کا	اتھاں	گھورا

مسئلہ الفاظ و معانی: بکت پر کس پر اتھاں یہاں۔ سراں۔ آکر۔ غرور۔ نقارہ۔ ثوبت۔ کار۔ کام۔

ترجمہ:

یہ کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہتا ہے۔ کوئی دم گھڑی کا یہاں میل ہے۔ کچھ کر لے یہی غل کا وقت ہے۔

یہ گھڑی اور دن قیمتی ہیں۔

کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں یہاں تو کچھ دیر رہتا ہے۔

یہاں رہنا تو ایک رات سرائے میں رہنے کی طرح ہے۔ یہاں آکر کر اور مغروری سے بیٹھے نہیں رہنا۔ کل کو سب نے چلے جانا ہے کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہتا ہے۔

تو اس مکان سے آیا ہے۔ اس جہاں میں آباد ہو چکا ہے۔ یہ مجلس چھوڑ اور کوئی نیک کام کر۔

کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہتا ہے۔

اے تجھے شاہ! یہ تیری بڑی بات ہے کہ سر پر بھاری بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ منزل کا کوئی راستہ اور نشان نہیں ہے۔ کس پر تو نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں؟ یہاں تو کچھ دیر ہی رہتا ہے۔

(۵۳) ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے؟

ٹنگ	بوجھ	کون	چھپ	آیا	ہے
کس	بھیکھی	بھیکھی	وٹایا	ہے	

جس نہ درد دی بات کہی اُس پریم گھر نہ حجات پئی
وہ دُوب موتی سب گھات گئی اود کیوں چھری نے جایا ہے

ٹنگ	بوجھ	کون	چھپ	آیا	ہے
کس	بھیکھی	بھیکھی	وٹایا	ہے	

(۲) مانند پلاس بناو ای میری صورت چا لکھاو ای

منگھ کالا کر دکھلاو ای کیا سیاہی رنگ لگایا ہے

منگ بوجھ کون بچپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۳) اک رب دا نام خزانہ ہے سنگ چدرال یاراں دانہ ہے

اُس رحمت دا گھسانا ہے سنگ خوف رقیب بنایا ہے

منگ بوجھ کون بچپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۴) ڈوٹی دُور کرو کوئی شد نہیں ایہہ شرک پندو کوئی ہور نہیں

سمہ سادھ کبو کوئی چور نہیں ہر گھٹ وچ آپ سما یا ہے

منگ بوجھ کون بچپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۵) اینویں قصے کاہنوں گھرونا این تے گلستاں بوستاں پدھنا این

اینویں بے موجب کیوں لڑتا این کس اکا وید پدھلایا ہے

منگ بوجھ کون بچپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۶) شریعت ساڈی راہی ہے طریقت ساڈی مانی ہے

اگوں حق حقیقت آئی ہے آتے معرفتوں گیکھ پایا ہے

منگ بوجھ کون بچپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۷) ہے ورلی بات بتاؤں دی تھی سمجھو دل تے لاؤں دی

کوئی علت دسو اُس پاؤں دی ایہہ کاکھوں بھیت بنایا ہے

ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۸) ایہہ پڑھتا علم ضرور ہویا یہ دُشال نامنظور ہویا

کس دسیا سو مضور ہویا اُس سولی پکڑ چڑھایا ہے

ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۹) تینوں کسب فقر تائید کیا دکھ تن عارف بازید کیا

کوڑی رُپدی قسب فرید تھیا کسے بے محنت نہیں پایا ہے

ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۰) اِس دُکھ سے کچرک بھاگیں گا زہیں سٹا کد ٹوں جاگیں گا

بیم اٹھدا روون لاگیں گا کسے غفلت مار سٹلایا ہے

ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۱) اِغ ع دی صورت اک ٹھہرا اک نقشے وا ہے فرق پڑا

او نقشے دل تھیں دور کرا بھر ٹیوں میں جٹایا ہے

ٹنگ بوجھ کون چھپ آیا ہے

کس بھیکھی بھیکھ وٹایا ہے

(۱۲) چھوڑا من وچ لگا دو آری ایہ کون کہے میں نوا رہے

شن سجہ عنایت ہو آری پھر بکھا نام دھرایا ہے

لگ بوجھ کون چھپ آیا ہے
کس بھیکیتی بھیکہ دنیا ہے

مشکل الفاظ و معانی: تک: ذرا تھوڑی دیر کے لئے۔ بھیکہ: بہروپ۔ دنیا: بدلاؤ، تبدیل کیا۔ پریم نگر: پیار کی نگر۔ جھات: نظر۔

جھک: چند ہی ہنسی۔ پلاس: ڈھاک کا درخت۔ سنگ: سہارا۔ کھسان: زبرداری۔ ترک: ہموار، نیکو ترک۔

مسلمان: سادھ، سادھو، فقیر، جوگی۔ گھٹ: بول۔ وید: سبق۔ وری: کوئی کوئی۔ گنت: طریتہ، راستہ۔ جیت: جھکس۔ کچرک: کب تک۔

دوا: دوا، دوا دوا۔ ہوا: ہوا۔ دھرایا: دکھایا۔

ترجمہ:

(۱) ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے۔ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟ جس نے درو کو جانا نہیں اس نے پریم نگر کو اک نظر دیکھا۔

نہیں۔ وہ دکھ برداشت کرے یا ڈوب مرے، اسکی ماں گنت نے اسے جتنا ہی کیوں ہے؟

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے۔

کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۲) تو نے کپڑے پر میری تصویر کھینچی ہے میری شکل گہرے گہرے سیاہ رنگ سے بنائی ہے۔ میرا چہرہ اتنا خوبصورت نہیں بنایا۔ یہ

کیسا سیاہی رنگ لگایا ہے؟

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے۔ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے

(۳) خدا کا نام ایک خزانہ ہے۔ چور جھک اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی رحمت کی سب قوم دارنی ہے لیکن ساتھ رقیب لگا خطرہ بھر

پیدا کر دیا ہے۔

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۴) کوئی شور نہیں بس روٹی دور کرو۔ بندو اور مسلمان یہ دو الگ الگ نہیں۔ سب سادھ ہیں کوئی چور نہیں۔ ہرول میں دو (خالق)

آپ بسا ہوا ہے۔

ذرا بوجھ تو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۵) یونہی قصے کیوں سناتے ہو؟ کس لئے گلستان لگے اور بوستان پڑھتے ہو۔

۱۔ بیجان کی عقل میں دشمن بھی روح کے ساتھ لگا دیا ہے بخود کو خزانے سے دور کھینک کر کش کر رہا ہے۔

۲۔ فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعدی کی کہیں۔

ایسے ہی بے مقصد کیوں لڑتے ہو یہ کس نے تجھے الٹا سبق پڑھایا ہے؟

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟

کس بہروپ نے روپ بدلا ہے۔

(۷) شریعت ہماری پرورش کرنے والی ہے اور طریقت ہماری ماں ہے۔ اس کے آگے حقیقت ہے اور معرفت سے ہم نے سب کچھ پایا ہے۔

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۸) یہ ایک ایسی بات ہے جو شاہ و نادری تمہیں کوئی بتائے گا۔ یہ دل کو کتنے والی بات ہے کہ کیا اس کو پانے کا کوئی طریقہ ہے؟ یہ پردہ کیوں ڈال رکھا ہے۔

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۹) یہ علم کا پڑھنا تو نہایت ضروری ہے لیکن اس بارے میں کچھ بتایا بھی نہیں جاسکتا۔ جس کسی نے بتانے کی کوشش کی ہے وہ تو پھر ایک طرح کا مضور بنی ہوا جسے پکڑ کر سولی چڑھا دیا گیا۔ ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۱۰) تجھے کب فقر کی تاکید کی گئی ہے۔ بایزید کو بھی تکلیفیں سنبھلنی پڑی ہیں۔ زہد و ریاضت کی بناء پر ہی فرید الدین گنج شکر کو قلعہ زور میں کیا گیا۔ محنت و ریاضت کے بغیر کسی کو بھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟

کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۱۱) اس دکھ سے کب تک بھاگتا پھرے گا؟ تو سویا ہے کب جاگے گا؟ تو سب بیدار ہو گا تو رونا پڑے گا۔ تجھے کس غفلت نے بے حدھ کر رکھا ہے۔

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۱۲) عین اور عین کے حرف ایک جیسے ہیں۔ صرف ایک ہی نقطے کا فرق ہے۔ یہ نقطہ دل سے دور ہناؤ پھر عین سے عین نظر آئے گی۔

ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۱۳) یہ عین میں ڈوکی جو سائی ہے۔ کون کہے گا کہ ”میں“ پر موت آگئی ہے؟ تن سارا عینیت ہو گیا ہے تو پھر بتھا نام پڑا۔ ذرا لو جھٹو یہ کون چھپ کر آیا ہے؟ کس بہروپ نے روپ بدلا ہے؟

(۵۴) چتر نہ عشق مجازی لاگے

(۱) چتر نہ عشق مجازی لاگے سوئی سیوے نہ ہن دھائے

عشق مجازی داتا ہے جس پہچھے مست ہو جاتا ہے

عشق جیوتناں دے ہڈیں پیندا سوئی تر جیوت مرویندا

عشق پتا تے ماتا ہے جس پہچھے مست ہو جاتا ہے

(۲) عاشق داتن شک دا جائے میں کھڑی جندو کے سائے

دیکھ معشوقاں کھڑ کھڑ ہاے عشق بقال پڑھاتا ہے

جس تے عشق ایہہ آیا ہے اوہ بے وس کر دکھلایا ہے

نہ روم روم میں آیا ہے اس روج نہ رتی ادھلا ہے

(۳) ہر طرف وسیندا مولا ہے بکھا عاشق بھی مہن خردا ہے

جس فکر بیا دے گھر دا ہے رب ملدا دیکھ اچھا ہے

مہن اندر ہويا جھاتا ہے جس پہچھے مست ہو جاتا ہے

مشکل الفاظ و معانی: چتر: جب تک۔ داتا: دینے والا، عطا کرنے والا۔ تر: سر، آویں۔ جیوت: جس وقت، جتنی دیر۔ تن: جسم، بدن۔ جندو: سائے والا درخت، پیارا درخت۔ بقال: داتا تھا۔ روم روم: لٹا لٹا ہوا۔ رتی: ذرا سا، تھوڑا سا۔ وسیندا: نظر آتا، منہ بولی۔ جھاتا: روشنی۔

ترجمہ:

(۱) جب تک عشق مجازی نہ ہو، سوئی دھائے نہ عشق مجازی (کچھ) دینے والا ہے۔ یہ جذب و مستی کی کیفیت لاتا ہے۔

(۲) عاشق جن کی ہڈیوں میں بستا ہے وہ جیتے جی ہی مر جاتے ہیں۔ عشق ہی باپ ہے اور ماں ہے یہ جذب و مستی کی کیفیت لاتا ہے۔

(۳) عاشق کاتن سوکھتا ہی جاتا ہے۔ میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے کھڑی ہوں، معشوقوں کو دیکھ دیکھ کر کھل کھلا کر ہنستا ہے۔

عشق ہی صحیح سبق پڑھاتا ہے۔ جس پر عشق آتا ہے، اس کو بے بس کر کے چھوڑتا ہے۔ اس کے لوں لوں میں نرسا آجاتا ہے اور اس میں ذرا شک نہیں۔

(۳) ہر طرف خدا کی ذات دکھائی دیتی ہے۔ تجھے شاہ! عاشق کو بھی اب چار چاند لگتے ہیں۔ جس کو فضا محبوب کے گھر کی فکر ہوتی ہے اس کو رب بھی مل جاتا ہے۔ اس کا من روشن ہو جاتا ہے۔ یہ جذب و سستی کی کیفیت لاتا ہے۔

(۵۵) جس تن لکيا عشق کمال

(۱) جس تن لکيا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

درد منداں ٹوں کوئی نہ جھینے
جس نے آپے دکھ سبھ سے
تھنا جیوتا بول اگھیرے
بو جھے اپنا آپ خیال

(۲) جس تن لکيا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

جس نے ویس عشق دا کہیا
دھر درباروں فتویٰ لیتا
جدوں حضوروں پیالہ پیتا
کچھ نہ زبیا جواب سوال

(۳) جس تن لکيا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

جس دے اندر وسیا یار
اٹھیا یارو یار پتکار
نہ اوہ چاہے راگ نہ تار
اینویں کھٹھا کھیتے حال!

جس تن لکيا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال
بکھا غوہ و گھر سچ پایا
نچوٹھا ردلا سمھ سکایا
جیاں کارن سچ سنایا
پایا اُس دا پاک تھال
جس تن لکيا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

(۳)

مشکل الفاظ و معانی: تن - جسم - بے سر بے تال - نظم و ضبط کے بغیر - اکھیرے - اکھاڑ دے - ویسے - روپ - پوشاک - لباس - حضوروں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے - وسیلہ بنا - کھینڈے - بھیلے - حال - وجد - جذب - مستی - عارفانہ کلام سن کر وجد و مستی میں آنے کی کیفیت - مجویت - کارن - کیلے۔

ترجمہ:

- (۱) جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔
اہل درد کو کچھ نہ کہیے۔ بچے عاشق عشق کے دکھوں کو خود ہی قبول کرتے ہیں۔ وہ جنم مرن کی جڑ اکھاڑ ڈالتے ہیں وہ آپ اپنے حال کو جانتے ہیں۔
- (۲) جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔
جس نے عشق کا چولا پہن لیا، اس نے ازل سے ہی (مخصوص اور منفرد لباس کا) قنوی (جواز) حاصل کر لیا، مئے عرفان کا جہیز الہی لیا تو کوئی سوال و جواب باقی نہ رہا۔
- (۳) جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔
جس کے دل میں یار بسا ہے وہ یاری یار پکا رہتا ہے۔ وہ راگ اور ستار کو کیا جانے؟ وہ تو یونہی بیٹھے بیٹھے مستی میں آجاتا ہے۔
- (۴) جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔
بیٹھے شاہ اشوہ! نگر کوئی سچ پایا ہے۔ جھوٹا سحر سب ختم کر دیا ہے۔ جہوں کو سچ سنایا ہے اور اس کا پاک بھال پایا ہے۔ جس کو عشق میں کمال حاصل ہوتا ہے، وہ بے سر بے تال ناچتا ہے۔

جس کے من میں اس کا یار آباد ہو گیا، وہ ہر وقت اسی کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

مقام حق مقام خلک و شہادت ختم کر دے ہیں۔

(۵۶) چند کروکی دے مونیہ آئی

(۱) چند کروکی دے مونیہ آئی

آپے ہیں توں لحمک لحمی آپے ہیں توں نیارا
گھاں سن سن تیریاں میرا، عقل گیا اڈ سارا
شریعت توں بے شریعت کر کے، بھلی کھن وچ پائی

(۲) چند کروکی دے مونیہ آئی

ڈرہ عشق تھڑا وندا، پدیت کولوں بھارا
اک گھڑی دے دیکھن کاڑن، چک لیا جگ سارا
کیتی محنت ملدی تاپیں بن کہہ کرے لوکاں

(۳) چند کروکی دے مونیہ آئی

واویلا کہہ کرنا چندے، جو ساڑے سو ساڑے
سکھاں دا اک پولا تاپیں، دکھاں دے گھواڑے
ہونی سی جو اس دن ہوئی، بن کہہ کرے بھائی

(۴) چند کروکی دے مونیہ آئی

صلح نہ من دا وات نہ چھدا، آکھ ویکھاں کہہ کر دا
گل میں گملی تے اوہ گملا، بن کیوں مینتھوں ڈر دا
اوپے بہہ کے تیر چلاو، ہنوں چوٹ لگائی

(۵) چند کروکی دے مونیہ آئی

سینے یان، زندال گلے وچ، اس حالت وچ جالاں
چاہیا ہر بھوئیں تے ماراں، رو رو یار سمھالاں
اگے بھی سیاں مونیہ لگایا، کہ میں ہی پدیت لگائی

(۶) چند کروکی دے مونیہ آئی

(۶) جگ وچ روشن نام سداوا، عاشق توں کیوں سدے ہو
 دستو رسو وچ بنگل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
 وچکڑے وچکاروں بھڑکے، میں اُلتی کر لنگائی
 چند ککوکی دے مونہہ آئی

(۷) اندر والیا باہر آویں، بانہوں پگڑ کھلوواں
 ظاہرہ میٹھوں لگن چھپن، باطن کو لے ہوواں
 ایسے باطن بھٹی زلیخا، میں باطن نہ لائی
 چند ککوکی دے مونہہ آئی

(۸) آکھنیاں سی آکھ سُنائیاں، مچلا سُن دا تاہیں
 ہتھ مروڑاں تلیاں پھوڑاں، روواں ڈھائیں ڈھائیں
 لپے تھیں مڑ دینا آیا، ایہہ تیری بھلیائی
 چند ککوکی دے مونہہ آئی

(۹) اک اک لہر اجیہی آوے، نہیں دسٹیاں سو دسٹاں
 سچ آکھاں تاں سولی پھایا، ٹھوٹھ کہاں تاں دسٹاں
 ایسی نازک بات کیوں آکھاں، کہندیاں ہووے پرائی
 چند ککوکی دے مونہہ آئی

(۱۰) وحی وسیلہ پاکاں دا، تھی آپے ساڈے ہوو
 جاگدیاں سنگ ساڈے جاگو، سوواں نالے سوو
 جس نے تیں سنگ پریت لگائی، کیہڑے سکھ سوئی
 چند ککوکی دے مونہہ آئی

(۱۱) ایسیاں لیکاں لائیاں میٹوں، ہور کئی گھر گاکے
 اُپر واروں پاویں جھاتی، وٹیں پھریں ڈوالے
 لگن چھپن تے پھل جاوَن، ایہہ تیری وڈیائی

جند کلوکی دے موندہ آئی

(۱۲)

تیرا میرا نیاؤں نیڑے، زونوں قاضی آوے
کھول کتاباں کرے تسلی، وہاں اک بتاوے
بھرمیا قاضی میرے آتے، میں قاضی بھرمائی

جند کلوکی دے موندہ آئی

(۱۳)

پلٹھا شوہ ٹوں کیا جیہا، جن تو کیا میں کیتی
تیکڑاں جو میں ڈھونڈن لگی، میں بھی آپ نہ رہی
پایا ظاہر باطن تھوں، باہر اندر ڈھشائی

جند کلوکی دے موندہ آئی

مشکل الفاظ و معانی: جند: جان۔ کلوکی: چھانسنے والا۔ آک: پریت، پیارا۔ کھنسن: بدل۔ واویلا: فریاد و فغان۔ پولا: بکھری
آٹھواں اکلی فصل کا ذخیرہ۔ واس: خیر حال و احوال۔ کھلی: دیوانی۔ بان: پیار۔ دندال: بڑھی۔ سورس: آبار و جو۔

ترجمہ:

(۱) جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

آپ ہی تو "لحمک اللحمی" ہے۔ اور آپ ہی تو سب سے جدا ہے۔ تیری باتیں سن سن کر میری قتل جاتی رہی ہے۔
شریعت سے بے شریعت کر کے تو نے مجھے عجب دلدل میں پھنسا دیا ہے۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۲) تمہارے تو عشق کا ذرو بھی پیارا ہے۔ بھاری ہے۔ محبوب کو ذرا سہا دیکھنے کیلئے یہ زبان سر پر اٹھایا ہے۔ محنت تو کی ہے لیکن اس
کا عوض ملتا نہیں، لوگ اب کیا کریں؟

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۳) اے جان! اب چیخ و پکار کیا کریں جس کو وہ جلائے جلا دے۔ میری زندگی کے کلیان میں سکھوں کا ایک پتہ نہیں۔
جو ہونی تھی وہ ہو گئی۔ اے بھائی! اب کیا کر سکتے ہیں۔

جان سخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۴) نہ میرا محبوب صلح کو مانتا ہے اور نہ میری بات ہی سنتا ہے۔ میں دیوانی ہوں اور وہ بے پرواہ ہے اب وہ کیوں مجھ سے دلتا ہے۔
پروے میں جتھ کر اس نے (اپنی نگاہ نازکا) تیر چلایا اور میرا دل توڑی کر دیا۔

تمہارا گوشت میرا گوشت ہے۔

- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۵) سینے میں تیر ہے اور گئے میں برتھی ہے۔ یہ تکلیف میں برداشت کر رہی ہوں۔ سر اٹھا اٹھا کر زمین پر مارتی ہوں۔ رورو کر اپنے آپ کو ستھالتی ہوں۔ پہلے بھی نئی ساتھیوں نے محبت کی ہے۔ میں نے کوئی انوکھی محبت تو نہیں کی۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۶) جگ میں تمہارا نام روشن ہے۔ عاشق سے دور کیوں بھاگتے ہو۔ دل میں بستے ہو لیکن اپنا عیید بالکل نہیں دیتے ہو۔ درمیان میں پکڑ کر مجھے الٹا تم نے لٹکا دیا ہے۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۷) اے چھپ کر رہنے والے ذرا باہر آؤ تمہیں تجھے پکڑ لوں۔ ظاہر میں مجھ سے چھپنا ہے تو میں باطن میں تیرے پاس رہوں۔ اس باطن نے زلیخا کو لوٹا لیکن میری اس نے مراد پوری کر دی۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۸) میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا لیکن وہ بے پرواہ ہے سنتا ہی نہیں۔ میں روتی ہوں، چلاتی ہوں اور چیخ چیخ کر پکارتی ہوں۔ مجھے لینے کے دیئے بڑے ہیں۔ یہ کیسا تمہارا اچھا انصاف ہے؟
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۹) دل میں ایک بات رہ رہ کر آتی ہے جو میں بتاتی نہیں ہوں لیکن بتانا بھی چاہتی ہوں۔ کتنی کتنی ہوں تو سولی کا ذرہ ہے، جھوٹ کتنی ہوں تو پختی ہوں لیکن میں ایسی نازک بات کیوں کہوں جو من سے نکلتے ہی پرانی ہو جائے۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۱۰) اے محبوب! پاک لوگوں کی وحی اور وسیلہ سے ہی تم ہمارے ہوئے ہو۔ سوتے جاگتے تم ہمارے ساتھ ہوتے ہو۔ جس نے بھی تم سے پریت لگائی، وہ سکھ چین سب کچھ بھول گیا۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۱۱) مجھے بھی رسوا کیا اور کئی اور گھر بھی تباہ و برباد کئے۔ بظاہر تو میری طرف دیکھتا ہے لیکن ارد گرد بھی تیرا وحیان ہوتا ہے۔ اوٹھل ہونا اور چھپنا اور وعدوں ہی پر رکھنا یہی تیری بڑائی ہے۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۱۲) تیرا میرا فیصلہ کرنے کوئی باہر سے قاضی آئے۔ کتابیں کھول کر تسلی کرے اور دونوں کو ایک قرار دے۔ قاضی کو میرے اوپر اور مجھے قاضی پر اعتماد ہے۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔
- (۱۳) بلھے شاہ! محبوب کیسا ہے؟ اب تو کیا ہے؟ اور میں کیا ہوں؟ تجھے جو میں دھوند نے نکلی تو میرا جو دھبی باقی نہ رہا۔ ظاہر باطن تجھے ہی پایا ہے۔ باہر اندر تیری وجہ سے ہی روشن ہے۔
- جان تخت مصیبت میں پھنس چکی ہے۔

(۵۷) جو رنگ رنگیا گویا گویا رنگیا

- (۱) جو رنگ رنگیا گویا گویا رنگیا، مرشد والی لالی او یار
 دُر معانی دہی و سوم چنی ہے، نیناں توں گھنڈ اٹھالیں او یار
 زلف سیاہ وچ ہے بند بیضا، ادھ چکار دکھالیں او یار
- (۲) ٹخن قبکون آوازہ ہویا، وتی مہم دکھالی او یار
 احمد کولوں احمد ہویا، ہمسمل سیم نکالی او یار
- (۳) پاک محمد پیدا ہویا، چوداں طبق دا والی او یار
 اکنت ہر یکم نازل ہو یا قالوا بلی گل والی او یار
- (۴) نکل شی کی گھنڈ چنی ہے، اپنا آپ سنبھالیں او یار
 سورہ یسین، منزل والا، بدلہ کچھ دوا لیں او یار
- (۵) ضم بکم غمی ہوئی آں لائیاں دی رچ پالیں او یار
 مو توا قبل ان تموتوا موتی نوں پھیر ہوالیں او یار
- (۶) لا تتحزنك ذرہ لكھنڈ، دوزخ کیں نوں ڈالیں او یار
 لہن تنالوا البر کولوں شی دی رمر پچھائیں او یار
- (۷) اوکھا جیہڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر لکھالیں او یار
 ہر شے اندر توں آپے نہیں، آپے دیکھ دکھالیں او یار
- (۸) شب معراج نبی جی والا، اوپا وصل وصالیں او یار
 یا رب خلقت پیدا کیتی، دنیا خواب عیالی او یار
- (۹) بکھا شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ دکھالیں او یار

جو رنگ رنگیا گویا گویا رنگیا، مرشد والی لالی او یار

مشکل الفاظ و معانی: گویا گویا گویا۔ دُر معانی: معانی کے موتی۔ نیناں: آنکھیں۔ گھنڈ: نقاب۔ بیضا: چمکتا ہوا۔

ترجمہ

- (۱) جس رنگ میں مرشد کے رنگ نے مجھے رنگ دیا ہے وہ بڑا گہرا رنگ ہے۔
- محبوب کی نشانیوں کی وجہ سے یہ ہے۔ اے دوست آنکھوں سے پرہیز کر لینا۔ زلف سیاہ میں یہ بیضا ہے، وہ چمک نہیں دیکھاتا۔
- (۲) "کن فیکون" کا آواز بلند ہوا تو میم نے اپنا جلوہ دکھایا۔
- احد سے احمد ہوا پس ایک حرف کا ہی فرق نکلا۔
- (۳) پاک محمد ﷺ پیدا ہوئے جو تمام کائنات کے والی اور مالک ہیں۔ "الست بربکم" لکھا سوال کیا اور تمام روحوں نے "قالوا بلی" سے اقرار کر لیا۔
- (۴) کل شے کا کھیل رچایا ہوا ہے۔ اے دوست! تو اپنے آپ کو سنبھال کر رکھنا۔
- سورہ یسین، مزل کے سزاوار و اکرام کا کچھ تو بدلہ دیتا اے دوست!۔
- (۵) صم بکم عمتی ہوئی ہوں، ازلی اقرار کی لاج رکھنا۔
- "موتوان قبل ان تموتوا" سمرگئی ہوں تو اے دوست مرنے والی کو دوبارہ زندہ کر لینا
- (۶) "لا تتحرمک" یہ ڈر دیکھا دوزخ سزا کس کو دے گئے؟
- لی تالوا اش الہر سے اے دوست؟ "حتی" کی رمز پہچانتا۔
- (۷) عشق کا معاملہ بڑا مشکل ہے۔
- اے دوست! سنبھل کر داخل ہونا، ہر چیز میں تو خود ہی موجود ہے، خود ہی تو دیکھتا دکھاتا ہے۔
- (۸) نبی ﷺ کی شب معراج جیسا وصل کرنا اے دوست! رب تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی،
- اے دوست! دنیا تو پس خواب خیال ہی ہے۔
- (۹) اے بلھے شاہ! محبوب تیرے گھر آیا ہے میں نے اس کو ناچ ناچ کر خوش کرنا ہے۔
- جس رنگ میں مرشد کے رنگ نے مجھے رنگ دیا ہے وہ بڑا گہرا رنگ ہے۔

۱۔ کن فیکون ہو جانور فیکون بمعانی پس ہو جاتا ہے۔

۲۔ کیا میں تمہارا رب نہیں یہ سوال اللہ تعالیٰ نے مالک ارواح میں روحوں سے کیا۔

۳۔ روحوں نے کیا تو خدا رب ہے۔

۴۔ گوشت، سیرا، اعضا۔

۵۔ مزل سے پہلے ہی مر جانا۔

۶۔ نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے بغیر ایک چٹائی۔

۷۔ برکت و عزت کا آواز۔

(۵۸) چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

(۱) چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

چا س کے لوگ نہ سہدے فی

چا آکھے تان گل پیندے فی

پھر چے پاس نہ سہدے فی

چا مٹھا عاشق پیارے ٹوں

چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

چا شرع کرے بربادی اے

چا عاشق دے گھر شادی اے

چا کردا ٹوں آبادی اے

جیسی شرع طریقت بارے ٹوں

چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

چپ عاشق توں نہ ہوندی اے

جس آتی چا سو گندی اے

جس مابل سہاگ دی گندی اے

پھد دنیا کوڑ پمارے ٹوں

چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

تکھا شوہ چا بن بولے ہیں

چا شرع طریقت پھولے ہیں

گل چوتھے پد دی کھولے ہیں

جیسی شرع طریقت بارے ٹوں

چپ کر کے گریں گزارے ٹوں

مشکل الفاظ و معانی - سہنا برداشت کرنا۔ گل پینا لڑنے کو تیار ہونا۔ طریقت ہارنا۔ سالک و مرید۔ سوگند، خوشبو۔ گھڑنا: ہٹانا۔ مقام: جگہ۔

ترجمہ :

- (۱) اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔ لوگ سچ تو بالکل برداشت نہیں کرتے۔ سچ کہیں تو لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر سچ آدمی کے پاس بھی نہیں بیٹھتے لیکن سچ تو عاشق کو اچھا لگتا ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔
- (۲) سچ شرع کی باتیں لوگوں کو مشکل معلوم ہوتی ہیں مگر ایک عاشق کے گھر میں سچ خوشیاں لاتا ہے۔
سچ ایک نئی دنیا آباد کرتا ہے جیسا کہ سالک کے لئے شرع انتہائی اہم ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔
- (۳) عاشق سے چپ نہیں رہا جاسا اس کے لئے سچ خوشبو کی حشیت رکھتا ہے اور سچی ہونی سہاگ کی مائل ہے۔
تو دنیا کے جموعے کو صورتوں کو چھوڑ دے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔
- (۴) مجھے شاہ و محبوب نے سچ کہا ہے۔ سچ شرع اور طریقت کے رازوں کو فاش کر دیتا ہے۔ چوتھے (اور آخری) مقام کی بات بتاتی ہے کہ سالک کے لئے شرع انتہائی اہم ہے۔
اے دوست! تم خاموشی سے ہی زندگی گزار لینا۔

(۵۹) چلو دیکھئے!

- (۱) چلو دیکھئے اس مستانے نوں جیہدی ترنجیاں دے دیق پنی اے لاج
اوہ تے نے وحدت دیق رنگدا اے نہیں پہندا ذات دے کہیہ جو تو
- (۲) جیہدا شور پھیرے پندا اے اوہ کول ترے نت رہندا اے
نالے سخن اقرب کہندا اے نالے آکھے و فی تقصد
- (۳) جیہدہ ٹھوٹھہ تحریم دی ہستی نوں کر عشق دی قائم مستی نوں

گئے پہنچ گئے دی ہستی توں جو ہوئے بکرم علمی صم
(۴) نہ تیرا اے نہ میرا اے جگ فانی جھڑا جھیرا اے
بنائے مرشد رہبر کیہوا اے پڑھ فاؤ کرونی اوکر گم
(۵) بکھا ایہہ بات اشارے دی جہاں لگ گئی تانکھ سٹارے۔ دی
دس پندی گھر ونجارے دی ہے یلہ اللہ فوق ایدیتیم

مشکل الفاظ ومعانی: مستن: مستغرق۔ ترنجن: محفل، مجلس، جگہوں کی دو مجلس جہاں وہ مل کر چہہ کا قی ہیں۔ وحم: اچھا چار۔
شہرت، مشہوری۔ مے: شراب۔ پھیرے: چاروں طرف۔ نت: ہمیشہ۔ تانکھ: آرزو، خواہش، تمنا۔

ترجمہ:

- (۱) آؤ! اس ستارے کا دیدار کریں جس کی محفلوں میں اک دھوم مچی ہوئی ہے۔
وہ تو وحدت کی مے کے رنگ میں رنگا ہے اور ذات پات کی تمیز نہیں کرتا۔
- (۲) چاروں طرف جس کے چہے ہیں وہ تو تیرے پاس ہی رہتا ہے۔ وونحن اقرب: ابھی کہتا ہے اور ساتھ وہی انفسکم
اس کی بات بھی کرتا ہے۔
- (۳) اس جھوٹی بھرم کی ہستی کو چھوڑ دے، عشق کی مستی کو قائم رکھ۔ انہوں نے دوست کی ہستی کو پالیا جو دنیا میں گونگے، بہرے اور
اندھے ہو گئے۔
- (۴) (یہ جہان) نہ تیرا ہے اور نہ میرا ہے یہ جھگڑوں جھیروں اور بحث و ٹکڑا کا گھر ہے مرشد کے بغیر راہنمائی کرنے والا کون ہے؟
وہ فاؤ کرونی اوکر گم تو پڑھو۔
- (۵) بکھا شاہ! یہ بات بڑی رزمی ہے۔ جن کو (محبوب کے) جلوے کی اس لگ گئی ہوتی ہے، ان کو ان کی مراد کا سامان مل ہی جاتا
ہے۔ ”اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں پر ہے“

☆☆☆

قرآن پاک کی آیت جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے کی طرف سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔

مجھے اپنی روئے اور ذات میں دیکھو

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

(۶۰) حجاب کریں درویشی کوٹوں

(۱) حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

گل اٹھی میرا میرے، ہلکے رُپ و ناموس گا

اس لالچ نفسانی کوٹوں، اڑک مومن مٹاویں گا

آن نئی جد ہر پہ بھاری، آگوں کیسہ چلاویں گا

(۲) حق پڑایا جا تو نکلیں، کٹا کٹا بھار اٹھاویں گا

وہ لالچ کے دھوکے جوئے، چنے دم ہراویں گا

(۳) نہیں کرنی دیکھی بھرنی، پریم نگر ورتا رہے

کیسہ بچا جو کیس ہے، نہیں بچا کیسہ کھاویں گا

(۴) کرو کمائی میرے بھائی، ایسے وقت کماؤں گا

انجیری کھینچ لیکن کیاں نرواں، جھاڑ دکھن اٹھاویں گا

(۵) کھاویں ماس پہاویں جیسے، اٹک پشاک لگائی اس

پلدا ہیں توں غم دا بکرا، اپنا آپ کہاویں گا

(۶) پل واداسا وٹسن اٹھے، رہن توں قسے ڈیرا ہے

اوتھے ہتھ نہ لگا کچھ وٹی، استخوان اتی سے جاویں گا

(۷) پردہ سچیت محبت اوتے دا، توں بے مہربانیاں فعل ان

حرف عشق دا آتو نکلتے، کاو کو اٹھ لہاویں گا

(۸) لہاں، بابا، بیٹی، بیٹا، کچھ ویکھاں کیوں روکے تی

ایسے جو اوتے توں نہیں لہا، ہر کے آپ لہاویں گا

(۹) اٹکیاں، اٹوں جاتا ہے تے کوئی سگ نہ جاوے گا

شہروں باہر جنگل وٹا، اوتھے ڈیرا پاویں گا

(۱۰) کراں نصیحت وڈی ہے کوئی سن کر دل سے اوتے گا

گھٹ رکوڑا منگن کے پیارے، کیسہ کیسہ مل چلاؤں گا

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

پھیرے آکر بدہ میس، راکھی تحیت لہاؤں گا

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

اتھے روزگ کٹ توں ہلے، اگے لہن بہارا ہے

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

یوں ستاراں پندے تیں، من دان بازی بارن دا

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

نیزنی گچڑی آکر چلیں، کتنی بچ اڑائی اس

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

سے لے تھے گھروں کھلیں، ایسے عاتیا ہے

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

پڑا پڑا قسے مغز کھاویں، کیوں کھنکھن وٹا کھنکھن

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

رنگ، کچھان، بھیناں، بھائی، وارث آن کھلوندے تی

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

خوش قلیلہ روٹا پڑا، راموں بنی مہر آوے گا

حجاب کریں درویشی کوٹوں، کد تک حکم چلاؤں گا

سمے تان روز حشر توں اٹھن، عاشق نہ مر جاوے گا

سے ٹوں میں مران توں آگے، مرنے حامل پاویں گا
 (۱) سارا شرح جاں بگڑیں گاتیں اوٹ محمدی ہووے گی
 سن ستیاں تینوں کون جنگے، چاگدیاں پیچتاویں گا
 (۲) بے توں ساڈے آکھے لکین، تینوں تحت بہاویں گے
 ڈہدی ہو کے زہد کملویں، نئے عیا گل لاویں گا
 (۳) آدھویں عمر گولائی آ اوگت عقبیت چار زحمانی اے
 آتے وی سن بے تانہ ہووے، تاں آٹھ لکھ لویں گا
 (۴) بکھا شہوے چکے این جاں، گل کیا چر لایا ہے
 واپدیاں خطا متکل گلیو ای، رو روحان ونبھاویں گا

حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا
 گھنڈی ہے پر کردی ناہیں، ایہو خلقت رووے گی
 حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا
 جس نوں سارا عالم ڈھونڈے، تینوں آن ملاواں گے
 حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا
 لاچ کر کردیا آتے، ملکہ سفید آتی اے
 حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا
 جگہ دھکے کیہ کرنے، جاں وطنوں دفتر آیا ہے
 حجاب کریں درویشی کولوں، کد تک حکم چلاویں گا

منکل الفاظ و معانی: حجاب: پردہ، شرم۔ کد تک: کب تک۔ اتنی: اتنی۔ فقیری: یتیم، کفیل کے لئے پیرا۔ سر پا: سر اور پاؤں۔
 رشتہ: رشتہ۔ بھلنے: بھل۔ اوڑک: آخر۔ مون مناوتا: غمروم ہوتا۔ گھاٹ: ندی کا کنارہ۔ چاڈے: سرکاری جرنیل۔ جاتا نہیں: جاتا نہیں۔
 درویش: درویش۔ لاکی: سرسبز و شاداب، سیاحی مگل سرخ رنگ، دام، دوا۔ دربار: لین دین۔ گل: بہار، عیش و عشرت۔ کبیر: زعفران۔ یوں
 جہاں: کامیابی، خوشی۔ کھینڈ: کھیل، بازی۔ نرداں: نرد کی جمع، جو کھیلنے کی گولیاں۔ ماس: گوشت۔ بیڑے: پان کی
 لکیریاں۔ پوشاک: لباس۔ واسا: بسا۔ گھلیں: بھیجیں۔ بے موجب: بے سبب۔ گھٹن: دلدل۔ کچکاں: تانیاں اور کنواری لڑکیاں
 اٹ: آبرو، پشت پناہی۔ پیلا: محبوب۔ اوگت: بے قاعدہ، بے کار۔ عقبیت: عاقبت، آخرت۔ اشنا: آشنا، جانتے والا۔ شہوہ: محبوب۔ جگہ
 کئے ہوئے، اندیشہ۔ واپدیاں: پڑھتے ہی۔

ترجمہ:

درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 کل کو تو کشتی پہن کر ننگے سر اور ننگے پاؤں کا روپ بنائے گا۔
 اس انسانی لاچ سے تو آخر دھوکا کھائے گا۔ گھاٹ پر پیادے لہجہ ادا کریں گے تو پھر تو کیا کر پائے گا۔ سر پر مصیبت آن پڑی تو
 پھر تو کیا بات بنائے گا؟

درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 تو نے کسی کے حق کو سمجھا نہیں اور تو دوسروں کے حقوق کی پامالی کرتا رہا ہے، تجھے یہ سارا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔ یہاں تو نے پھر بدلہ
 چکانے نہیں آنا، تجھ کو ہر اچھا اکیٹ لٹانا ہوگا۔

- دنیا کے جوئے میں تو داؤ لگا کر جیتی ہوئی بازی ہارے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۳) جیسی کرنی ویسی بھرتی، یہ پریم نگر کی ریت ہے۔ پیارے یہاں کی سختی تو تحصیل لے آگے موج بہاریں ہی ہوں گی۔
 زعفران کے ٹکڑے کو کاشت کر تو زعفران ہی پیدا ہو گا، بس سے تو کیا پائے گا؟
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۴) میرے بھائی کمائی کر لے، یہی وقت کمائے گا ہے۔
 تیرے بازی ہارنے کا وقت نہیں ہے کھیل شتم ہو گا تو نزدیں چسپ جائیں گی اور تجھے دکا نداری جھاڑ پونچھ کر اٹھانی پڑے گی۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۵) تو اچھے اچھے کھانے کھاتا ہے پان چباتا ہے اور نت نیا لباس پہنتا ہے۔ نیرھی نکلا دوسرے رکھ کر بڑے فخر سے چلتا ہے اور پاؤں میں خوبصورت جوتی بھی پہن رکھی ہے۔ تو پیدا ہوتے ہی ایک بکرا تھا اور آخر کار تجھے چھری کے نیچے آنا ہو گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۶) یہاں پل دو پل کا میرا ہے، میٹر رہنے کا مقام آگے ہے۔ تجھے لے لے کر اپنے گھر تک بھیج دیں وقت تیرے لئے ہے۔ وہاں کچھ حاصل نہ ہو گا، یہیں سے تجھے لے جانا ہو گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۷) اسی کی محبت کا درس لے، بے سبب کیوں ڈرتا ہے؟ پڑھ پڑھ کر قہر تم اپنا مغر کھپاتے ہو، کیوں الجھن میں پھنستے ہو؟
 عشق کا ایک ہی نکتہ ہے، اس سے سوا تو کیا پڑھ پائے گا؟
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۸) ماں باپ، بیٹی بیٹا کیوں روتے ہیں، کنواری، بیٹائی، بیٹیاں سب آن کے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ جو کچھ لوٹتے ہیں تو وہ نہیں لوٹا تو تو سر کران سے آپ لٹوائے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
 (۹) تجھے تن تہا جانا ہے، کوئی ساتھ نہ جائے گا، خویش اور قلیل روتے دھوتے راستے سے ہی لوٹ آئیں گے، شہر سے باہر تو جنگل میں بسیرا کرے گا، وہیں تجھے ٹھہرنا ہو گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

۱۔ نیک اعمال کا تجھے اچھا بھلا ہی ملے گا۔

۲۔ اس دنیا میں نیک اعمال کر لے ورنہ اچھے جہاں میں موقع نہیں ملے گا۔

۳۔ جانے دار کے وارث بننا ٹھیک ہوتا ہے۔

- (۱۶) میں ایک بڑی اچھی فصاحت کرتا ہوں اگر سن کر اس پر کوئی عمل پیرا ہو۔ مرنے والے تو روزِ حشر اٹھ بیٹھیں گے لیکن عاشق کو موت ہی نہ آئے گی۔ اگر تو مرنے سے پہلے ہی مرتا ہے تو پھر تیرے مرنے کی قیمت ہوگی۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا۔
- (۱۷) شرع کا راستہ پکڑے گا تو نبی ﷺ کی پشت پناہی حاصل ہوگی۔ دنیا کہنے کو تو بہت کچھ کہتی ہے لیکن عملاً کچھ بھی نہیں کر کے دکھاتی۔ اسی طرح کے لوگ بعد میں روئیں گے۔ نیند سے جچے کون دگائے تو جاگ کر بچھٹائے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
- (۱۸) اگر تو ہمارا کہنا مانے گا تو ہم تجھے تخت پر بٹھا دیں گے۔ جس کو سارا عالم ڈھونڈتا ہے ہم وہ تمہیں ملا دیں گے۔
 زہد و تقویٰ اختیار کرے گا تو محبوب تجھے گلے سے لگائے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
- (۱۹) تو نے یونہی ساری عمر گنوائی اور مقبلی کو برپا دیکھا ہے۔ دنیا کے لالچ میں بوڑھے ہو گئے اور سر پر بوجھ لیا ہے۔ اب بھی ہوش میں آکر تائب ہو تو ایندوں میں کہاوائے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے۔ کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟
- (۲۰) لکھے شاہ! اگر محبوب کے ہاں جانا ہے تو پھر چل، یہ دیر کیوں ہے؟
 چلے میں یہ دوسرے اور اندیشے کیوں ہیں جبکہ وطن سے سدرہ (چھٹی) آچکا ہے۔
 جلاوے کا پڑھ کر تیرے ہوش اڑیں گے اور تو رو رو کر حالِ خراب کرے گا۔
 درویشی سے تو کتراتا ہے کب تک یہاں تیرا حکم چلے گا؟

(۶۱) خاک کی خاک سوں رل جانا

(۱) خاک کی خاک سوں رل جانا، گنجہ نہیں زور دھگانا

گئے سو گئے پھر نہیں آئے، میرے جانی میت پیارے

میں باجھوں پل رہندے تاجیں، مہن کیوں آساں و سارے

دع قبراء دے خبر نہ کائی، مارو کیہا تھلانا

خاک کی خاک سوں رل جانا، گنجہ نہیں زور دھگانا

چت پیار نہ جائے سنا تھوڑا، اٹھے سادہ نہ زہندے

اسیں مویاں دے لے پار ہار، شیو ندیاں دیو بوندے

آج کہ بھلکے ثرل دا سناٹوں، ہو سی بڑا گھپانا
 خاکی خاک سوں رل جانا، گچھ نہیں زور دھگانا
 اوتھے مگر پیادے لگے، تال اکیں ایتھے آنے (۳)

ایتھے سناٹوں رہن نہ ملدا، ایتھے رکت دل دھالے
 جو کچھ اگلیاں دے سر پیتی، آساں بھی اوہو پٹکانا
 خاکی خاک سوں رل جانا، گچھ نہیں زور دھگانا
 تکیا ایتھے رہن نہ ملدا، روندے پلدے چلے (۴)

اٹو تام اوسے دا خرچی، پیسہ ہور نہ پکے
 میں سہنا، سبھ جگ بھی سہنا، ہور سہنا لوگ بیانہ
 خاکی خاک سوں رل جانا، گچھ نہیں زور دھگانا

مشکل الفاظ و معانی سوں سنگ، ساتھ۔ زور دھگانا: زبردستی۔ میت: موت، محبوب۔ باجھوں: بھڑ۔ چٹ: خیال، توند: آنکھیں
 ساہ: شدت غم میں مسکتے مسکتے آنے والے سانس۔ پیادے: سرکاری ہرکارے۔ رکت دل: کس طرف۔ خریچی: سفر خرچ۔ پینا: خواب۔
 بیانہ: ناپ کا، آبائی۔

ترجمہ:

- (۱) اے انسان! خاک لٹھل میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلنا۔
 جو گئے وہ پلٹ کرتے آئے۔ اپنے میت اور اپنے پیارے وہ میرے بغیر ایک ٹل بھی نہ رہتے تھے۔ اب انہوں نے مجھے کیوں فراموش کر دیا ہے؟ جانے قبروں میں کیا حال ہے، یہ بہت تکلیف دہ ہے۔
- (۲) اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلنا۔
 ہم سے دل کی لگی نہیں جاتی۔ ہم آہیں بھرتے رہتے ہیں، ہم مرتے والوں سے بھی گئے گزرے ہیں اگرچہ ہم زندوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ آج یا کل ہمارے لئے بھی کوچ کا پیغام آتا ہے اور بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا۔
- (۳) اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلنا۔
 وہاں ہمارے پیچھے باز پرس کرنے والے لگے تھے، ہم دنیا میں بھی رہ نہ سکیں تو اب کدھر جائیں۔ جو کچھ ہم سے پہلے آنے والوں پر پڑی تھی ہم نے بھی وہی پالی ہے۔

اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلنا۔

(۴) تجھے شاہ! یہاں ہمیں رہنا نہیں ملتا۔ ہم روتے پڑتے یہاں سے جا رہے ہیں۔ اس کا نام ہی ہماری راس ہے اور کچھ ہمارے لیے نہیں ہے۔

میں خواب ہوں اور یہ جہان بھی خواب ہے۔ ماں باپ کا گھر بھی ایک خواب ہے۔
اے انسان! خاک میں مل جانا ہے اس پر کوئی بس نہیں چلتا۔

(۶۲) دل لوچے ماہی یارِ تُوں

(۱) دل لوچے ماہی یارِ تُوں

اک ہنس گلاں کردیاں اک روندیاں دھوندیاں سز دیاں

کہو بھلتی بستی بہارِ تُوں دل لوچے ماہی یارِ تُوں

(۲) میں نہاتی دھوتی رہ گئی اک گندھ ماہی دل بیہ گئی

بھاہ لائے ہار سنگارِ تُوں دل لوچے ماہی یارِ تُوں

(۳) میں کھلی کیتی دوتیاں دکھ گھیر چو فیروں لیتی آں

گھر آ ماہی دیدارِ تُوں دل لوچے ماہی یارِ تُوں

(۴) بٹھا غوہ میرے گھر آیا میں گھٹ رانجمن گلن لایا

دکھ گئے سمندر پارِ تُوں دل لوچے ماہی یارِ تُوں

مشکل الفاظ و معانی: دل لوچے: مچلے۔ ماہی: محبوب۔ گندھ: گرو۔ بھاہ: آگ۔ دوتی: دشمن، منافق۔ چو فیروں: چاروں طرف سے شہ: محبوب۔ رانجمن: ہیر کا عاشق، محبوب۔

ترجمہ:

(۱) دل پیارے یار کو بھلتا ہے، کچھ ہنس کر باتیں کرتی ہیں اور کچھ رورواہیں بھرتی ہیں۔ بستی و بہار سے یہ کہنا کہ میرا دل پیارے یار کو بھلتا ہے۔

(۲) میں تو نہاتی گئے دھوتی رہ گئی شامد محبوب کے دل میں کوئی بات بیٹھ گئی ہے۔

میں ہار سٹا کر کو آگ لگاتی ہوں۔

میرادل پیارے یار کو چلتا ہے۔

(۲) دشمنوں نے مجھے پاگل کر دیا ہے اور اب میں چاروں طرف سے دکھوں میں گھری ہوئی ہوں۔

اے محبوب! دیدار کرانے کے لئے میرے گھر آ جا۔

میرادل پیارے یار کو چلتا ہے۔

(۳) تجھے شاہ! محبوب میرے گھر آیا ہے۔ میں نے محبوب کو گلے لگایا ہے۔ دکھ و رعب دور ہو گئے ہیں۔

میرادل پیارے یار کو چلتا ہے۔

(۶۳) ڈھولا آدمی بن آیا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۱) آپے آہو آپے چیتا آپے مازن دھایا

آپے صاحب آپے بردا آپے مثل دکایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۲) کدی ہاتھی تے اسوار ہویا کدی ٹھوٹھا ڈانگ بھویا

کدی راول جوگی بھوگی ہو کے ساگی ساگ بنایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۳) بازی گر کہیہ بازی کھیڈی مینوں پتلی وانگ فچایا

میں اُس پر تلے پنچاں ہاں جس گت یار لکھایا

ڈھولا آدمی بن آیا

(۴) ہانبل قاتل آدم جائے آدم کس دا جایا

بکھا اوہناں توں آگے آہا دادا گود کجھڑایا

ڈھولا آدمی بن آیا

مشکل الفاظ و معانی: ڈھولا: محبوب۔ آہو: بہن۔ مارن دھانا: مارنے کے لئے حملہ کرنا۔ بردا: نوکر۔ ٹھوٹھا: پتلی کا پیالہ۔

ڈانگ: لالچی، عصاب۔ راول: جوگی، قال بتا، لالہ، انصیر۔ بھوگی: جوگی کا اہل۔ ساگی: بہرہ ویا۔ پڑتاں: سر تال۔ گت: طریقہ۔

ترجمہ :

- (۱) محبوب انسانی روپ بنا کر آگیا ہے، وہ خود ہی ہرن (شکار) ہے اور خود ہی چیتا (شکاری) ہے اور خود ہی ان کو مارنے والا ہے وہ خود ہی آقا ہے اور خود ہی غلام ہے اور خود ہی اپنے آپ کو بیچتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آگیا ہے۔
- (۲) کبھی وہ ہاتھی پر سواری کرتا ہے اور کبھی ٹھوٹھا (بیالہ) اور عصا لئے گھومتا ہے۔ کبھی وہ راول (فال نگاہ لئے والا) کبھی جوگی اور کبھی حڑے میں زندگی گزارنے والا بن کر بہروپ کی طرح منت نیا روپ بنا کر پھرتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آگیا ہے۔
- (۳) بازی کرنے یہ کیرا کرتب دکھایا ہے کہ مجھے پتلی کی طرح نچا دیا ہے۔ میں اسی سرتال (مرشد کا طریقہ) پر ناچتا ہوں جس لے میں وہ مجھے نچاتا ہے۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آگیا ہے۔
- (۴) ہاتل اور قاتل تو آدم کے بیٹے تھے لیکن آدم کس سے پیدا ہوئے؟ بکھے شاہ وہ تو بہت پہلے آچکا تھا اور اس نے اپنے دادا (آدم) کو گود میں کھلایا تھا۔ محبوب انسانی روپ بنا کر آگیا ہے۔

(۶۴) ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی

(۱) ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے

تکے ٹول ول پے پے جانے کون لوہار سداوے
تکے دے دل کندھ لوہارا، تندمی ٹٹ ٹٹ جاوے
گھڑی گھڑی ایہہ جھولے کھاندا، جھلی بکت بدھ لاہوے
تیا نہیں جو بیڑی بچاں، بانو ہتھ نہ آوے
مچڑیاں اتے چوڑتا ہیں، مائل پئی بڑااوے

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے

دن چڑھیا کد گذرے، مٹیوں، پیارا مکھ دکھلاوے
چت دل یار اتے دل اکھیں، دل میرا نیلے دھاوے
جمن، کتن، سدن سیاں، بدہوں ڈھول و جاوے
عرض ایہو مٹیوں آن ملے ہن، کوئی وسیلہ چاوے
سے مناں دا کت لیا بکھا، مٹیوں شوہ گل لاوے
دن چڑھیا کد گذرے، مٹیوں، پیارا مکھ دکھلاوے

مشکل الفاظ و معانی: بھلک گئی: بٹنے لگی۔ دل: تل، ٹیخ، چاپلن۔ ہندی: سوت کی تار۔ کت: کس قدر، کتنی۔ بدھ: بہنی۔ خراب: مائل: چرنے کی مالا، ڈوری۔ پیلہ: جنگل۔ دھاوا: دوڑنا، بھاگنا۔ چاوسے: بٹائے، وضع کرے۔ شوہ: محبوب۔ مرشد۔

ترجمہ۔

(۱) چرنے کی مچھی ڈھیلی ہو گئی ہے اور مجھ سے اب کاٹا نہیں جاتا۔

ٹٹکے کو بہت سے تل پڑ گئے ہیں، کون ہے جو لوہار کو بلا لائے۔

اے لوہار! ٹٹکے کے تل نکال، ہندی بار بار ٹوٹ رہی ہے۔ تل پل یہ جھوٹا ہے اور کتنی خراب چھلی بناتا ہے۔ اس کا نیا اور بڑھ چکا ہے۔ اور نہ باتو ہی درست کام کرتا ہے۔ اس کی چمڑیوں میں چھٹائی نہیں اور اس کی مائل ڈھیلی ہو رہی ہے۔

چرنے کی مچھی ڈھیلی ہو گئی ہے اور مجھ سے اب کاٹا نہیں جاتا۔

(۲) دن کافی چڑھ چکا ہے، میں اپنے محبوب کو کب دیکھوں گی؟ اسی طرف میری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ میرا دل جنگل کی طرف بھاگتا ہے۔

میری سہیلیاں مجھے کاسنے کی مجلس میں بلاتی ہیں لیکن اس محبوب کی جدائی نے میرے اندر طوفان چا کر رکھا ہے۔

میری یہی عرض ہے کہ وہ (محبوب) اب مجھے آملے چاہے کوئی بھی بہانہ بنا لے۔

اے تیسے شاہ! میں نے کئی کسمو من کاٹ لیا ہے، اب تو محبوب کو مجھے گلے لگانا چاہیے۔

دن کافی چڑھ چکا ہے، یہ نہیں یہ دن کب گزرے گا اور میں اپنے محبوب کو کب دیکھوں؟

(۶۵) راجنھا جو گیر ابن آیا

(۱) راجنھا جو گیر ابن آیا

دواہ ساگلی ساگ ساگ رچایا

ایس جوگی دے نین کٹورے

بازاں دانگوں لیندے ڈورے

سکھ پٹھیاں ڈکھ جاوون بھورے

لہنہاں اکھیاں لعل لکھایا

۱۔ یہ ہندی کب شہم ہو میں اپنے محبوب سے کب ملوں۔

۲۔ عیادت وصال کے لئے بلاتی ہیں۔

۳۔ میرے کافی محبت و شفقت کر لی۔

زبانھا جو گیزا بن آیا
واہ ساگی سانگ رچایا

(۲) ایس جوگی دی ایہہ نشانی

کن وچ مندریں گل وچ گانی

صورت اُس دی یوسف ثانی

اُس انصوں احمد بنایا

زبانھا جو گیزا بن آیا
واہ ساگی سانگ رچایا

(۳) زانھا جوگی تے میں جو گیانی

اُس دی خاطر بھر ساں پانی

آئیں بچیلی عمر وہانی

اُس میوں بن بھرمایا

زبانھا جو گیزا بن آیا
واہ ساگی سانگ رچایا

(۳) بکھا شوہ دی ایہہ گت پائے

پیت پرانی شور بچائے

ایہہ گل کیوں چپے چپائے

نی تحت ہزار یوں دھایا

زبانھا جو گیزا بن آیا
واہ ساگی سانگ رچایا

مشکل الفاظ و معانی: جو گیزا: جوگی۔ ساگی: بھروہیا۔ سانگ: بھروپ۔ رچایا: بنایا۔ بن: کٹورے: پیالہ نما آنکھیں یعنی مست
خواہ صورت آنکھیں: وانگوں: کی طرح۔ لیدے: شکار کرتے۔ ڈورے: آنکھوں کے ڈورے۔ چھورے: اندیشے۔ وہانی: گزرائی۔
بھرمایا: بھایا۔ شوہ: محبوب۔ گت: حالت۔

ترجمہ:

- (۱) رانجھا جوگی بن کر آگیا ہے۔ اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟ اس جوگی (محبوب) کی آنکھیں پیالہ نما (بڑی خوبصورت) ہیں اور آنکھوں کے ڈورے بازوں کی طرح شکار کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ دیکھنے سے سب دکھ اور اندیشے غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ آنکھیں اپنے لعل (ہیرے) کی تلاش میں ہیں۔
رانجھا جوگی بن کر آگیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟
- (۲) اس جوگی کی یہی نشانی ہے کہ اس کے کانوں میں مندریں (بالیاں) ہیں اور اس کے گلے میں گانی (مالا) ہے صورت میں یوسف (یوسف) کی طرح خوبصورت ہے۔ اس نے الف لے ہی جیسے احمد علیؑ بنایا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آگیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟
- (۳) رانجھا جوگی اور میں اس کی جوگن ہوں میں اس کی نوکروں کی طرح خدمت کروں۔ میری پچھلی عمر تو بے کاری گزر گئی ہے۔ اب اس نے آکر میرا دل بھایا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آگیا ہے۔ اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟
- (۴) تجھے شاہ محبوب کی اسی کیفیت کو پایا ہے تو پرانی محبت پھر سے جوش میں آگئی ہے۔ یہ بات اب ایک راز کب رہ سکتی ہے کہ وہ تخت ہزارے لگے آیا ہے۔
رانجھا جوگی بن کر آگیا ہے اس نے یہ کیسا روپ بنایا ہے؟

(۶۶) رانجھا رانجھا کر دی نی

رانجھا رانجھا کر دی نی میں آپے رانجھا ہوئی سندوئی مٹیوں و حیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی
رانجھا میں وچ، میں رانجھے وچ ہور خیال نہ کوئی
میں تمہیں اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دلجوئی
جو کوئی ساڈے اندر وے، ذات آساڈی سوای
بتھ کھوٹی میرے آگے منگو، موڈھے بھورا لوئی
بکھا ہیر سلیٹی دیکھو، کتھے جا کھلوئی
جس وے نال میں نیونہ لگایا، اوہو جیہی ہوئی

۱۔ الف "امد" کے نام کا پہلا حرف ہے اور "احمد" کے نام کا بھی پہلا حرف ہے۔ مراد یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے نور سے ہی احمد علیؑ کو بنایا ہے اور آپ کی ذات و اصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کی جی ہے۔

۲۔ تخت ہزارے سے یعنی عرش معلیٰ سے ہماری طرف طاری رانجھائی کیلئے آیا ہے۔

تخت ہزارے لے چل بکھیا سیالیں ملے نہ ڈھونڈی

مشکل الفاظ و معانی ہندو۔ کوہ۔ اور۔ لوٹی۔ قتل و تشییع۔ سنا۔ بسنا۔ ساڑی۔ ہماری۔ کھونڈی۔ انھی۔ منگو۔ گائے بھینسوں

کا ریوڑ۔ موڈھا۔ کندھا۔ بھورا لوٹی۔ کھیل جس کو رویش لوگ اوڑھتے ہیں۔ سلیٹی۔ سیال قوم کی عورت۔ نیوڑ۔ محبت، عشق۔

احیائی۔ سہارا۔

توجہ۔

(۱) رانجھا کا نام لیتے لیتے میں آپ ہی رانجھا بن گئی ہوں۔

اب مجھ کو سب دھیدو رانجھا کہیں، اور کوئی مجھے ہیر کے نام سے نہ پکارے۔

رانجھا مجھ میں ہے اور میں رانجھے میں ہوں۔ دوسرا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔

میں نہیں ہوں بلکہ وہ ہے وہ اپنی آپ ہی دل جوئی کرتا ہے۔

جو کوئی ہماری دل میں رہتا ہے وہی ہماری ذات ہے۔ کھونڈی ہے اور میرے آگے بھینسوں کا ریوڑ ہے، کندھے پر لوٹی ہے۔

بلھے شاہ! دیکھو پیر کہاں جا پہنچی ہے۔

جس کے ساتھ میں نے عشق کیا، میں اس جیسی ہی ہو گئی ہوں۔

اے بلھے شاہ! مجھے تخت ہزارے لے چلو۔ سیالوں کے میں سیراٹھکا نہ نہیں ہے۔

(۶۷) روزے، حج، نماز فی مائے

(۱) روزے، حج، نماز فی مائے منیوں پیا نے آن ٹھلائے

جاں پیا دیاں خیراں پتیاں

منطق نگو سکے ٹھل مکیاں

اُس اتہد تار بجائے

روزے، حج، نماز فی مائے منیوں پیا نے آن ٹھلائے

جاں پیا میرے گھر آیا

ٹھلی منیوں شرح وقایہ

دھیدو رانجھا کا نام ہے۔ اس کے قہیلے کے لوگ اس کا اس نام سے پکارتے تھے۔

رانجھے کا وطن مراد شری منلی۔

ہیر کا وطن اور اس کی قوم ہیرا اور پیرا لوگ۔

ہر منظر ہر اوج اویا رسدا
اندرا باہر جگلوہ جدا
لوکاں خبر نہ کائے

روزے، حج، نماز، نی مائے میٹوں پیا نے آن کھلائے

مشکل الفاظ و معانی: اے ماں! لیا: محبوب، پیارا بچاں: جب۔ منطلق: علم الکلام۔ نحو: لفظوں کے میل جوڑ پر بحث۔

ترجمہ:

(۱) اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔ جب سے محبوب کی خبریں ملی ہیں منطلق: نحو میں بھول گئی ہوں۔ اس نے انوکھا فقرہ سنایا ہے۔

اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔
(۲) جب سے محبوب میرے گھر آیا ہے۔ مجھے شرح تہ و قایہ بھول گئی ہے۔ ظاہر میں وہی نظر آتا ہے۔ اندر اور باہر اسی کا جلوہ ہے۔
(عام) لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔

اے ماں! روزے، حج، نماز سب کچھ محبوب نے آکر مجھے بھلا دیے ہیں۔

(۶۸) رَہ رَہ وے عیشقا ماریا ای

رَہ رَہ وے عیشقا ماریا ای

گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۱) آدم کتلوں منع کرایا آپے گمر شیطان ڈوڑایا

گڈھ ہیشٹوں زمیں زلایا کینڈ پَسار پَساریا ای

رَہ رَہ وے عیشقا ماریا ای

گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۲) عینی توں جن باپ جمایا ٹوٹے پر طوقاں منگایا
نال پیو دے پتر لڑایا ذوب اوہناں توں ماریا ای

رہ رہ دے عیشقا ماریا ای

گہہ رکس توں پار اُتاریا ای

(۳) موئی توں کوہ طور چوہا پو! اسمعیل توں ذبح گرا پو

بانس بچھی توں نگلایو کہیہ اوہناں توں رتبے چاہڑھیا ای

رہ رہ دے عیشقا ماریا ای

گہہ رکس توں پار اُتاریا ای

(۴) خواب زلیخا توں دکھلایو یوسف کھوہ دیوچ پو پو

بھائیوں توں آکرام دوالو تان مراثی چاہڑھیا ای

رہ رہ دے عیشقا ماریا ای

گہہ رکس توں پار اُتاریا ای

(۵) بخشیر سلیمان توں ٹھکایو ابراہیم چتا وچ پایو

سند دے تن کیڑے پایو حسن زہر دے ماریا ای

رہ رہ دے عیشقا ماریا ای

گہہ رکس توں پار اُتاریا ای

(۶) مضور توں چا سولی دتا رامب دا کڈھوایا پتا

گیا سیر کلوتر دتا پتر اوہناں گم کہیہ ساریا ای

رہ رہ دے عیشقا ماریا ای

گہہ رکس توں پار اُتاریا ای

(۷) شاہ سرمہ دا گلا گھلایو شمس نے جاں سخن آلا پو

یادنی آپ گھلایو ہر پیروں گھل اُتاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۸) ایس عشق دے ایڈ اڈبیر عشق نہ چھپدا باہر اندر

عشق کیسا شاہ شرف قلندر باراں وڑھے دریا وچ تھاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۹) عشق لیلیٰ دے دھماں پائیاں تاں مجنوں نے اکھیاں لائیاں

اوبتاں دھماں عشق چنگھائیاں کھوپے برس گزاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۱۰) عشق ہووی ہیرے قل دھائے تاں راجھے نے گن پودائے

صاحبانِ نوں جد ویاتوں آئے ہر مرزے دا واریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۱۱) سستی تھلاں وچ زلائی سستی کچے گھڑے رڑھائی

روڑے چچھے گل گوانی ٹکڑے کر کر ساریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۱۲) قتل کرائیاں بھائیاں مشکاں پچھیاں توں کھوائیاں

ڈنڈی تیری قدرت سائیاں ہر تیتھوں بکھاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای

گمہ کس ٹوں پار اُتاریا ای

(۱۳) کیرہ پاڈو کزن لڑائیاں آٹھاراں کھوئیاں بندوں گھپائیاں

مادن بھائیاں سکیاں بھائیاں کیمہ اوتھے نیاں نرواریا ای

رہ رہ وے عیشقا ماریا ای

گمہ کس توں پار اٹاریا ای

(۱۴) ترود نے آپ خدا سدایا اس نے رب توں پیر چلایا

چھر توں نمرود نروایا قارون زمیں نگھاریا ای

رہ رہ وے عیشقا ماریا ای

گمہ کس توں پار اٹاریا ای

(۱۵) فرعون نے جدوں خدا کہنایا نیل ندی دیوچ آیا

اوسے نال اشنڈ جگایا خود یوں کر سدھ ماریا ای

رہ رہ وے عیشقا ماریا ای

گمہ کس توں پار اٹاریا ای

(۱۶) انکا چڑھکے ناد بچایو انکا رام کولوں لٹوایو

برتا کش قطعہ بہشت بنایو اوہ وچ دروازے ماریا ای

رہ رہ وے عیشقا ماریا ای

گمہ کس توں پار اٹاریا ای

(۱۷) سیتا جھینر لٹی بے چاری تند بیٹوت نے انکا سارای

لادن دی بھ ڈھاہ اٹاری اوڑک زاون ماریا ای

رہ رہ وے عیشقا ماریا ای

گمہ کس توں پار اٹاریا ای

(۱۸) گویاں نال کیمہ جج کمایا مکھن کاہن توں لٹوایا

بے کس توں گجز منگایا بودیوں گجز پچھاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای
گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای
(۱۹) آپے چا اہم بٹایا اُس دے نال یزید لڑایا
چو دھیں طہقیں شور بچایا سر نیزے تے چا بڑھیا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای
گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای
(۲۰) مغلان زہر پیالے پیتے بھوڑیاں والے راجے کہتے
سجہ اشرف بھرن چُپ کہتے بھلا اوہناں ٹوں بھڑایا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای
گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای
(۲۱) بکھا شاہ فقیر وچارا روشن جگ وچ نام تہہارا
چلیا دے کے کوج فقار توزوں سرج اُتاریا ای

رہ رہ دے عیشا ماریا ای
گہہ کس ٹوں پار اُتاریا ای
مشکل الفاظ و معانی: کنگ: گندم۔ پیار و محبت۔ بھٹھ: تندور۔ کلوتر: آرا۔ سخن: لانا بات کرنا۔ اڈنبر: بھٹھنا۔
تیاں: انصاف۔ نرارا: انصاف کرنا۔ تاو: سنگھ۔ سرج: بناوٹ۔

ترجمہ:

- (۱) اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے، تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟ آدم کو گندم کے دانے سے منع کرایا۔ خود ہی اس کے پیچھے شیطان لگوا دیا۔ پھر اس کو بہشت سے ہی نکلوا دیا تو نے کیسا پھیلادیا پھیلایا ہے۔
اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟
- (۲) عیسیٰ کو بین باپ پیدا کیا، نوح پر طوفان منگوا دیا، باپ کے ساتھ بیٹے کو لڑا دیا پھر ان کو (حضرت نوح کو) رائے والوں کو (فرار مار ڈالا۔ اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟
- (۳) حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر چڑھا دیا۔ حضرت اسمعیل کو ذبح کے لیے تیار کر دیا اور حضرت یونس کو مچھلی سے نکلوا دیا۔ ان آدمیوں نے کیسا رتبہ اور مقام دیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

زیلچا کو خواب دکھلایا۔ پوسٹ کو کنوئیں میں ڈلوایا اور بھائیوں کو الزام دلوایا تب کہیں ان کو بلند رتبے پر فائز کیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

سلیمان سے بھٹھ جھوکائے۔ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ صابزہؓ (حضرت ایوبؑ) کے بدن میں کیڑے ڈالے اور حضرت

امام حسنؑ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

منصور کو سولی پر چڑھا دیا۔ راہب کا ہاتھ لٹکوا دیا۔ زکریاؑ کے سر پر آرا چلوایا۔ پھر ان کے تو کام کیا آیا ہے؟

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔

تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

اسرمدنگا کا کٹوا دیا۔ شمسؑ نے جب بات کی تو ”قم باذنی“ خود ہی کھلوایا۔ پھر اس کے جسم سے کھال کھینچا دی۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

عشق بڑا اٹھا اٹھا ہنڈ والا ہے۔ یہ باہر اندر کہیں بھی نہیں چھپ سکتا۔

عشق ہی نے شاہ شرف کو قلندر کا مقام دیا لیکن انھارہ برس تک ان کو دریا کے پانی میں ٹھہرتا رہنے کا حکم دیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

ایلیؑ کے عشق کو شہرت ملی۔ بیٹوں نے بھی اس سے آنکھیں چاڑھیں (اے عشق) تو نے ہی ان کو عشق کی دھاریں دیں۔ خوف

اور تکلیف میں ان کا وقت گزرا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

جب عشق نے ہیر پر دھاوا بولا تھا تو رانجھے نے اپنے کان پڑوائے۔ صاحبان کو جب بیاہے آئے۔ تو مرزے کا سر قربان

کر دیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے تمہی بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

کسی کو تھلوں میں رالایا۔ سبکی کو کچے گھرے کے ساتھ روڑھا دیا۔ روڈے سنگے نے بھی تیرے پیچھے اپنا آپ گنوا یا اس کے کلڑے

گروا کے تو نے کام تمام کیا۔

سردستان کا ایک مشہور سید بزرگ۔

نور علی

بالی کا مشہور عاشق

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۲) تو نے بھائیوں کے لشکروں کو بھائیوں سے قتل کروایا۔ چھپے دشمنوں سے بازو کٹوا دیے۔

اے خدا! اے مالک! تیری قدرت کا عجیب تماشا ہے۔ میں تجھ پر اپنی جان قربان کروں۔

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔

(۱۳) کیر و سنگور پاؤں لڑائیاں کیں۔ لاتعداد فوج جنگ میں کام آئی۔ سگے بھائیوں نے بھائیوں کو مار ڈالا۔ وہاں تو نے

انصاف کیا؟

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۴) نمرود نے خود کو خدا کہلوایا۔ اس نے خدا کی طرف تیر چلا دیا۔

مجھ سے نمرود مارا گیا اور قارون زمین میں جھنسن گیا۔

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۵) فرعون نے جب خود کو خدا کہلوایا تو نیل دریا کے اندر وہ آگیا، اس نے اپنے اندر بڑی ہوشیاری اور چالاکی پائی۔ تو نے اس

وہر باد کر کے مار ڈالا۔

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۶) لٹکا پر چڑھ کر نادبہ ہو دیا اور لٹکا کو رام سے لٹوا دیا۔ ہر ناکشہ نے قطعہ بہشت بنایا لیکن وہ اس کے دروازے میں ہی مارا گیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۷) سیتا جب بے چاری لٹ گئی۔ تب ہنوت (ہنومان) نے لٹکا کو آگ لگا دی۔ راوَن کا سب کچھ تباہ ہو گیا اور آخر راوَن بھی

گیا۔

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۱۸) گویوں کے ساتھ تو نے کیا کارگزاری کی۔ کاہن سے مکھن لٹوا دیا۔ راجہ کنس کو پکڑ لیا۔ آخر اس کو بالوں سے پکڑ کر پھینچا

گیا۔

مہابھارت کے مشہور کردار کیر و اور پاٹو جن میں طویل جنگ ہوئی۔

ایک آدمی جس نے شدھو کی طرح خدائی کا دعویٰ کیا اور زمین پر جاتی جت جاتی۔

(۱۹) تو نے حضرت امام حسینؑ کو بنایا۔ پھر ان کے ساتھ یزید لعین نے بھگڑا شروع کیا۔ زمین اور آسمان میں اس ظلم کا شور برپا ہوا۔
امام حسینؑ کا سر نیزے پر چڑھایا گیا۔

اے عشق! تو نے ماری ڈالا ہے۔

تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۲۰) مغلوں نے زہر بھرے پیالے پئے۔ بھوریاں والے راجہ بھاویے۔ سب اشراف خاموشی سے زندگی کے دن پورے کرنے لگے۔ اچھا تو نے ان کو ذلیل و خوار کیا۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے؟

(۲۱) یکھے شاہ! بے چارہ تو ایک فقیر ہے۔ جگ میں تو تمہارا نام ہی روشن ہے۔ وہ یہ نقارہ بجا کر جا رہا ہے کہ نور سے ہی تخلیق ہوئی ہے۔

اے عشق! تو نے تو ماری ڈالا ہے۔ تمہیں بتاؤ کہ تم نے کسی کو پار بھی اتارا ہے۔

(۶۹) زین گئی لکے سمھ تارے

(۱) زین گئی لکے سمھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے

آواگون سرائیں ڈیرے

ساتھ تیار مسافر تیرے

تیں نہ سنبھوں کوچ نکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لکے سمھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے

کر لے آج کرتی دا ویرا

بوہڑ نہ ہوئی آون تیرا

ساتھ تیرا چلو چل پکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لکے سمھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے

کیا ہر دھن کیا نزدھن پوڑے

زین گئی لکے سبھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے
(۳) کیا ہر دھن کیا نردھن پوڑے

آپو اپنے دیش کو دوڑے
لدھا نام لے لیو سبھارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لکے سبھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے
(۴) موتی پھونی پارس پاسے

پاس سمندر مرد پیارے
کھول اکھیں اٹھ نہو پنکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لکے سبھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے
(۵) بٹھا شوہ دی پیریں پندے

غفلت چھوڑ کچھ جیلہ کرے
مرگ بچن بن کھیت اُجاڑے

اب تو جاگ مسافر پیارے

زین گئی لکے سبھ تارے اب تو جاگ مسافر پیارے

مشکل الفاظ و معانی: زین: رات۔ لکے: مانند پڑ گئے۔ آواگون: ہندو دھرم کے مطابق روح کا دنیا میں بار بار آنا۔ ویرا: وقت۔ بوہڑ: پتھر۔ نردھن: امیر۔ نردھن: غریب۔ لدھا: ڈھونڈا، پایا۔ موتی: قیمتی شے۔ چونی: یا قوت۔ پارس: پارس پتھر۔ پاسے: پاسے کا سونا۔ شوہ: محبوب، مرشد۔ مرگ: بہر۔ جتن: کوشش۔

ترجمہ:

(۱) رات گئی اور تارے بھی مانند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔ دنیا کی سربائے میں تمہارا آنا اور جانا ہے۔ تیرے ساتھ اور بھی مسافر تیار کھڑے ہیں۔ کیا تو نے ابھی کوچ کا تقارن نہیں سنا؟ اے پیارے مسافر! اب تو جاگ۔ رات گئی اور تارے بھی مانند پڑ گئے ہیں اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۲) تیرے عمل کمانے کا وقت ہے، تو کوئی نیک عمل کر لے۔ پھر تمہارا ادھر آنا نہ ہوگا۔ تیرے ساتھی چلو چلو پکار رہے ہیں۔

اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۳) کیا امیر اور کیا غریب سبھی اپنے اپنے وطن کو دوڑے جا رہے ہیں۔ سب قیمتی لمٹے پا کر چلے گئے ہیں۔

اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۴) موتی، یاقوت، پارس، تلور پاس سے ستیرے پاس ہیں۔ سمندر پاس ہے اور تم یہاں سے مر رہے ہو۔

آنکھیں کھولو اور اٹھو بٹھو۔

اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۵) جیسے شاہ! محبوب کے پاؤں پڑنا چاہیے۔ غفلت چھوڑ کر کوئی (اچھا) عمل کرنا چاہیے۔ کوشش کے بغیر تو ہر نیک کھیت اجازت دے گا۔

رات گئی اور تارے بھی ماند پڑ گئے ہیں۔ اے پیارے مسافر! اب تو تو جاگ جا۔

(۷۰) ساڈے ول مکھڑا موڑوے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑوے

وے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑوے

آپے لائیاں کنڈیاں تیں تے آپے کچھدا تیں ڈور

نیک اعمال

رحمت کو چھو کر سونا بنا دینے والا خیر۔

خاص سوجہ جس میں کسی قسم کی کوئی ملامت نہ ہو۔

وقت زندگی کے کھیت کو برباد کر دے گا۔

عرش فرشتے بانگیاں ملیاں کئے پے گیا شور

ڈولی پا لے چلے کھیرے نہ کچھ عذر نہ زور

جے مائے تینوں کھیرے پیارے ڈولی پا دیویں ہور

بکھا شوہ آساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور

ساڈے ول مکھڑا موڑ

وے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑ

مشکل الفاظ و معانی: ول: طرف۔ مکھڑا: چہرہ، رخ، منہ۔ کنڈیاں: کنڈی کی جمع، پھانسنے کا آلہ۔ بانگیاں: اذانیں۔ ڈولی: پا لگی جس میں دلہن کو بٹھایا جاتا ہے۔ گور: قبر۔ پیا: پڑا۔

ترجمہ:

ہماری طرف مکھڑا کر پیارے۔

ہماری طرف مکھڑا کراے پیارے۔

آپ ہی ہمیں پھانسنے کے آلہ میں پھنسا دیا ہے اور آپ ہی ڈور کھینچ رہا ہے۔ عرش سے اونچی لہ اذانیں سنیں گئیں ہیں اور کئے میں بھی شور مچ گیا ہے۔ کھیرے (مجھے) ڈولی میں ڈال کر لے جا رہے ہیں اور میرے پاس کوئی عزرا و زور نہیں ہے۔

اے ماں! اگر تجھے کھیرے پیارے ہیں تو ڈولی میں کسی اور کو ڈال دے۔

بیکہ شاہ! ہم نے کبھی تے مرنا نہیں، یہ تو کوئی اور قبر میں اتر گیا ہے۔

ہماری طرف مکھڑا کر پیارے!

ہماری طرف مکھڑا کراے پیارے!!

☆☆☆

۱۔ ہماری شہرت چاروں اہم عالم میں پھیل چکی ہے۔

۲۔ اہل دنیا

۳۔ ہم محبت میں اتنا فانی ہو چکے ہیں۔

(۷۱) سائوں آمل یار پیار یا!

(۱)	سائوں	آ	مل	یار	پیار یا
	تیرے	دکھان	نے	سائوں	ماریا
			دور	دور	آسائوں
			آ	کے	نہیہ
			کیوں	قصر	قصور
			سائوں	آ	مل
			میرا	اک	انوکھا
			میرا	اوسے	نال
			کدے	سمجھیں	وڈ
			سائوں	آ	مل
(۲)	جدوں	اپنی	اپنی	پے	گنی
	وہی	ماں	ٹوں	لٹ	کے
	مؤنہ	بارتویں	صدی	پسار یا	
	سائوں	آ	مل	یار	پیار یا
(۳)	دور	کھلے	حشر	عذاب	دا
	بڑا	حال	ہویا	پنجاب	دا
	دور	ہاویئے	دوڑخ	ماریا	
	سائوں	آ	مل	یار	پیار یا
(۴)	بکھا	شوہ	میرے	گھر	آوی
	میری	بلدی	بھاہ	بجھا	وسی
	عنایت	دم	دم	نال	چٹاریا
	سائوں	آمل	یار	پیار یا	

مشکل الفاظ و معانی: سانوں: ہمیں۔ اصلاً: فطرت۔ قصر: غلطی۔ وسارنا: چھوڑنا، بھلا دینا۔ وڈیر وار یا: اے بڑے خاندان والے۔ پیار یا: کھولا، پھیلایا۔ ور: زور و ازور۔ شو: محبوب۔ بلدی: جلتی ہوئی۔ بھاو: آگ۔ چتارنا: یاد کرنا، پکارنا۔

ترجمہ:

- (۱) اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر کہ تیرے ہجر کے دکھوں نے ہمیں مار ڈالا ہے۔
 تو ہم سے دور رہی دور ہو تا چلا گیا ہے۔ تو اپنی اصل پر آ کر رہ گیا ہے۔ ہم میں کیا خرابی ہے جو تم نے شہرِ قصور کو بھلا دیا ہے۔
 اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔
- (۲) میرا اک انوکھا محبوب ہے۔ میرا اسی کے ساتھ پیار ہے۔ اے اونچے خاندان والے! کبھی تو ہماری جانب بھی دھیان کر۔
 اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔
- (۳) جب ہر کسی کو اپنی اپنی پڑ گئی۔ بیٹی نے ماں کو لوٹنا شروع کر دیا تو بارہویں صدی نے اپنا منہ کھولا۔
 اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔
- (۴) حشرِ عذاب کا درکھل گیا اور پنجاب کا بہت برا حال ہوا۔ اس دوزخ کی آگ نے مجھے بہت خوف زدہ کر دیا۔
 اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔
- (۵) تجھے شاہ! محبوب میرے گھر آئے گا۔
 میری جلتی ہوئی آگ کو بجھائے گا۔ میں ہر سانس کے ساتھ عنایت گو یاد کرتا ہوں اے پیارے محبوب! تو اپنا وصل عطا کر۔

(۷۲) سائیں چھپ تماشے نوں آیا

(۱)				
سائیں	چھپ	تماشے	نوں	آیا
ٹنسی	زل	مل	نام	دھیواؤ
لنگ	ہجن	دی	تا	ہیں
ساری	خلقت	ہسکدی	تپدی	چھپدی
ٹنسی	دور	نہ	ڈھونڈن	جاؤ
(۲)				
سائیں	چھپ	تماشے	نوں	آیا
ٹنسی	زل	مل	نام	دھیواؤ
زل	مل	سیو	اتن	پاؤ!

۱۔ سخت بے پرواہی اور بے نیازی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

۲۔ رشتوں کا طول کا تقدس بڑی طرح پاگل ہو گیا ہے۔

اک بے برج جا ساڈ
 تالے گیت جین دے گاڈ
 سائیں چھپ کرتا شے ٹوں آیا
 ٹنسی زل مل نام وھیاد
 (۳) لکھا بات انوکھی ایسا
 نچن لگی تاں ٹھنکٹ سکیا
 ٹنسی پردہ آنکھیں تھیں لاہو
 سائیں چھپ کرتا شے ٹوں آیا
 ٹنسی زل مل نام وھیاد

مشکل الفاظ و معانی سائیں: مالک، محبوب۔ نام وھیاد: نام کا ورد کرو۔ لنگ: لگن۔ پھیدی: چھٹی۔ اتن: ترنجن۔ کیہا: کیا۔

ترجمہ:

- (۱) سائیں چھپ کرتا شے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔
محبوب کی لگن چھپ نہیں سکتی۔ اس کے جہر میں سب خلعت تپتی ہے۔ تم اس کو دور نہ آؤ، غور نہ جاؤ۔
سائیں چھپ کرتا شے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔
- (۲) سکھو! ترنجن! مل مل بیٹھو۔ ایک سنگت میں ایک ہو جاؤ اور محبوب کے گیت گاؤ۔
سائیں چھپ کرتا شے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔
- (۳) لیکن شاہ! بات انوکھی یہی ہے ناچنے ہی لگ گئے تو پھر یہ وہ کیسا نام! تم آنکھوں سے پردہ ہٹاؤ سائیں چھپ کرتا شے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کریں۔
سائیں چھپ کرتا شے کو آیا ہے، آؤ اس کے نام کا ورد کرو۔

☆ ☆ ☆

(۷۳) سہہ اکو رنگ کیا ہیں دا

(۱) تانی تانا پیٹا نکلیاں پٹھہ خراتے پھٹیاں پھلیاں
آپو اپنے نام بھاون وکھو وگھی جاپیں دا

(۲) پٹنسی پٹنسی کھدر دھوتر مللن خاصہ اکا سوتر
پوئی وچوں باہر آوے بھکوا بھیس گھٹائیں دا

(۳) گھوٹیاں پھٹیں چھاپاں پھلے آپو اپنے نام سوتے
سٹھا پٹکا چاندی آکھو کنگن پٹوڑا باپیں دا

(۴) بھڈیاں بکریاں چارن والا اٹھ بھڈیاں دا کرے سٹھالا
روڑی آتے گڈوں چارے اوہ بھی واگی گائیں دا

(۵) بگھا شوہ ذات سیمہ پٹھٹائیں شاکر ہو رضا کیں دا
جے ٹوں لوڑیں باغ بہاراں چاکر ہو آرائیں دا

سہہ اکو رنگ کیا ہیں دا

مشکل الفاظ و معانی: تانا: کپڑے میں لمبائی کے رچ دھاگے۔ چوٹی: ہار کی گھنڈر۔ روڑی: کوڑا کرکٹ۔ بھکوا: بھیس جوگی رنگ۔

توجہ: ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۱) تانی تانا ہو یا پیٹا اور نکلیاں۔ بنائی کی مضبوطی ہو یا خرا اور نکلیاں ہوں۔ سب ہی اپنا اپنا نام رکھتی ہیں اور ہر ایک کا الگ الگ مقام ہے۔

- ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔
- (۲) باریک کھدر ہو یا موٹا کھدر یا ادنیٰ کپڑا ہو۔ ملل بھی ہو تو سوتر ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ پونی میں سے ہی سب بھیس بدل کر نکلتے ہیں۔
- ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔
- (۳) لڑکیوں نے ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چھلے پہنے ہیں۔ ان چیزوں کے اپنے نام ہیں لیکن ان کو چاندی کا ہی کہیں گے یہ جو کنگن اور بازو کی چوڑیاں ہیں۔
- ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔
- (۴) بھیڑ بکریاں چرانے والا، اوتھوں اور بھیڑیوں کو بھی سنبھالتا ہے روزی پر گدھے چرانے والا، گائیوں کو بھی چراتا ہے۔
- ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔
- (۵) اے تھکے شاہ! محبوب کی ذات کیا پوچھتے ہو۔ بس اس کی رضا پر شاکر ہو۔ باغ بہاریں چاہتے ہو تو سر شد کا نوکر بن جاؤ۔
- ہر قسم کی کپاس کا رنگ ایک جیسا ہی ہے۔

(۷۴) بچناں دے وچھوڑے کوئوں!

- (۱) بچناں دے وچھوڑے کوئوں، تن دا لہو چھانی دا
- | | | | |
|------|--------|-------|--------|
| ایکا | کیتا | سولاں | ڈکھاں |
| پیکا | کوئی | سوہرا | نہ |
| تیرے | پئی | دور | ڈھونئی |
| دا | رنبانی | درو | ہیں |
- بچناں دے وچھوڑے کوئوں، تن دا لہو چھانی دا
- | | | | |
|------|-------|-------|------|
| کڈھ | کلیجھ | گرنی | ہاں |
| ایہہ | بھی | ناہیں | لائی |
| ہور | توفیق | نہیں | وج |
| پیو | کھورا | پانی | دا |
- بچناں دے وچھوڑے کوئوں، تن دا لہو چھانی دا

(۳) ہن کیوں رونے نہیں ترے

آپے اوڑک پھای پھاسے

ہن تال چھن اوکھا ہویا

چارہ نہیں تمنائی دا

بجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھائی دا

(۴) بکھا شوہ پیا ہن کجے

عشق دماے ہر تے وچے!

چار دیہاڑے گوئل واسا!

اوڑک سکوچ، تمنائی دا

بجناں دے وچھوڑے کولوں، تن دا لہو چھائی دا

مشکل الفاظ ومعانی: وچھوڑا: جدائی۔ کولوں: سے۔ لہو چھائی: دیکھوں اور تکلیفوں کا سناٹا کیا جاتا ہے۔ ایک: اتفاق۔ رنجانی: رنج کی ماری۔ وہونی: برداشت کرنی۔ پیرے: بکڑے۔ کنور: پیالہ۔ نہیں: آنکھیں۔ ترے: نامید۔ اوڑک: آخر۔ پھای: پھندہ۔ پھاسے: پھنس گئے۔ تمنائی: بے چاری۔ شوہ: محبوب۔ دماے: بھارے۔ گوئل: واسا: دنیا جہاں۔ تمنائی: نا طاقت، مجبور۔

ترجمہ:

(۱) محبوب کے وچھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ دکھوں اور مصیبتوں نے اتحاد کر لیا ہے۔ اب میرا انداز گھر میں کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ اس گھر میں۔ اے میرے محبوب میں درد کی ماری تیرے در پر آن پڑی ہوں۔ درد سے رنجو۔ ٹوٹی سیجا اور سہارا ہے۔

محبوب کے وچھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔
(۲) میں اپنا کچھ نکال کر تمہارے لئے نکلوں کر رہی ہوں لیکن یہ بھی تیرے لائق نہیں اور مزید کچھ پیش کرنے کی مجھ میں تو فیق نہیں۔ یہ پانی کا ایک پیالہ ہی حاضر ہے اسے پی لیجئے۔

محبوب کے وچھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔
(۳) یہ نا امید آنکھیں کیوں روتی ہیں۔ یہ خود ہی تو دام کا شکار ہوئی ہیں۔ اب چھٹکارا بھی مشکل ہے۔ مجھے بے بس کا اب کوئی چارہ نہیں ہے۔

محبوب کے چھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

اے تجھے شاہ! محبوبِ جلال میں آگیا ہے اور عشق کے فشار سے اب سر پرنگ ہے ہیں۔ دنیا جہاں چاروں کے لئے ہے۔ آخر مجھ مجبور کو یہاں سے چلے جانا ہے۔ محبوب کے چھوڑے میں دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۷۵) سُنو تم عشق کی بازی!

- (۱) سُنو تم عشق کی بازی، ملائک ہوں کہاں راضی
یہاں برہوں پر ہیگ جی، دیکھاں پھر کون ہارے گا
- (۲) ساجن کی بھال ہُن ہوئی، میں لوہو نمین بھر روئی
نچے ہم لاہ کر لوئی، پتھر حیرت کے مارے گا
- (۳) مہورت پوچھ کر جاؤں، ساجن کا دیکھنے پاؤں
اُسے میں نے گلے لاؤں، نہیں پھر خود گدارے گا
- (۴) عشق کی تیغ سے موئی، نہیں وہ ذات کی دوئی
اور پیاسا کر موئی، مویاں پھر رُوح چتارے گا
- (۵) ساجن کی بھال ہر دیا، لہو مدھ آینا پینا
کفن باہوں سے سی لیا، لحد میں پار اُتارے گا
- (۶) بُلھا شاہ عشق ہے تیرا، اسی نے جی لیا میرا
میرے گھر بار کر پھیرا، دیکھاں ہر کون وارے گا

سنو الفاظ و معانی: بازی: کھیل۔ ملائک: فرشتے۔ برہوں: جدائی۔ ہر: اوپر۔ ہیگ: موجود۔ ساجن: محبوب۔ بھال: جستجو۔
نچے: گراؤنا۔ انتہائی دکھ اور تکلیف میں ہونا۔ لاہ: اُتار کر۔ لوئی: اولیٰ کا مکمل مراد شرم و حیا۔ مہورت: اچھا وقت۔ گزرتا: چھوڑنا۔
لحد: روح چتارنا: روح کو پکا رتا۔ مدھ: شراب۔ باہوں سے: بازوؤں سے۔

عشق کی بازی کے متعلق تم سنو کہ اس پر فرشتے بھی راضی نہیں ہو سکتے۔ یہاں ہم پر جدائی مسلط ہے انہیں بھی اگر جدائی سے پاا
پڑے تو پھر دیکھیں کہ کون بازی ہارتا ہے۔

بے محبوب کی تلاش جستجو میں ہوں اور خون کے آنسو روئی ہوں۔ میں شرم و حیا اُتار کرنا چاہی ہوں۔ دیکھئے والا حیران ہے۔

(۳) میں مبارک سماعت معلوم کر کے جاؤں تاکہ محبوب کے درشن کر سکوں۔ پھر محبت سے اسے میں گلے سے لگا لوں۔ پھر وہ مجھ سے جدا نہ ہوگا۔

(۴) میں عشق کی تیغ سے مری ہوں، اس کو ذات کی دوئی سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ میں تو اپنے محبوب کا نام لیتے لیتے مری ہوں وہ خود ہی میری روح کو پکارے گا۔

(۵) محبوب کی جستجو میں اپنا سر قربان کر چکی ہوں اور اپنے لہو کی شراب پی چکی ہوں۔ میں نے اپنا کفن اپنی باتوں سے سیا ہے۔

یہ (میرا سر قربان کرنا) لحد میں میرے کام آئے گا۔

(۶) تجھے شاہد! یہ محبوب کا مشق ہے جس نے میرا دل لیا ہے۔ ایک یار میرا محبوب میرے گھر آئے تو سہی پھر دیکھنا کون محبوب پر اپنی جان قربان کر رہا ہے۔

(۷۶) سے وںجارے آئے فی مائے

(۱) سے وںجارے آئے فی مائے، سے وںجارے آئے لالاں دا اوہ وںج کزیندے، ہوکا آکھ سٹائے

لال نہیں گہنے سوچے ساتھی، مائے نال لے جاواں

سٹیا ہوکا میں بول گدڑی، میں بھی لال لیاواں

اک نہ اک کناں وںج پاکے، لوکاں توں دکھلاواں

لوک جانن ایہہ لالاں والی، لیاں میں بھر مائے

سے وںجارے آئے فی مائے، سے وںجارے آئے لالاں دا اوہ وںج کزیندے، ہوکا آکھ سٹائے

(۲) اوڑک جا کھلوتی اوہناں تے، میں منوں سدھرائیاں

بھائی وے لالاں والیو میں بھی، لال لیون توں آئی آں

اوہناں بھرے صندوق وکھالے، منیوں ریکھاں آئیاں

ویکھے لال سہانے سارے، اک توں اک سوائے

سے وںجارے آئے فی مائے، سے وںجارے آئے لالاں دا اوہ وںج کزیندے، ہوکا آکھ سٹائے

(۳) بھائی وے لال لال والیا ویرا، لہ نہاں دا مل دساں
 جے توں آئی ہیں لال خریدن، دھڑ توں سیس لہائیں
 ڈمھ کدی سوئی دا نہ سہیا، سر کتھوں دتا جائیں
 لازم ہو کے مڑ گھر آئی، چنچن گوانڈھی آئے

سے ونجارے آئے فی مائے، سے ونجارے آئے لال لال دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سٹائے

(۴) توں جو گئی سیں لال خریدن، اُچی اڈی چائی فی
 کھیرا مہرہ اوتھوں رنیں، توں لکے گھر آئی فی
 لال سی بھارے میں ساں ہلکی، خالی کتنی سائی فی
 بھارا لال اُٹلا اوتھوں، مٹھے چکلیا نہ جائے

سے ونجارے آئے فی مائے، سے ونجارے آئے لال لال دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سٹائے

(۵) کچی کچ وہاج نہ جاناں، لال وہاجن چلی
 پلے خرچ نہ ساکھ نہ کائی ہتھوں ہارن چلی
 میں موٹی مشٹڈی دساں، لال توں چارن چلی
 جس شاہ نے مل لیکے دینا، سو شاہ مونہ نہ لائے

سے ونجارے آئے فی مائے، سے ونجارے آئے لال لال دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سٹائے

(۶) گلیاں دیوچ پھریں دیوانی فی گرویے مٹیارے
 لال چکندی نازک ہوئی، ایہہ گل کون نٹارے
 جاں میں مل اوہناں توں پچھیا، مل کرن اوہ بھارے
 ڈمھ سوئی دا کدی نہ کھادا، اوہ آکھن سر بارے
 جیہڑیاں مٹیاں لال وہاجن، اوہناں سیس لہائے

سے دنجارے آئے فی مائے سئے دنجارے آئے لالائ دا اوہ قونج کر پندے ہوکا آکھ سٹائے
مشکل الفاظ و معانی: دنجارے: ضرورت کی چیزیں پھر گرفت و سخت کرنے والے۔ دنج: بیوپار۔ بھر مانا: بھٹا۔ اوڑک:
 آخر۔ ڈمھر: ہنسن۔ انمول: انمول۔ ساکھ: اعتبار۔ سس: ہسر۔

ترجمہ:

- (۱) کئی سولہل بیچنے والے آئے اے میری ماں! کئی سولہل بیچنے والے آئے!!
 وہ لعل بیچتے ہیں اور ہر عام یہ اعلان کرتے ہیں۔
 لعل خوبصورت لکڑیورات ہیں جن کو میں ساتھ لے جاؤں۔ میں نے اعلان سنا تو میرے دل میں بھی لعل خریدنے کا خیال آیا
 کہ میں بھی ان میں سے کوئی کانوں میں ڈال کر تو کوئی کوہ تھاؤں۔ لوگ پھر مجھے کہیں گے کہ یہ خوبصورت زیورات والی ہے
 اور میں خوشی سے چولے نہ ساؤں گی۔
- (۲) اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے۔ اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!
 میں خوشی خوشی ان کے پاس جا سڑی ہوئی اور میں نے کہا کہ اے بھائیو! لعل بیچنے والو! مجھے بھی لعل خریدنا ہے۔ انہوں نے
 بھرے ہوئے صندوق مجھے دکھائے اور یہ اشوق اور زیادہ بڑھ گیا۔ میں نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لعل دیکھا۔
 اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے! اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!
- (۳) اے بھائی! ذرا ان اعلوں کی قیمت تو بتا دو کہتے گئے کہ اگر تم نے لعل خریدنا ہے تو اس کی قیمت ستر کوٹا ہے۔ میں نے بھی
 سولہ کی پیشکش برداشت نہ کی تھی تو میں سر کیسے کوٹائی۔ میں ستر سار ہو کر گھر آگئی اور ہراسے مجھے پوچھنے کے لئے آئے۔
 اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!
 اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!
- (۴) تم جو بڑے چاؤ سے لعل خریدنے گئی تھی بتاؤ وہاں سے کوہ سا لعل خرید کر لائی ہو؟ (میں نے کہا کہ) لعل بھاری تھے اور میں بنگی
 تھی اس لئے میں خالی ہاتھ واپس آگئی۔ وہاں بہت بھاری انمول بھی تھا جو مجھ سے اٹھایا نہ گیا۔
 اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!
 اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!
- (۵) میں کاروبار کے طریقے نہیں جانتی تھی اور لعل خریدنے کو پچل تھی میرے پاس کچھ نہیں تھا اور نہ ہی میری کوئی ساکھ تھی۔ میں تو اس
 سودے میں میں ہارنے چلی تھی۔ میں نے لعل خریدنے کو چلی تھی۔ جس پیارے نے مجھے لعل لے کر دینا تھا وہ میری

۱. حق سچ کی اہمیت دینے والے ایک قول

۲. عشق و محبت کا خوبصورت زیور۔

۳. عشق میں جان کی قربانی کا اوصاف ہے۔

طرف کرم کی نظر نہیں کرتا تھا۔

اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!

اے لڑکی تو کلیوں میں دیوانی ہو کر بھرتی۔ لعل چنتے چنتے تو کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن اس بات کی خبر کسے ہو؟

میں نے ان سے جو قیمت پوچھی تو انہوں نے بہت ہی زیادہ قیمت بتائی۔ میں نے کبھی سوئی کی ٹھمن برداشت نہ کی تھی لیکن وہ قیمت میں سرمانگ رہے تھے۔

جو لعل خریدنے لگیں تھیں، واقعی انہوں نے سروں کی قربانی دی تھی۔

اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!

اے ماں! کئی سوزیورات بیچنے والے آئے!!

(۷۷) سیوہن میں ساجن پایو ای

(۱) سیوہن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای

انا احد وا گیت سمایو

انا احمد ہوں بکھر فرمایو

انا عرب بے عین بتایو

بکھر نام رسول دھرایو ای

سیوہن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای

فٹم وجہ اللہ ٹود ٹساڈا

ہر ہر وچ ظہور ٹساڈا

الانسان مذکور ٹساڈا

استھے اپنا ہر لکایو ای

سیوہن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای

- (۳) تُوں آئیوں تے میں نہ آئی
 حُجّ مخفی نے مَر لی بجائی
 آکھ آلت گواہی چاہی!
 اوتھے قالو بللی بتایا ای
 سیو بُن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای
- (۴) پُرگٹ ہو کر تُوں سداو
 احمد توں موجود کراو
 مانو دوں کر کر وکھایو
 ونفخت فیہ سناو ای
- (۵) سیو بُن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای
 نحن اقرب لکھ دتو ای
 حُو معکم دا سیق دتو ای
 ونی انفسکم دا حکم کیتو ای
 پھر کیا گفتگ پائی ای
- (۶) سیو بُن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای
 نھر کے وحدت جام پلاو
 منصورے توں چا مست کراو
 اُس توں انا الحق آپ کہاو
 پھر سولی پگر چڑھایو ای
- سیو بُن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای

گھٹکت کھول جمال دکھایا
شع جنید کمال سدایا
لیس فی حقیقی حال بنایا
آشرف انسان بنایا ای

سیو یمن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای
ولقد کر منا یاد کرا یو

لا الہ الا اللہ
کھو جھاتی پایو
نکھنا نام دھرا یو ای

سیو یمن میں ساجن پایو ای ہر ہر دیوچ سمایو ای

سکلی الفاظ ومعانی: سیو: کہلیو۔ ساجن: محبوب۔ دھرا: رکھو۔ سر: راز، مجید۔ لکنا: چھپانا۔ شیخ مخفی: چھپا۔
لی: بانسری پرگٹ ہونا: ظاہر ہونا۔ لاینا: اتارنا۔ جھاتی: ایک نظر دیکھنا۔

اردی! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں نمایا ہوا ہے۔ پہلے اس نے انا احمد کا لقب سنایا پھر انا احمد تم فرمایا۔ پھر انا کہ عرب بے عین بتا دیا اور رسول اکرم ﷺ کا نام رکھوا لیا۔
اردی! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں نمایا ہوا ہے۔
جس طرف بھی دیکھیں، آپ ہی کا نور ہے۔ ہر چیز میں آپ ہی کا ظہور ہے۔ انسان مذکور ہے۔ اور یہاں پر اپنا مجید چھپا لیا ہے۔
اردی! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں نمایا ہوا ہے۔
تم آئے، میں نہ آئی۔

مخفی خزانے نے بانسری بجا دی۔ ”الست“ کہہ کر (معبودیت کی) گواہی مانگی وہاں سب نے قالوا ہلسی ۵ کہہ کر اقرار کر

سہ ایک ہوں میں امر مطلقہ ہوں

سب کی عین ازادی جائے تو رب وہ جاتا ہے۔ (الست برکلم) کیا میں تمہارے رب نہیں؟

ہاں میں نہیں تو ہی تمہارے رب ہے۔

لیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۴) ظاہر ہو کر نور کھلوا یا احمد رحمۃ اللہ علیہ سے وجود میں آیا۔ نابود سے بود کر دکھایا پھر اس میں روح چھونکنے کا تادیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۵) نحن اقرب لک لکھ دیا اور صوئے معکم کا سبق دے دیا۔ وہی انفسکم کا حکم دیا پھر کس طرح اپنے آپ کو چھپالیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۶) وحدت کا جام بھر کر پالیا۔

منصورؑ کو مست کر کے رکھ دیا۔ خود ہی اس سے اتنا الحق کھلوا یا۔ پھر خود ہی پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔ وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۷) رخ سے پروہ ہٹا کر اپنا حسن و جمال دکھایا تو شیخ جنیدؒ جیسے کمال کو پہنچ گئے۔ "لیس فی حسی" حال بنا دیا اور ان کو مست

وہ بے خود کر دیا۔

انسان کو تو اشرف المخلوقات بنا دیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

(۸) "ولقد کرمنا" کی یاد تازہ کروائی "لا الہ" کا پردہ ہٹایا۔ لا اللہ سے اپنے آپ کو ظاہر کروایا اور پھر محبوب نام رکھوا لیا۔

اری! میں نے اپنے محبوب کو پالیا ہے۔

وہ تو ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

۱. نحن اقرب من حبلى الورد۔ ہم شادگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

۲. و تمہارا سہرا تمہارے۔

۳. و تمہارے نقول میں ہے۔

۴. حضرت منصورؑ خلافت

۵. حضرت جنید بغدادی

(۷۸) عشق اُساں نال گہی کیتی

(۱) عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

دل دی ویدن کوئی نہ جانے، اندر دیس بنگانے
جس نوں چاٹ اُمر دی ہووے، سو ای امر پچھانے
ایس عشق دی آوکی گھائی، جو چڑھیا سو جانیں

عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

آتش عشق فراق تیرے دی، پل وچ ساڑ وکھائی آں
ایس عشق دے ساڑے کوں، جگ وچ دیاں دوہائیاں
جس تن لگے سو تن جانیں، دُوبا کوئی نہ جانیں

عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

عشق قصائی نے جیہی کیتی، رہ گئی خبر نہ کائی!
عشق پھوٹی لائی چھاتی، پھر نہ بھاتی پائی
مابیاں کوں پھپ پھپ روواں، کر کر لکھ بہانے

عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

ہجر تیرے نے تھلی کر کے، گلی ناؤں دھرایا
ضم بکم عسی ہو کے، اپنا وقت لنگھایا
کر بن نظر کرم دی سائیاں، نہ کر زور دھگانے

عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

ہنس نکاون تیرا جانی، یاد گراں ہر ویلے
پل پل دیوچ درد جدائی، عشق مریدا سیلے
رو رو یاد گراں دن راتیں پچھلے وقت دہانے

عشق اُساں نال گہی کیتی، لوک مریدے طعنے

(۶)

عشق تیرا درکار آسانوں، ہر دے ہر حیلے
پاک رسول محمد صاحب میرے خاص وسیلے
بلھے شاہ ہے ملے پیارا، لگھ کڑاں شکرانے
عشق آساں نال کنہی کیتی، لوگ مریدے طعنے

مشکل الفاظ ومعانی: دیدن - علاج - چاٹ - چڑکا لگن - امر - بات - بچھانے - پہچانے - اونچی - مشکل - گھائی - سو: وہی - فراق: جدائی - دوبائیاں: فریاد و فغاں - چواتی: چڑگاڑی، جلتا ہوا تنکا، دھکتی ہوئی لکڑی - صتم: بہرہ - بکمر: گونج - علمی: اندھا - ترجمہ:

- (۱) عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔ اس بیگانے دیں میں دل کا درد کوئی نہیں جانتا جس کو کسی بات کی فکر وہی جان سکتا ہے۔ عشق کی منزل ایسی کٹھن ہے کہ جو یہ منزل پا تا ہے وہی جانتا ہے۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔
- (۲) تیری جدائی کی آگ نے میرا تن من جلا دیا ہے۔ میں جگ میں بید ہائی دیتی پھرتی ہوں کہ لوگو! عشق کی آگ سے بچنا جس لگے وہی جانتا ہے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔
- (۳) عشق قصائی نے میرے ساتھ ایسا کیا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں رہی۔ عشق نے سینہ میں آگ لگائی لیکن پھر مر کر دیکھا نہیں۔ کئی کنی بہانے بنا کر اور ماں باپ سے چھپ چھپ کر روتی ہوں۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔
- (۴) جبر تیرے نے مجھے پاگل کر کے میرا دیوانہ نام رکھوایا ہے۔ میں نے بہری گوئی اور اندھی بن کر اپنا وقت گزارا ہے۔ اے مالک! اب کرم کی نظر کر اور میرا اور امتحان نہ لے۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔
- (۵) اے محبوب! میں تیرا فس کر بلا نا ہر وقت یاد کرتی رہتی ہوں۔ لمحہ بہ لمحہ جدائی کا درد ہے اور عشق مسلسل ستاتا ہے۔ میں گز ہوئے دنوں اور راتوں کو رو رو کر یاد کرتی ہوں۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔
- (۶) ہم ہر وقت تمہارے عشق کے ہی طلب گار ہیں۔ پاک رسول ﷺ میرے لئے خاص وسیلہ ہیں۔ تیکھے شاہ اگر محبوب ہے میں کئی لاکھ شکرانے ادا کروں۔ عشق نے ہمارا ایسا حال کیا ہے کہ لوگ طعنے دیتے ہیں۔

(۷۹) عشقِ حقیقی نے مٹھی کڑے

عشقِ حقیقی نے مٹھی کڑے
 مٹیوں دسو پیا دا دلیس
 مایاں دے گھر بال ایانی پیت لگا کے لئی کڑے
 منطق، معنی، کتزہ، قدوری! میں پڑھ پڑھ علم چنگی کڑے
 نماز روزہ اوہناں کیمہ کرناں جینہاں پریم صراحی لئی کڑے
 بلھا شوہ دی مجلس بہہ کے! سبھ کرنی میری پنجنی کڑے

مٹیوں دسو پیا دا دلیس

نی مٹیوں دسو جین دا دلیس

مشکل الفاظ و معانی: مٹھی: موہ لی۔ مٹیوں: مجھے۔ دسو: بتاؤ۔ پیا: محبوب۔ پیت: محبت۔ منطق: دلائل کا علم۔ معنی: علم۔ کتزہ: کٹزون۔ قدوری: فقہ کی مشہور کتاب۔ پریم صراحی: محبت کی صراحی۔

ترجمہ:

عشقِ حقیقی نے مجھے موہ لیا ہے۔ مجھے میرے محبوب کا دلیس بتا دیں۔ ماں باپ کے گھر میں ابھی بال عمر میں تھی کہ مجھے پیت لگا کر لوٹ لیا گیا۔

منطق، علم معانی اور کتزہ قدوری اور علم پڑھ پڑھ کر میں لٹ گئی ہوں۔ انہوں نے نماز روزہ کو کیا کرنا ہے جن کو محبت کی مدد بھری صراحی نے لوٹ لیا ہو۔ بلھے شاہ! محبوب کی مجلس میں بیٹھ کر میں اپنے تمام کام بھول چکی ہوں۔

مجھے میرے محبوب کا دلیس بتا دیں، مجھے میرے دلبر کا دلیس بتا دیں۔

☆☆☆

(۸۰) عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۱) عشق دی تو یوں تو یں بہار

جاں میں سُنِ عشق دا پدھیا مسجد کوئوں چوڑا
ڈیرے جا ٹھاکر دے وڑیا جتے وجدے ناد بہار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۲) جاں میں رُسر عشق دی پائی مینا طوطا مار گہو
اندر باہر ہوئی صفائی چت قُل دیکھاں یارو یار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۳) ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے بھلی ہیر ڈھونڈ بندری
رانجھا یار بگل وچ کھیلے مٹیوں سدھ رتی نہ سار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۴) بید قرآناں پڑھ پڑھ جھکے جدے کردیاں گھس گئے مٹے
نہ رب تیر تھ نہ رب ملے جس پایا تیس نور آنوار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۵) بھوک مٹلی، بھن سٹ لوٹا نہ پھوڑ تیج، عاصا، سار
عاشق گہندے دے دے ہوکا ترک حلالوں کھا مُردار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۶) غم گواہی وچ بستی اندر بھریا تال پلکتی
کدے نماز توحید نہ بیتی بھن کیرہ کرنا تیں شور پکار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(۷) عشق بُھلایا سجدہ تیرا مَن کیوں آئیں پاویں جھیرا
بکھا ہوندا چپ بوستیرا عشق کمر بندا مارو مار
عشق عشق دئی تو یوں تو یں بہار

مشکل الفاظ و معانی: چھوڑا: جی، دل۔ ٹھاکر: بوہوتا۔ نادر: نیک۔ رجز: راز۔ جت: دل، جس: لطف۔ مینا: طوطا، دل کش آواز۔
لے دو جانور۔ پیل: جنگل۔ بغل: بیدار بندہ دوس کی مدد کی کتاب۔ تیر: تھ۔ بندہ دوس کی مقدس جگہ۔ تیں: اس۔ بھوک: جلا۔ کس: سن۔ توڑ دے۔ عاصا: عصا، لاٹھی۔ ہوکا: آواز۔ مسیت: مسجد۔

ترجمہ:

- (۱) عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
جب میں نے عشق کا سبق پڑھا تو میں مسجد سے گھبرایا اور رات خانے میں جا بیٹھا جہاں ہزار نگہ جھپکتے ہیں۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۲) عشق کا راز جو میں نے پالیا تو اپنی خودی کو میں نے مٹا دیا۔ اس طرح میرا کھار باطن صاف ہو گیا اور مجھے ہر سو محبوب ہی محبوب نظر آنے لگا۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۳) رانجھا اور میر کی جدائی ختم ہو گئی، بھٹکی ہوئی ہیر نیلے میں ڈھونڈ رہی ہے اور رانجھا یارِ بغل میں کھیل رہا ہے۔ مجھے کوئی سندھ بدھ نہ رہی ہے۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۴) دید اور قرآن پڑھ پڑھ کر تھک گئے سجدے کر کر رہے تھے گھس گئے، لیکن خداوند تیر تجھ میں ملا اور نہ مکہ میں۔ جس کسی نے بھی اسے پایا نورانوار ہی پایا۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۵) مصلیٰ چھوٹک دے اور لوٹا توڑ دے، صبح بھی نہ پکڑا اور عصا بھی چھوڑ دے۔ عاشق یہ اعلان کرتے ہیں کہ حلال کو ترک کر دو اور مردار کو کھاؤ۔ عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۶) گو تو نے مسجد میں عمر گزوائی ہے۔ مگر دل میں پھر بھی صفائی نہیں آئی۔ جی نماز ادا نہیں ہو سکی۔ اب شور کرنا کیسا؟ عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔
- (۷) عشق نے تیرا سجدہ کرنا بھلا دیا ہے۔ اب کیوں ایسے ہی جھٹکرا کر رہا ہے؟
بلھے شاہ! بہتر اچپ رہتا ہوں مگر عشق مارو مار کرتا ہے۔
عشق کی نئی سے نئی بہار ہے۔

(۸۱) علموں بس کریں او یار

(۱) علموں بس کریں او یار

اکو آلف تیرے درکار

علم نہ آوے وچ شمار
جاندی عمر نہیں آجار
علموں بس کریں او یار
علموں بس کریں او یار

(۲) پڑھ پڑھ لکھ لکھ لادیں ڈھیر
گردے چائن، وچ انھیر
ڈھیر کتاباں چار پھیر
چنچو زادا تے خبر نہ سار
علموں بس کریں او یار

(۳) پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا
جاندی وار عین بھر رویا
بھر بھر بیٹ بھر بھر ہویا
ڈوبا وچ، ارار نہ پار
علموں بس کریں او یار

(۴) پڑھ پڑھ شیخ مشائخ کہاویں
بے علماں توں لٹ لٹ کھاویں
اٹے مسئلے گھروں بناویں
بھٹے سچے کریں اقرار
علموں بس کریں او یار

(۵) پڑھ پڑھ نقل نماز گزاریں
مہر تے پڑھ و عطف پکاریں
اچیاں بانگاں چانگاں ماریں
کیتا تینوں علم خوار
علموں بس کریں او یار

(۶) پڑھ پڑھ مٹاں ہوئے قاضی
ہوئے حرص دنوں دن تازی
اللہ علماں یا جھوں راضی
تینوں کیتا حرص خوار

- علموں پس کریں او یار
(۷) پڑھ پڑھ مسئلے روز سناویں
کھانا شک شنبے دا کھاویں
دسین ہوئے تے ہوو کھاویں
- علموں پس کریں او یار
(۸) پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے
گنہا رساں بروج ستارے
پڑھے غریباں منتر جھاڑے
- علموں پس کریں او یار
(۹) علموں پئے قضیے ہوو
آکھیں والے آنھے کور
دوہیں تہا نہیں ہويا خوار
- علموں پس کریں او یار
(۱۰) علموں پئے ہزاراں پچھتے
راہی اٹک رہے وچ رستے
باریا بجر ہوئے دل تختے
- علموں پس کریں او یار
(۱۱) علموں میاں جی کھاویں
تہا چک چک منڈی جاویں
دھیا لے کے ٹھہری تھلاویں
- علموں پس کریں او یار
(۱۲) پڑھتا علم عزازیل نے پڑھیا
ٹھگ جھابا اوس دا سڑیا
گل وچ طوق لخت دا پڑیا
- علموں پس کریں او یار
(۱۳) تہد میں سبق عشق دا پڑھیا
دریا وکھ وحدت دا وڑیا
گھنمن گھیراں دے وچ آڑیا
- شاہ عنایت لایا یار

علموں پس کریں او یار
 (۱۲) اکتھا رافضی نہ ہے سنی عالم فاضل نہ حامل سنی
 اکو پندھیا علم لذنی واحد الف میم درکار
 علموں پس کریں او یار

مسئلہ الفاظ و معانی: چار خیمہ: چاروں طرف۔ گروے: ارد گرد۔ چائن: روشنی۔ انھیر: اندھیرا۔ چانگال: شور۔ مسئلہ: کوئی
 مسئلہ۔ داساں: آسمانی برج۔ قصبے: جھگڑے۔ مہسخت: آدمی کو چھڑانے والے۔ نصت: بدے حال۔ بھار: بوجھ۔ عزازل: شیطان۔
 حہ: تھابا: گھریار۔ محسن: گھیر: منجھدار۔ جینی: بدگمان۔

ترجمہ:

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو تمہارے لئے ایک الف ہی ضروری ہے۔
 علم تو شمار میں نہیں آسکتا اور تجھے ایک الف ہی درکار ہے۔ مگر گزر رہی ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اے دوست! علم کا حصول
 پس کر دو

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

پڑھ پڑھ کر اور لکھ لکھ کر تم ڈھیر لگاتے ہو۔ تمہارے ارد گرد کتا بوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ تمہارے ارد گرد تو روشنی ہے لیکن
 تمہارے اندر ابھی تک اندھیرا ہے۔ تجھ سے راہنمائی لینا چاہیں تو تجھے خود کچھ خبر نہیں ہوتی۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

پڑھ پڑھ کر شیخ مشائخ ہو گئے ہو، پیٹ بھرتے ہو اور خوب سوتے ہو، رخصتی کے وقت خوب روتے ہو، کہیں پہنچتے نہیں درمیان
 نہیں ہی ڈوبتے ہو۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو

پڑھ پڑھ کر شیخ مشائخ کہلاتے ہو، مگر سے ہی الٹے سیدھے مسئلے بناتے ہو، مادہ لوگوں کو لوٹ لوٹ کر کھاتے ہو۔ جھوٹے
 سچے اقرار کرتے ہو۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو اور بلند آواز سے اذانیں دیتے ہو۔ منبر پر بیٹھتے ہو اور وعظ سناتے ہو۔ علم نے ہی تمہیں ذلیل و خوار کر
 دیا ہے۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

پڑھ پڑھ کر نماں اور قاضی بن گئے ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو اس طرح کے علم کے بغیر بھی خوش ہو جاتا ہے۔ تمہاری حرص تو روز بروز

ہر جتنی جارہی ہے اور اس ترس نے ہی تجھے خوار کیا ہے۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۷) روز پڑھ پڑھ کر مسئلے نہاتے ہو شک و شبہ کا کھانا کھاتے ہو۔ لوگوں کو کچھ بتاتے ہو اور تمہارا اپنا عمل کچھ اور ہوتا ہے۔ تمہارا اندر

گھوٹ ہے اور باہر سے تم کھڑے دکھائی دیتے ہو۔

اور دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۸) علم نجوم پڑھ پڑھ کر واس پر غور و فکر کرتے ہو۔ برجوں اور ستاروں کی تلقین کرتے ہو۔ جاوٹوں اور منتر بھاڑا کرتے ہو۔ حروف

کے ایجاد نکال کر بے شمار تعویذ وغیرہ لکھتے ہو۔ اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۹) تمہارے علم نے تو اور ہی مصیبتیں کھڑی کر دی ہیں۔ جو آنکھوں والے تھے وہ اندھے ہو گئے ہیں۔ شریفوں کو پکڑا جانے لگا ہے

اور چور چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ تم تو دونوں جہانوں میں خوار ہوتے ہو۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۱۰) اس علم نے ہزاروں مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ راسی راستے میں ہی ٹھک لے گئے ہیں۔ ہجر نے انکو مارا اور وہ انتہائی خستہ حال

ہو گئے۔ ان کے سروں پر جدائی کا بیماری بوجھ آں پڑا۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۱۱) علم کی وجہ سے میاں کہلو اتے ہو۔ پاجامہ اوپر اٹھا کر بازار میں چلتے ہو۔

ایک پائی کے بدلے مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہو۔ قصا بوں کے ساتھ قصصیں کچھ زیادہ ہی پیار ہے۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۱۲) زیادہ علم تو شیطان نے پڑھا تھا۔ اس کا گھریا سب کچھ جل گیا۔ لعنت کا طوق اس کے گلے پڑا اور آخر وہ باری ہار گیا۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۱۳) جب میں نے خنق کا سبق پڑھا تو وحدت کے دریا میں کود پڑا۔ بیچھنور میں گر گیا۔ شاہ مزاری نے مجھے پار دکھایا۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

(۱۴) نیکیے شاہ نہ رافضی ہے اور نہ سنی ہے۔ نہ کوئی عالم فاضل ہے اور نہ بدعلمان عامل ہے۔ اس نے تو بس ایک ہی علم لدنی پڑھا ہے۔

اس کو بس ”الف“ اور ”م“ ایسی درکار ہیں۔

اے دوست! علم کا حصول پس کر دو۔

۱۔ علمی انجمنوں میں پڑھائی غاہوں کا رد عافی نہ رکھ لیا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ

۳۔ نبی کریم ﷺ

(81- ل) فثم وجه الله سناکیں آج او یار

- (۱) فثم وجه الله سناکیں آج او یار
- (۲) گھونگٹ کھول مکھ دیکھ نہ میرا عیب نہانی دے گج او یار
- (۳) میں آیانی نیونہہ کیہہ جاناں لادن دا نہیں گج او یار
- (۴) حاجی لوگ ملے نوں جانے! سناڈا ہن توں گج او یار
- (۵) ڈونگھی ندی تے تھلا پُرانا ہلساں کیہڑے گج او یار
- (۶) بکھا میں ظاہر ڈٹھا لہ موبے توں گج او یار

فثم وجه الله سناکیں آج او یار

مشکل الفاظ ومعانی: گھونگٹ۔ گھونگٹ۔ عیب۔ گناہ۔ گج۔ ذہانپ۔ نہانی۔ عاجز۔ گنہگار۔
 نا بکھا۔ نیونہہ۔ عشق۔ محبت۔ ڈونگھی۔ گہری۔ تھلا۔ پیندا۔ گج۔ طریقہ۔ سبب۔ ڈٹھا۔ دیکھا۔ گج۔ شرم و حیا۔ لہ۔ اتار۔

ترجمہ:

- (۱) اے محبوب! آج تو ہمیں ہر طرف اپنے ہی چہرہ کے متعلق بتاتا ہے۔
 اپنے رخ سے یہ پردہ اتار اور میری طرف نہ دیکھ۔ مجھ عاجز کے عیبوں کو ڈھانپ دے۔
 میں نا بکھا محبت کو کیا جانوں؟ دل لگانے کا مجھے کوئی سلیقہ نہیں۔
 لوگ گج کے لئے مکہ کو جاتے ہیں۔
 اے محبوب! میرا گج تو تو ہی ہے۔
 ندی گہری ہے اور (کشتی کا) پیندا پرانا ہے اے محبوب! میں کس طرح تجھ سے ملوں؟
 بکھا شاہ! میں نے ظاہری طور پر دیکھ لیا ہے اے محبوب! اب تو پردہ ہٹا دے۔
 اے محبوب! آج تو ہمیں ہر طرف اپنے ہی چہرہ کے متعلق بتاتا ہے۔

☆☆☆

(۸۲) کپوری ریوڑی کیونکر لڑے

(۱) کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال
تیل بتلاں دے لڈو لے، جلیبی پگو منگائی
ڈروے تھے قند شکر ٹوں، مصری نال لڑائی
کاں گلڑ ٹوں مارن لگے، سڈوں دی گتھ لال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال
(۲) ہو فریادی لکھ پتیاں لے، لون تے دستک لائی
گھگھیاں منصوبہ بدھا، پاپڑ چوٹ پھلائی
بھیڈاں مار پلنگ کھپائے، گرگاں بڑا احوال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال
(۳) گلو دے لڈو غصے ہو کے، بیڑیاں تے فریادی
برقی ٹوں کہے وال پئے دی، ٹو ہیں میری باندی
سے شینہاں تے نہن لگے، وڈی پئی وھال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال
(۴) شکر کھنڈ گے مصری ٹوں، میری دیکھ صفائی
چوڑے، چنے ایہہ گرنے لگے، بدانے نال لڑائی
پوہیاں گن بلی دے گلڑے، ہو ہو کے خوشحال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال
(۵) بکھا شوہ نہن کیا بناوے، جو دے سو لو دا
تے بلی، گلت گیتی، کوئی نہیں ہتھ پھرو دا
دیکھو گئی قیامت آئی، آیا خر وجال

کپوری ریوڑی کیونکر لڑے پتا سے نال

سکال الفاظ و معانی: کیوری ریوڑی: کافور کی طرح کی ریوڑی۔ ٹھٹھے: بھاگے۔ کان: کوا۔ لکڑی: باز، شاہین۔ گچھ: گال،
 لون: نمک۔ بھڑ: بھٹڑ۔ چنگ: گرگ۔ بھڑیا: ہے، خرگوش۔ شیر: وڈی، بڑی۔

حصہ

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

تکوں کے تیل کے لڈو نے جلیبی کو پکڑ منگوایا اور قند شکر سے وہ ڈر کر بھاگے اور مصری سے دست و گریباں ہو گئے۔ کوئے
 شہبازوں کو مارنے لگے اور گدوں کے گال خود بخود دھڑکنے لگے۔

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

لکھ پتوں نے فریادی ہو کر نمک کے دروازہ پر دستک دی۔ گھنگلوں نے منصوبہ سازی کی اور پاپڑوں نے زبردست چوٹ لگائی
 ۔ بھڑوں نے چیتوں کو مار ستایا اور بھڑیوں کا حال بہت برا ہوا۔

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

گڑ کے لڈو خاصہ میں آکر چٹروں پر فریاد کرتے لگے۔ برقی کوپنوں کی دال کہنے لگی کہ تو میری باندی ہے۔
 خرگوش شیروں کے سامنے ناچنے لگے اور اور خوب دھمال پڑی۔

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

شکر کھانڈ مصری سے کہنے لگی کہ تم میری ذرا صفائی تو دیکھو۔ چادلوں کی مٹائی اور چنے بدانے سے لڑنا شروع ہو گئے، چوہوں
 نے بلی کے کان کتر ڈالے اور بڑے خوش بھرنے لگے۔

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

پتھے شاہ! محبوب اب کیا بتائے جو نظر آتا ہے وہی لڑتا ہے۔ کوئی لات مارتا ہے تو کوئی بالوں سے پکڑتا ہے اور کوئی کسی کو نہیں روکتا
 دیکھو کسی قیامت آگئی ہے اور کیسا خرد و خیال آگیا ہے۔

دیکھو! کیوری ریوڑی پتا سے کس طرح لڑتی ہے۔

(۸۳) گت گڑے نہ و ت گڑے

(۱) گت گڑے نہ و ت گڑے

بھلی لا، بھروٹے گھٹ گڑے

جے پونی پونی کتیں گی

تاں نگی مول نہ و تیں گی

اس کافے میں سید آجے شاہ نے مختلف مسانوں کے ذریعے اپنے دور کے معاشرے کے باہمی انتہائی سرقہ نگاری کی ہے۔

بہت بڑا فریبی جو قیامت کے نزدیک ظاہر ہو گا ہر لوگوں کو کمر ہانکے گا۔

سے وڑھیاں دا بے گتیں گئی
 تاں کانگ مارے گا ٹھٹ کرے
 گت گئے نہ وٹ گئے
 پھلی لاہ، بھروٹے گت گئے

(۲)

وچ غفلت ہے تھیں دن جالے
 گت کے کچھ نہ لیو سنبالے
 باجھوں مگن شوہ اپنے نالے
 تیری کیونکر ہوئی گت گئے
 گت گئے نہ وٹ گئے
 پھلی لاہ، بھروٹے گت گئے

(۳)

ماں بیو تیرے گندھیں پائیاں
 آج نہ تینوں مڑتاں آئیاں
 دن تھوڑے تے چاء منکائیاں
 نہ آسیں پیکے وٹ گئے
 گت گئے نہ وٹ گئے
 پھلی لاہ، بھروٹے گت گئے

(۴)

جے دا ج وٹوئی جاویں گئی
 تاں کسے بھلی نہ بھاویں گئی
 ٹوں شوہ ٹوں کیویں رہی جاویں گئی
 کچھ لے فقیراں دی مت گئے
 گت گئے نہ وٹ گئے
 پھلی لاہ، بھروٹے گت گئے

تیرے نال دیاں دَاج رنکائے نی
 اوہناں سوہے سناو پائے نی
 تُوں پیر اُلے کیوں چائے نی
 جا اوتھے لکھنیں تے گلوے

گت گلوے نہ وت گلوے

تھلی لاہ، تھروٹے گت گلوے

بلکھا شوہ گھر اپنے آوے

پھڑا پیرا سبھ سبھاوے

گن ہوئی تاں گلے لگاوے

نہیں روئیں نہیں رت گلوے

گت گلوے نہ وت گلوے

تھلی لاہ، تھروٹے گت گلوے

سُکُلِ المَاضِ وَ مَعْنٰی۔ نہوت بند پھر۔ بھرونے تو کرایاں۔ پونی روئی کی بتی، کاتنے کے لئے لمبی کی گئی روئی۔ کاک: کوا۔
 گز اڑے۔ گن یا جھوں۔ بغیر خوبیوں۔ شوہ: محبوب، خاوند۔ گت: گزارہ۔ گندھیں پانا: شادی کی تاریخ طے کرنا۔ سرتاں:
 تھل۔ چاہ۔ چاؤ، خوشی۔ مٹکا اوہ: شادی کے بعد میکے سے واپس کے دوسری دفعہ سسرال جانے کی رسم پکے: ماں باپ کا گھر۔
 دہونی: بغیر۔ مت: نصیحت۔ سوئے: سرخ۔ پیر: بٹن۔

اے لڑکی! تو (نوت لہ) کات، ایسے ہی بے مقصد نہ پھر۔

نوت کی بجھی اُتار اور اسکو تو کری میں ڈال دے۔

اگر تو پونی پونی بھی کاتے گی تو کبھی تنگی نہ رہو گی۔ سو برس اگر تو جھینڈ کے لئے کاتتی رہو گی تو پھر بھی یہ ہو سکتا ہے کہ کوا اس
 کو (کاتے ہوئے نوت کو) چھپٹ کر لے اڑے۔

ایک محل کر اور اپنے اعمال نامے میں اضافہ کر تھوڑے تھوڑے اعمال بھی تیرے لئے باعثِ نجات بن جائیں گے۔

گت کے لئے

سخاں مل بھر میں سب اعمال ضائع کر دے۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔

سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۲) غفلت میں اگر تو نے اپنے (دن گزارے اور کات کر چکے سنبال نہ رکھا تو خویوں کے بغیر تیرا خاوند (محبوب) سے گزارا کیسے ہوگا۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔

سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۳) ماں باپ نے تیری شادی کے دن مقرر کر دیے ہیں۔

اب بھی ہوش نہیں آئی۔

(۴) دن تھوڑے رہ گئے ہیں اور تجھے ابھی منکاوا لٹکا چاہیے۔ یکے میں تیرا بھرا آنا نہ ہوگا۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔

سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۵) اگر تم جھیرے کے بغیر جاؤ گی تو کسی کو اچھی نہ لگے گی۔ تو خاوند (محبوب) کا دل کیسے بھائے گی۔ (اے لڑکی) فقیروں کی نصیحت قبول کر۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔

سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۶) تیری ساتھیوں نے جھیرے کا کپڑا رنگ لیا ہے۔ انہوں نے سرخ جوڑے پہنچیں لئے ہیں۔ تو نے غلط سمت قدم قدم اٹھائے ہیں۔ وہاں جا کر آخر کیا کرے گی؟

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔ سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

(۷) بلیکے شاہ! اگر محبوب میرے گھر آئے تو یہ میری چوڑیاں ڈالیں اور میں سب اچھے لگیں مجھ میں خویاں ہوں گی تو وہ مجھے گھٹے لگا۔ اور میری آنکھیں بھی خون کے آسو نہیں روئیں گی۔

اے لڑکی! تو (سوت) کات ایسے ہی بے مقصد نہ بھڑ۔ سوت کی کچھی اتار اور اس کو ٹوکری میں ڈال دے۔

☆ ☆ ☆

۱	آدم رفت کی آوازی ہے۔	۵	نیک اعمال کے بغیر۔
۲	اپنے عمل کر کے آخرت کی تیاری کر لی ہے۔	۶	ہر طرح سے تیاری کر لی ہے۔
۵	اپنے کاموں میں کیاں پڑی ہوئی ہے۔	۹	جناہ خدایہ یعنی آرائش و زیبائش۔

(۸۴) کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۱) کدی اپنی آکھ بکاو گے

میں بے غم کیا غم کیا ہے
اوہ چیا سو مورا چیا ہے
تن چیا بے من چیا ہے
چیا چیا سے زل مل جاو گے
کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۲) میں فانی آپ کو دہر کراں
جے اظہر وانگ منصور کراں
تیں باقی آپ حضور کراں
کھو سولی گنر چرساو گے
کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۳) میں جاگی سب جگ سویا ہے
جو مستی کام نہ ہو یا ہے
کھلی پلک تاں اٹھ کے رویا ہے
کدی مست آلت بناو گے
کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۴) جد انہد بن دو نین دھرے
پچھل رنگن دے دریا پڑھے
اگے ہر بن دھڑ کے لاکھ پڑے
میرے لہو دی ندی وگاؤ گے
کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۵) کسے عاشق نہ سکھ سوتا ہے
ایہہ جاؤ ہے کہ ٹوٹا ہے
اساں رو رو کے کھ دھونا ہے
اس روگ کا بھوگ بناو گے
کدی اپنی آکھ بکاو گے

(۶) کہو کیا ہر عشق بچارے گا
جب دار اوپر سر وارے گا
پھر کیا تھیں بر دارے گا
تب پتھے بھول بجاو گے

کدی اپنی آکھ بکلاؤ گے

(۷) میں اپنا من کیا کیا آکھوں کا عرق شراب

رگ تاراں ہڈ رباب کیا کیا مت کا نام - بلاؤ

کدی اپنی آکھ بکلاؤ گے

(۸) شک رنجی کو کیا کیجے گا من بھانا سودا لیجئے

ایہ دین دنی کس دیکھے گا مجھے اپنا درس بکلاؤ

کدی اپنی آکھ بکلاؤ گے

(۹) مینوں آن نظارے تایا ہے دو نیناں بکھا لایا

بن روز عنایت آیا ہے آئینوں اپنا آپ بکلاؤ

کدی اپنی آکھ بکلاؤ گے

(۱۰) بکھا شوہ نوں دیکھن جاؤ گے ایہناں اکھیاں نوں سمجھاؤ

دیدار تداہیں پاؤ گے بن شاہ عنایت گھر آؤ

کدی اپنی آکھ بکلاؤ گے

مشکل الفاظ و معانی: من: خوبی۔ پنا: محبوب۔ مورا: میرا۔ جیا: دل، زندگی۔ اکھر: ظاہر۔ وانگ: کی طرح۔ مست: ازل سے مدہوش۔ چھل: سیلاب۔ بھوگ: بھید۔ سر راز: کیا تھیں: کیا ہوگا۔ نروار: انصاف۔ پیچھے: پیچھے۔ دنی: دنیا تیا: بکھا۔ بارش: شوہ۔ محبوب۔ من بھانا: دل کو اچھا لگنے والا۔

ترجمہ:

(۱) (اے محبوب) کیا کبھی تم مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

میں بے گن (خوبی کے بغیر) ہوں، مجھے کیا معلوم کہ کیا ہوتا ہے؟ میرا تن من تمہارا ہے۔ تم تو میری زندگی ہو۔ کیا تم اور میں ایک ہی ہو جائیں گے۔

(۱) (اے محبوب) کیا تم مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۲) میں فانی ہوں اور خود کو دور کروں تم باقی ہو اور میں تمہیں ظاہر کروں۔ اگر میں منسور کی طرح (سچائی) ظاہر کروں۔

تو تم مجھے پکڑ کر سولی چڑھا دو گے۔ (اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

- (۳) میں جانتی ہوں۔ تمام جہان سویا ہوا ہے۔ یہ (جہان) آنسو بہائے گا جب اس کی آنکھیں کھلیں گی۔ کوئی بھی سستی کے بغیر مستعد حاصل نہیں کر سکا ہے۔ کیا تم کبھی مجھے مست المست بناؤ گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۴) بے صورت نے جب اپنے آپ کو دوا آنکھوں میں ظاہر کیا تو آنکھوں میں بغیر دھڑکے سامنے پڑ گئے۔ رنگین لہروں کی موجیں دریا میں اٹھیں۔ تم میرے ابو کی ندی بھی ضرور بہاؤ گے۔
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۵) کوئی عاشق (فراق کی حالت میں) سکون کی نیند نہیں سوتا۔ میں نے بھی رورو کر اپنا منہ دھوتا ہے۔ یہ نہیں یہ کوئی جادو ہے یا ٹوٹا۔ کیا اس روگ کا مجھ پر کچھ بتاؤ گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۶) کیا عشق کے راز کو راز ہی رکھو گے؟ پھر انصاف کا کیا ہوگا؟ جب سولی پر سر چڑھ جائے گا تو کیا تب تم پیچھے ہٹو گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۷) میں نے اپنے دل کو (ہجر کی آگ سے) کباب کر لیا ہے۔ آنکھوں کے پانی کو شراب بنا لیا ہے۔ رنگوں کو تاریں اور ہڈیوں کو زباب بنا لیا ہے۔ اس مذہب کو تم کیا نام دو گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۸) اس شک رنجی (بائسی ان بن) کا کیا فائدہ ہے۔ اپنی پسند کی چیز لے لیجئے۔ یہ دین اور دنیا کس کو دو گے؟ مجھے بس اپنا دیدار ہی عطا کرو۔
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۹) مجھے تمہاری دید کے انکار سے (کی یاد نے) بڑا استایا ہے۔ (ہجر کے مارے) دونوں آنکھیں رو رہی ہیں۔
روز تم میرے پاس عنایت (حضرت شاہ عنایت قادری) بن کر آتے ہو۔ کیا تم اس طرح ہی اپنا آپ جتاتے رہو گے؟
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟
- (۱۰) اے بلھے شاہ! جب تم محبوب کو دیکھنے کے لئے جاؤ تو اپنی آنکھوں کو سمجھاؤ تب ہی تم دیدار پا سکو گے، پھر تم شاہ عنایت کے رنگ میں رنگ کر گھر واپس آؤ گے۔
(اے محبوب) کیا تم کبھی مجھے اپنی کہہ کر بلاؤ گے؟

(۸۵) کدی آمل برہوں ستائی ٹوں

کدی آمل برہوں ستائی ٹوں

- (۱) عشق لگے تاں ہے ہے کو کیں
ٹوں کیمہ جانیں پیر پرائی ٹوں
- (۲) جے کوئی عشق وہاجیا لوڑے
بر دیوے پہلے سائی ٹوں
- (۳) عملاں والیاں لنگھ لنگھ کھیاں
شاڈیاں لجاں مای ٹوں
- (۴) غم دے وہیں ستم دیاں کانگاں
کسے قہر کٹر وچ پانی ٹوں
- (۵) ماں بیو چھڈ سیاں میں بھٹی آں
بلہاری رام دوہائی ٹوں
- کدی آمل برہوں ستائی ٹوں

مشکل الفاظ و معانی: برہوں: جدائی، فراق، جھڑپ۔ ہے: ہائے ہائے! کوکنا: قریب نہ کرنا۔ کیمہ: کیا۔ پیر: درو۔
دوسرے کی۔ وہاجیا: خریدنا۔ لوڑے: چاہے۔ سائی: پیٹنگی، بیجانہ۔ لنگھنا: پارا ترنا۔ لچ: عزت، شرم۔ کانگاں: لہریں۔ مای: مجھ۔
قہر کٹر: طوفان بخشنور گرداب۔ بلہاری: میں قربان۔

ترجمہ:

اے محبوب! کبھی جھڑپ نہ کرنا۔

- (۱) تجھے بھی کبھی عشق لگے، تو بھی آہ دہکا کرے، تجھے پرانے درد کی کیا خبر ہو سکتی ہے؟
- (۲) اگر کوئی عشق خریدنا چاہے تو وہ پہلے بیجانہ کے طور پر اپنا سر دے۔
- (۳) اچھے اعمال والیں تو بخیر و عافیت گزر گئیں، ہماری عزت و شرم محبوب کے ہاتھ میں ہے۔
- (۴) غم کا بحر ہے اور ستم کی موجیں ہیں اور بچھنور کے میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہوں۔
- (۵) ماں باپ اور سکھیوں کو بھولی میں تیرے قربان، خدا کے لئے آ جاؤ۔
- اے محبوب! کبھی جھڑپ نہ کرنا۔

(۸۶) کیدی آمل یار پیاریا

(۱) کیدی آ مل یار پیاریا
تیری واناں توں سر واریا
چوہہ باغیں کونل گوکدی
دست سوز آلم دے پچو کدی
مینیوں شتری تلوں شام و ساریا

(۲) کیدی آ مل یار پیاریا
تیری واناں توں سر واریا
نکھا شوہ کدی گھر آ وے
میری بلدی بھاء نکھا وے
اوپدی واناں توں سر واریا

کیدی آ مل یار پیاریا
تیری واناں توں سر واریا

مشکل الفاظ و معانی: واناں: واٹ کی جمع، راستہ، منزل۔ دست: ہمیشہ۔ گوکدی: فریاد کناں۔ شتری: توکھوں کی ماری ہوئی۔
نکھا: بھید۔ و سارنا: بھلانا۔ بھاء: آگ۔

ترجمہ:

(۱) اے محبوب! کبھی تو مجھے ملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔ باغوں میں کونل کوئی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے سوز آلم سے جلاتی ہے۔
مجھ پر قسمت کو محبوب نے بھلا دیا ہے۔

(۲) اے محبوب! کبھی تو مجھے ملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔
اے بکھے شاہ! محبوب کبھی میرے گھر آئے گا، وہ میری (ہجرت کی) آگ کو بجھائے گا میں اس کی راہوں پر قربان جاؤں۔
اے محبوب! کبھی تو مجھے آملو، میں تیری راہوں پر قربان جاؤں۔

(۸۷) کدیری موڑ مہاراں ڈھولیا

(۱)	کدیری	موڑ	مہاراں	ڈھولیا
	تیری	واٹاں	توں	بہر گھولیا
	میں	نہاتی	دھوتی	رہ گئی
	کوئی	گنڈھ	عجن	دل بہہ گئی
	کوئی	خشن	اولا	بولیا
	کدیری	موڑ	مہاراں	ڈھولیا
	تیری	واٹاں	توں	بہر گھولیا
	بلیا	شوہ	کدیری	گھر آؤ سی
	میری	بلدی	بجاء	بجھاوی
	جیہدے	دکھاں	نے	مُونہہ کھولیا
	کدیری	موڑ	مہاراں	ڈھولیا
	تیری	واٹاں	توں	بہر گھولیا

مشکل الفاظ و معانی: مہاراں: مہار کی جمع، اونٹ کی تکمیل۔ واٹاں: واٹ کی جمع، راستے، منزلیں۔ بہر گھولنا: سر قربان کرنا۔ گنڈھ: کوئی تکلیف دہ بات۔ خشن اولا: گستاخی کی بات۔

ترجمہ

- (۱) اے محبوب! کبھی تو وہاں آؤ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔
میں بنی تھی رہ تھی۔ شاید محبوب کے دل میں کوئی بات بیٹھ گئی یا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی۔
اے محبوب! کبھی تو واپس آؤ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔
(۲) اے تجھے شاہ! محبوب کبھی تو گھر آئے گا اور میرے دل کی آگ بجھائے گا۔ اس کے دکھوں نے منہ کھولا ہوا ہے۔
اے محبوب! کبھی تو واپس آؤ کہ میں تیری راہوں پر سر قربان کروں۔

(۸۸) گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۱) گر کتنِ ول دھیان گڑے

میت متیں دیندی مہا دھیا کیوں پھرنی ایں آئیں آ دھیا
فی شرم حیا نہ گواہ دھیا توں کدی تاں سمجھ ندان گڑے

گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۲) چرخہ مفت تیرے ہتھ آیا پلیوں نہیوں گچھ کھول گواہ
نہیوں قدر محنت دا پایا جُدا ہویا کم آسان گڑے

گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۳) چرخہ بنیا خاطر تیری کھیندن دی کر حرص چھوٹری
ہوتا نہیوں ہور وڈیری مِت کر کوئی آگیان گڑے

گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۴) چرخہ تیرا رنگ رنگیلا ریس کریدا سہ قبیلہ
پلدے چارے کر لے دیلہ ہو گھر دیوچ آواوان گڑے

گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۵) اِس چرخے دی قیمت بھاری توں کیہہ جانیں قدر گواہی
اُچی نظر پھریں ہنکاری دیچ اپنے شان گمان گڑے

گر کتنِ ول دھیان گڑے

(۶) میں ملکوں گھلیاں کر باہیں نہ ہو غافل سمجھ کداہیں

- آیا چرخہ گھڑنا نہیں بھیر کسے ترکھان گلوے
گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۷) ایہہ چرخہ توں کیوں گویا کیوں توں کھیہ دیوچ لڑایا
جہ دا ہتھ تیرے ایہہ آیا توں کدے نہ ڈاہیا آن گلوے
- گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۸) بت نصیں دیاں ولی توں اس بھولی کملی کھلی توں
جہ پوسی وکھت آکھی توں تہہ ہا ہا کرسی جان گلوے
- گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۹) مڈھوں دی توں رجبک وہونی گورہیوں نہ توں کتی پونی
نہن کیوں پھرنی ایں ہتھوں تھونی کس دا کریں سگھان گلوے
- گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۱۰) نہ نکلا راس کراویں توں نہ باہو منابل پواویں توں
کیوں گھڑی مودی پڑخہ چاویں توں توں کرنی ایں اپنا زیان گلوے
- گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۱۱) ڈنگا نکلا راس کرا لے تال شتابی باہو پوا لے
جیونگر وگے تیویں وگا لے مت کر کوئی اگھیان گلوے
- گر کتن کتن ول دھیان گلوے
- (۱۲) آج گھر وچ نویں کپاہ گلوے توں تھب تھب ویلنا ڈاہ گلوے
روں ول پنخاون جام کڑے مڑ کل نہ تیرا جان گلوے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۳) خدوں رُوں پنجا لیاویں گی
وچ سیاں پوٹیاں پاویں گی
مرو آپے ای پئی بھاویں گی
وچ سارے جگ جہان گروے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۴) تیرے نال دیاں سبھ سیاں فی
گت پوٹیاں سھناں لنیاں فی
تینوں بیٹھی ٹوں پیچھے پیاں فی
کیوں بیٹھی ایں بن حیران گروے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۵) دیوا اپنے پاس بنگاویں
گت گت سوت بھروٹے پاویں
آکھیں وچوں رات لنگھاویں
آکھی کر کے جان گروے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۶) ایہہ پیکا راج دن چار گروے
نہ کھیڈو کھیڈو گروار گروے
نہ زہو ویکلی کرکار گروے
گھر بار نہ کر ویران گروے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۷) ٹوں ستیاں رین گزار نہیں
مرو آوتا دوچی وار نہیں
پھر بہنا ایس سبندار نہیں
وچ اکو جیڈے ہان گروے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

(۱۸) ٹوں سدا نہ پیکے رہنا ایں
نہ پاس امروئی دے بہتا ایں
بھا آنت وچھوڑا سہنا ایں
وس پیں گی سس نتان کڑے

گر کتن کتن دل دھیان گروے

- (۱۹) گت لے نی کجھ کتا لے نی من تانی سید انا لے نی!
 توں اپنا داج رنگا لے نی توں تہ ہوسکے پردھان گلوے!
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے
- (۲۰) جد گھر بیگانے جاویں گی مروت نہ اوتھوں آویں گی
 اوتھے جا کے پچھوں تاویں گی کجھ اگدوں کر سیمان گلوے
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے
- (۲۱) آج ایذا تیرا غم گلوے کیوں ہوئی اس توں بے غم گلوے
 دیکھ کر لیتا اس دم گلوے جد گھر آئے مہمان گلوے
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے
- (۲۲) جد سبھ سیاں ٹر جاوےں گیاں پھر اوتھوں مول نہ آوےں گیاں
 آچرے مول نہ ڈاھوےں گیاں تیرا ترنجن بیا ویران گلوے
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے
- (۲۳) کر بان نہ حسن جوانی دا پردیس نہ رہن سیلانی دا
 کوئی دنیا جھوٹی قانی دا نہ رسی نام نشان گلوے
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے
- (۲۴) اک اوکھا ویلا آوے گا سچ ساک سین بھج جاوے گا
 کر مدد پار لگھاوے گا اوہ تیکھے دا سلطان گلوے
 گر کتن کتن دل دھیان گلوے

مشکل الفاظ و معانی: دھیان: توجہ۔ کدی: کبھی۔ چھوٹیری: چھوٹی۔ وڈیری: بڑی۔ ریس: نقل۔ گواری: جاہل۔
 ہکاری: غرور میں مبتلا۔ ڈاہیا: بچایا۔ ولّی: بیوقوف۔ وکھ: تطیف۔ کیاہ: کپاس۔ ویلانا: کپاس سے روئی الگ کرنے والی
 مشین۔ بھروٹا: نوکری۔ ہنڈار: عورتوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ سیمان: سامان۔ سیلانی: مسافر۔ ساک سین: عزیز رشتہ دار۔

ترجمہ

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

تیری ماں ہمیشہ تجھے نصیحت کرتی رہی ہے۔ اے لڑکی! کیوں ادھر ادھر پھرتی ہے۔ شرم و حیا کو نہ گنوا۔ اے نادان لڑکی! تو بھی تو سمجھ! اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان رکھو۔

مفت کا چرخہ تیرے ہاتھ آیا ہے۔ تو نے اپنے پاس سے اس پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ محنت کی تم نے قدر نہ جانی حالانکہ تمہارا کام ہی آسان تھا۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

یہ چرخہ تیری خاطر ہی بنا ہے۔ کھیلنے کی حرص کو کم کر دے۔ اب تم نے اور بڑی نہیں ہوا۔

اے لڑکی! نادانی نہ دکھا۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

تمہارا چرخہ کئی رنگوں کا ہے، تیرا سب قبیلہ تیری ریس کرتا ہے۔ اچھے وقت کچھ کر لے اور اپنے گھر میں ہی اچھی طرح بیٹھ جا۔ اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

اس چرخے کی قیمت بہت ہے، تم اتنی ہو، اس کی قیمت کا یا تو۔ تیری نگاہ بڑی اونچی اور مغرور ہے۔ تجھے اپنی شان و شوکت پر بڑا گمان ہے۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر پکارتی ہوں۔ غافل نہ ہو، کبھی تو سمجھنے کی کوشش کر۔ اس طرح کا چرخہ پھر کسی تو کھان لے نہیں بناتا۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

اس چرخے کو تو نے کیوں ضائع ہونے دیا؟ تو نے کیوں اس کو مٹی میں رلایا؟ جب سے یہ تیرے ہاتھ آیا ہے تو نے بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

میں اس حق بھولی اور جھلی کو نصیحت کرتی ہوں۔ جب انکی کو مصیبت پڑے گی۔ تو پھر یہ آواز داری کرے گی۔

اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

شروع سے ہی تم پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا، تو نے ایک پونی بھی توجہ سے نہ کاتی۔ اب پریشان کیوں پھرتی ہے؟ تجھے کس کا مان گمان ہے؟ اے لڑکی! تم کا تے پر دھیان دو۔

تو نکلا بھی سیدھا نہیں کرواتی، نہ ہی چرخے کی ڈوری کو مضبوط باندھتی ہو۔ بار بار چرخہ کا تے سے کیوں رک جاتی ہو، تو خود اپنا نقصان کرتی ہو۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۱) اپنے ٹیڑھے ٹکڑے کو سیدھا کروالو۔ جلدی جلدی چرے کی ڈوری مضبوط بندھوالو۔

جس طرح سے بھی یہ چلتا ہے اسکو چالو۔ تغفلت نہ کرو اے لڑکی!

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۲) آج گھر میں تازہ کمپاس ہے۔ تم جلد جلد روئی بنا لو۔ روئی کو چتر تم جھونکانے لے بناؤ۔ کل تجھ سے یہ نہ ہو سکے گا۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۳) جب تو روئی کو جھونکا کر لے آئے گی تو سہیلیوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ نیاں دنائے گی۔ پھر تم خود ہی سب کو انہیں ٹکٹے ٹکٹے لگے گی۔

لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۴) تیری سب سہیلیوں نے پونیاں کات لی ہیں۔ تو ہی ان سے پیچھے رہ گئی ہے۔ اب تو کس لئے حیران و پریشان ہے!

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۵) اپنے پاس دیے کی روشنی کر لے۔ سوت کات کات کر ٹوکری میں ڈال لے۔ رات کو جاگتی رہ۔ سخت جان بن کر یہ کام کر۔

لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۶) ماں باپ کے گھر کا آرام تو صرف دو چار دن کی بات ہے۔ تو یہ وقت کھیل ہی کھیل میں نہ گزار۔ فارغ نہ رہ کچھ کام کر۔

گھریا رو پران نہ کر۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۷) تو سو کر رات نہ گزار۔ یہاں دوبارہ نہیں آتا۔ پھر اس جگہ دوبارہ نہیں بیٹھتا۔

ابھی تو تم اپنی ہم عمر سہیلیوں کے قرب میں ہو۔ اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۸) تو نے ماں باپ کے گھر ہمیشہ نہیں رہنا۔ ماں کے پاس ہمیشہ نہیں بیٹھ رہنا۔ آخر تجھے وچھوڑا برداشت کرنا ہے۔ پھر

واسطہ ساس اور نند سے پڑے گا۔ اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۱۹) کچھ کات لے اور کچھ کتا لے۔ اب تنے ہوئے دھاگوں سے کچھ بنا لے۔ اپنے جینز کے کپڑوں کو رنگا لے۔ پھر ہی تہہ رو

عزت ہوگی۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۲۰) جب دوسرے گھر جائے گی تو پھر وہاں سے واپس نہ آئے گی۔ وہاں جا کر پھر تو پچھتائے گی۔ پہلے ہی سے کوئی بندوبست

کر لے۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۲۱) آج تو تیرے کرنے کو بہت سا کام ہے تو اس سے بے فکر ہو کیوں بیٹھی ہے۔ اس وقت تو کیا کر سکے گی جب گھر میں بہار

آجائیں گے؟

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۲۲) جب سب سہیلیاں چلی جائیں گی تو پھر وہاں سے ہرگز واپس نہ آئیں گی۔ پھر وہ دوبارہ چرے بھی نہ چلا سکیں گی۔ تمہاری عمر

پھر ویران ہوگی۔

اے لڑکی کاتے پردھیان دو۔

(۲۳) حسن جوانی پر غرور نہ کر مسافر کسی بھی دلیس میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ اس فانی دنیا کا کوئی نام و نشان نہ ہوگا۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۲۴) ایک کڑا وقت آنے کا اور سب عزیز و اقارب چھوڑ جائیں گے۔

اے تجھے شاہ! محبوب ہی پارا تارے گا۔

اے لڑکی! کاتے پردھیان دو۔

(۸۹) کون آیا پہن لباس گروے

کون آیا پہن لباس گروے

تس پہنچو مالِ اخلاص گروے

ہتھ گھوٹھی موڑھے کبیل کالا

آکھیاں دے وچ دے اُجالا

چاک نہیں کوئی ہے متوالا

پچھو دٹھا کے پاس گروے

کون آیا پہن لباس گروے

چاکر چاک نہ اہل تلوں آنکھوں

ایہہ نہ خالی گھڑی گھاتوں

وچھیریا ہویا پہلی راتوں

آیا کرن تلاش گروے

کون آیا پہن لباس گروے

نہ ایہہ چاکر چاک کہیں دا

نہ اس ذرہ شوق تمہیں دا

نہ مصداق ہے دودھ دیں دا

نہ اس ہلکھ، پیاس گلوے
 کون آیا چکن لباس گلوے
 (۲) بلحا شوہ لک بیٹھا اوہلے
 وتے بھیت نہ مکھ سے بولے
 بائل ور کھیریاں ٹوں ٹولے
 ور مینڈا مینڈے پاس گلوے
 کون آیا چکن لباس گلوے

مشکل الفاظ ومعانی: چاکر: نوکر۔ چاک: بھینسوں کا چرواہا۔ موڈھا: کاندھا۔ دشا: نظر آنا۔ آجالا: چمک۔ متوالا: مسرت گھات: دودھ تاک۔ مہیں: بھینس۔ شوہ: محبوب۔ ٹولنا: ڈھونڈنا۔ ور: نہ رہا تھی۔ مینڈا: میرا۔
 ترجمہ:

(۱) اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

تم اس سے خلوص کے ساتھ پوچھو۔ ہاتھ میں کھونڈی اور کیل کا لا ہے۔

اس کی آنکھوں میں زبردست چمک ہے۔

یہ چاک نہیں، کوئی متوالا ہے۔

تم اس کو پاس بٹھا کر پوچھو۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۲) چاکر چاک نہ اس کو کہو۔ اس کو گھات سے خالی بھی مت بھگو۔ یہ ازل کا چمکرا ہوا ہے اور کسی کو تلاش کرنے آیا ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۳) یہ نہ تو کہیں کا چاکر چاک ہے، نہ اسے بھینسوں کا کوئی شوق ہے۔ نہ اس کو دودھ دہی کا چمکا ہے۔ بھوک پیاس بھی اس کو نہیں

ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۴) تجھے شاہ! محبوب اوٹ میں چھپ بیٹھا ہے۔ نہ مجید بتاتا ہے اور نہ کوئی بات کرتا ہے۔

بائل میرا کھیروں میں ڈھونڈ رہا ہے جبکہ میرا بر تو میرے پاس ہے۔

اری! یہ کون بھیس بدل کر آیا ہے؟

(۹۰) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا

(۱) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

کارن پیت میت بن آیا

میم دا گھنٹک مکھ پ پیا

اُحد تے احمد نام دھرایا

سر مخمر جھلے لولاکی دا

(۲) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

تسیں آپ ہی آپے سارے ہو

کیوں کہیے، تسیں نیارے ہو

آئے آپ اپنے نظارے ہو

وج برزخ رکھیا خاکی دا

(۳) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

تدھ باجھوں دوسرا کھیرا ہے

کیوں پایا اُلتا جھیرا ہے

ایہہ ڈٹھا بڑا اندھیرا ہے

ہن آپ توں آپے آکھیدا

(۴) کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

کتے رومی ہو کتے شامی ہو

کتے صاحب کتے غلامی ہو

تسیں آپے آپ تمہاری ہو

کہوں کھوٹا کھرا سلاکھیدا

کیوں اوہلے نیم نیم جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا
(۵) جس تن وچ عشق دا جوش ہویا

اوہ بے خود ہو بے ہوش ہویا
اوہ کیوں کر ہے خاموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساقی دا

کیوں اوہلے نیم نیم جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا
(۶) تئیں آپ آساں دل دھلے جی

کد رہندے چھپے چھپائے جی
تھی شاہ عنایت بن آئے جی
نہن لا لا نہن جھا کیدا

کیوں اوہلے نیم نیم جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا
(۷) بکھا شاہ تن بھاشی کر

آگ بال ہڈاں تن مائی کر
ایہہ شوق محبت بائی کر
ایہہ مدھوا اس پدھ چاکھیدا

کیوں اوہلے نیم نیم جھا کیدا ایہہ پردہ کس توں راکھیدا
مشکل الفاظ و معانی: اوہلے: پردے میں۔ جھا کنا: بچھڑا کر دیکھنا۔ پیت: محبت۔ میت: پیارا، محبوب۔ بھتر: تاج۔
چھتری، سایہ کرنے والی شے۔ جھلے: جھولے۔ نیارے: انوکھے۔ حاکی: انسان۔ بندھ: تیرے۔ تھیرا: کھینچنا، بحث و تکرار۔ نہن:
اب۔ تمام۔ کال: دھانا، آنا۔ بھاشی: بھٹھی۔ ہڈاں: ہڈیاں۔ مائی: مٹی، داکھ۔ بائی: طشتری۔ مدھوا: شراب۔ اس پدھ: اس طرح۔
ترجمہ:

(۱) کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟ پریت کو میت بن کر آیا۔ میم کا گھونٹ کھ پر ڈالا۔ احمد لہام احمد سے پایا۔ سر پر لولاک تلے کی

چھتری ہے۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

(۲) ہر شے میں تم ہی تم ہو۔ یہ کیوں سمجھوں کہ سب سے الگ ہو۔ آپ اپنے نظارے کو آئے ہو۔ یہ جسم انسانی تو بس ایک پردہ ہے۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

(۳) تم بن دوسرا کون ہے؟ کیوں یہ بحث و غرار ہے؟ یہ بڑا اندھیرا اور ظلم ہے۔ اب ہم اپنے آپ کو بھی کہتے ہیں۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو۔

(۴) کہیں رومی ہو، کہیں شامی ہو۔ کہیں صاحب ہو اور کہیں بندہ ہو اور آپ ہی تم ہی ہو۔ کھوٹا کھرا پر کھتے ہو۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

(۵) جس تن میں عشق کا جوش ہوا۔ وہ بے خود اور بے ہوش ہوا اور وہ بھلا کیونکر خاموش رہ سکتا ہے کہ جس نے ساقی کا جام پیا ہو۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

(۶) تم خود ہمارے پاس آئے ہو۔ چھپے چھپائے کب رہ سکتے ہو۔ شاہ عنایت بن کر آئے ہو۔ نینوں سے نین لڑاتے ہو۔

کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

(۷) تجھے شاہ! اس تن کو کھٹکی بنا اور ہڈیوں کی آگ جلا اور جسم کو جلا کر رکھ بنا لے۔ شوق و محبت کی اسکوٹھری بنا ڈال کیونکہ یہ شراب ہے

اسی طرح پی جاتی ہے۔ کیوں اوٹ میں بیٹھ کر نکلتے ہو؟

یہ پردہ کس سے رکھ رہے ہو؟

☆☆☆

کون و مکان

مے عشق کا جام اسی طرح پیا جاتا ہے۔

(۹۱) کیوں عشق اُساں تے آیا ہے

(۱) کیوں عشق اُساں تے آیا ہے
توں آیا ہے میں پایا ہے

ایرا پیٹم چاء چٹا سناپو
نہ کرینے بر کلوتر دھراپو
یوسٹ ہو ہٹ وکاپو
گہو ساتوں کسہہ لپایا ہے

(۲) کیوں عشق اُساں تے آیا ہے
توں آیا ہے میں پایا ہے
شیخ ضعنونوں ٹوک چراپو
شمن دی گھل اُٹ لہاپو

سولی تے منصور پتوہاپو
کر ہتھ بن میں ول دھایا ہے
کیوں عشق اُساں تے آیا ہے
توں آیا ہے میں پایا ہے

(۳) جس گھر وچ تیرا پھیر ہویا
سو جل بل کوئلہ ڈھیر ہویا
جد راکھ آڈی تہ سیر ہویا
کہو کس گل دا سدھرایا ہے

(۴) کیوں عشق اُساں تے آیا ہے
توں آیا ہے میں پایا ہے
چھا شوہ دے کارن کرینے

تن بھٹھی من آہرن کرے
پریم بھٹھوڑا مارن کرے
دل لوہا آگ پکایا ہے

کیوں عشق آساں تے آیا ہے
ٹوں آیا ہے میں پایا ہے

مسئل الفاظ ومعانی: چاؤ: پکڑ، چٹا: چٹا، جلتی آگ: کھوڑ: آرا، بڑی آری: مکمل: کھال: شوک: سور: اڑی: اڑی: تد:
ب: سدھرانا: آزاد کرنا، خواہش کرنا: شوہ: محبوب: کارن: واسطے، سبب، خاطر۔

ترجمہ:

۱۱) اے عشق! تو کیا ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پایا ہے۔

ابراہیم! کو تو نے جلتی آگ میں ڈال دیا، ذکرِ یاتے کے سر پر آرا چلا دیا، یوسفؑ کو کانونوں پر بکویا۔ ذرا بتاؤ کہ ہمارے لئے کیا لے کر آیا ہے۔

۱۲) اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پایا ہے۔

شیخ صنعانؒ سے تو نے سور چروائے اور شمسؒ (تبریزی) کی تو نے الٹی کھال اتروائی۔ منصورؑ کو سولی پر چڑھوایا۔ اب تو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا ہے۔

۱۳) اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟ تو آیا ہے اور میں نے تجھے پایا ہے۔

جس گھر میں بھی تو نے پھیر پایا۔ وہ گھر جل کر راکھ ہو گیا۔ جب راکھ اڑی گئی (تباہی ہوئی) تو پھر تو سیر ہوا۔ کہو کسی بات کی اب آرزو ہے؟

۱۴) اے عشق! تو کیوں ہم پر نازل ہوا ہے؟ تو آیا ہے اور میں نے تجھے پایا ہے۔

اے تجھے شاہ! محبوب کی خاطر یہ کریں کہ تن کو بھٹی اور من کو آئرن بنا لیں پھر محبت کے ہتھوڑے سے پونٹیں لگا لیں۔ دل کے لوہے کو یہی آگ پکاتی ہے۔

۱۵) اے عشق! تو کیا ہم پر نازل ہوا ہے؟

تو آیا ہے اور میں نے تجھے پایا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کیلئے اللہ جنہیں نروٹے جلتی آگ میں ڈالا تھا۔
اللہ کے ہی جنہیں ان کے بھائیوں نے غلام بنا کر کچھ دیا تھا۔
مظہور بزرگ جن کی کھال اتاری گئی۔
منصورؑ کو سولی دینے کے بعد لاش کو جلایا گیا تو ہوا راکھ کو اڑا لے گئی۔

حضرت ذکرِ یات جن کو کافروں نے درخت سمیت آگ سے بچھ دیا تھا۔
ایک مشہور ولی جنہوں نے اپنی محبوب کے عشق میں سو جھانکے۔
حضرت منصورؑ کو لاش جن کو لاش کھنے کی پادش میں سولی چڑھایا گیا۔

(۹۲) کیوں لڑناں نہیں؟

کیوں لڑناں نہیں، کیوں لڑناں ہیں غیر مٹنا ہے

لا تتحرك خود لکھو ای، توں دینا نہیں پھا ہے
 شرع تے اہل قرآن بھی آہے، اسی آگے سدے آئے
 المست برکم وارد ہو یا، قالوا ہلی دھم پائے
 کن فیکون آوازہ ہو یا، تداں اسی بھی کولے آہے
 لذت مار دیوانے کیجے، نہیں ذاتی اصلی آہے

کیوں لڑناں نہیں، کیوں لڑناں ہیں غیر مٹنا ہے

مشکل الفاظ و معانی: غیر گناہ ہے سب۔ سدے بھائے۔ دھم۔ شہرت۔ تداں۔ جب۔
 ترجمہ:

(۱) اے محبوب! ہم سے جھگڑا کیسا؟

ہم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔

”لا تتحرك“ خود لکھتا ہے اور پھر کس کو پچھانی لگاتا ہے۔

ہم اہل شرع اور اہل قرآن بھی ہیں، ہمیں تو پہلے ہی بلا لیا گیا تھا۔

”المست برکم“ کہا گیا تو ”قالوا تیلی“ کی دھوم مڑ گئی۔

”کن فیکون“ کی آواز آئی تو ہم بھی فوراً پاس آ گئے۔

لذتوں نے ہمیں دیوانہ کر دیا ہے ورنہ ہمارا تعلق ذاتی طور پر تمہی سے ہے۔

☆☆☆

۱۔ کوئی چیز حرکت نہیں کرتی۔ اللہ کے حکم کے بغیر۔

۲۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟

۳۔ سب نے کہاں ہاں کیوں نہیں..... تو ہی ہمارا رب ہے۔

۴۔ ہو جا تو وہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات تخلیق کی تو فرمایا ”کن“ کہ ہو جا ”فیکون“ پس وہ ہو گئی۔

(۹۳) کہیہ بے دردواں دے سنگ یاری

- (۱) کہیہ بے دردواں دے سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری
سناٹوں گئے بے زردی پھڈ کے
سینے سانگ بھر دی گڈ کے
جسموں چند ٹوں لے گئے کڈھ کے
ایہہ گل کر گئے بنیہ یاری
- کہیہ بے دردواں دے سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری
بے دردواں دا کہیہ بھرہ اسرا
خوف نہیں دل اندر ماسا
چڑیاں موت گواراں ہاسا
گمرؤں ہنس ہنس تازی ماری
- کہیہ بے دردواں دے سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری
(۲) آون گمہ گئے پھیر نہ آئے
آون دے سبھ قول بھلائے
میں بھلی، بھل نمین لگائے
کیسے ملے سانوں ٹھگ پچاری
- کہیہ بے دردواں دے سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری

(۴)	بکھے	شاہ	اک	سودا	کیتا
	کیتا	زہر	پیالہ	چینا	
	نہ	نفع	نہ	ٹونا	لیتا
	درد	ڈکھال	دی	گٹھڑی	بھاری
	رکھہ	بے	درداں	دے	سنگ
	روون	آکھیاں	زار	و	زاری

مشکل الفاظ و معانی: سنگ: ساتھ۔ سرائگ: برتھی۔ جند: جان۔ گنوار: جاہل۔ تارڑی: تالی۔ ٹونا: ٹکڑا۔

ترجمہ:

- (۱) دکھ درد نہ بکھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار و قطار روتی ہیں۔
 بے درد ہم کو چھوڑ کر چلے گئے، سینے میں بھری گاڑ گئے، جسم سے جان نکال کر لے گئے۔
 ہمارے ساتھ بیوی پاروں والی بات کر گئے ہیں۔
 دکھ درد نہ بکھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار و قطار روتی ہیں۔
- (۲) بے دردوں پر کیا بھروسہ ان کے دل میں تو ذرا خوف نہیں۔ چڑیوں کی موت اور گنواروں کی ہنسی ہے۔ بعد میں ہنس کر تالی بجاتے ہیں۔
 دکھ درد نہ بکھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار و قطار روتی ہیں۔
- (۳) آنے کا کہہ گئے مگر پھرتے آئے۔ آنے کے قول و قرار سب بھول گئے، مجھ سے بھول ہو گئی کہ میں نے آنکھیں لڑائیں۔ یہ کیسے ہمیں اونٹنے والے بیوی پاری مل گئے۔
 دکھ درد نہ بکھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار و قطار روتی ہیں۔
- (۴) اے بلھے شاہ! میں نے ایک سودا کیا کہ زہر کا پیالہ میں نے پی لیا۔ نہ کوئی نفع اور نہ کوئی تھوڑا سا فائدہ حاصل کیا۔ بس ایک درد دکھوں کی بھاری گٹھڑی پائی۔ دکھ درد نہ بکھنے والوں کے ساتھ کیا دوستی کرنی کہ اب میری آنکھیں زار و قطار روتی ہیں۔

(۹۴) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا

- (۱) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
جو کوئی اندر بولے چالے، ذات اُساڑی سواہی
- (۲) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
چٹی چادر لاد سٹ کڑیے، پہن فقیراں دی لوئی
چٹی چادر ٹوں داغ لگے گا، لوئی ٹوں داغ نہ کوئی
- (۳) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
آلف پچھاتا ب پچھاتی تے تلاوت ہوئی
سین پچھاتا شین پچھاتا، صادق صابر ہوئی
- (۴) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
کو کو کر دی قمری آئی گل وچ طوق پیو ای
بس نہ کردی کو کو کولوں، کو کو اندر موئی
- (۵) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
جو گجھ کرسی اللہ بھاتا کیا گجھ کرسی کوئی
جو گجھ لیکھ متھے دا لکھیا، میں اُس تے شاکر ہوئی
- (۶) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
عاشق بکری معشوق قصائی، میں میں کردی کوہی
بٹیوں بٹیوں میں میں بڑتا کردی، تیوں تیوں موئی موئی
- (۷) کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی
بکھا شوم عنایت کر کے شوق شراب وچو ای
بھلا ہویا اسیں ذروں چھتے، نیرے آن لڑھوای
- کہیہ جاناں میں کوئی، وے اڑیا، کہیہ جاناں میں کوئی

مشکل الفاظ و معانی: بخیر: محبت، پیار، عشق۔ صادق: صدق والا۔ لونی: اونی چادر۔ قمری: فاختہ جیسا پرندہ۔ صابر: صبر کرنے والا۔ طوق: زنجیر۔ بھانا: پسند آنا۔ لکھ: قسمت۔ پورتا: زیادہ۔ شوہ: محبوب۔ لدھنا: ڈھونڈنا، پانا۔

ترجمہ:

- (۱) کسی کی مجھے کیا خبر ہو! ارے کسی کی مجھے کیا خبر ہو!
- جو کوئی میرے اندر بولتا ہے، وہ میری ہی ذات ہے۔ جس سے میں نے محبت کی، اسی جیسی میں ہو گئی۔
- کسی کی مجھے کیا خبر؟ ارے کسی کی مجھے کیا خبر؟
- (۲) اری! تو سفید چادر اتار دے اور فقیروں کی لونی اوڑھ لے۔ سفید چادر کو داغ لگ جائے گا۔ جبکہ لونی کو داغ نہیں لگ سکتا۔
- کسی کی مجھے کیا خبر؟ ارے کسی کی مجھے کیا خبر۔
- (۳) ”الف“ کو پہچانا ”ب“ کو پہچانا تو بت تلاوت پوری ہوئی ”س“ کو پہچانا ”ش“ کو پہچانا تو میں صادق صابر ہو گئی۔
- کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!
- (۴) قمری کو لگو کرتی ہے، اس کے گلے میں غلامی کی زنجیر پڑی ہے۔ وہ ہر وقت لگو لگو کرتی ہے اور اسی لگو لگو میں مر جاتی ہے۔
- کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!
- (۵) جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔
- دوسرا کوئی کیا کر سکتا ہے؟ جو کچھ میری تقدیر میں لکھا ہے میں اسی پر شکر ہوں۔
- کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!
- (۶) عاشق بکری کی طرح ہے اور مشوق قصاب کی طرح۔ میں میں کرتی بکری ذبح ہو جاتی ہے۔ جوں جوں میں میں زیادہ کرتی ہے توں توں اس کی موت قریب ہوتی جاتی ہے۔
- کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!
- (۷) بابہ شاہ! محبوب نے خاص عنایت کی اور شوق کی لہ شراب عطا کر دی۔ اچھا ہوا کہ زیادہ دور نہیں جانا پڑا اور گوہر مقصود نزدیک سے ہی حاصل ہو گیا۔
- کسی کی مجھے کیا خبر! ارے، کسی کی مجھے کیا خبر!

☆☆☆

۱۔ امیرانہ ٹھانڈھ چھوڑوے اور فقیروں جیسا لباس پہن لے۔
۲۔ عشق الہی کی سزا کا پالہ عنایت کر دیا ہے۔

(۹۵) رکیہ گردا بے پرواہی ہے

(۱) رکیہ گردا بے پرواہی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

مگن کیہا فیکون گہایا یاطن ظاہر دے ول وحا یا
بے پونی دا پون بنایا بیکھری کھیڈ چپائی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

(۲) ہر فغی دا جس دم بولا گھٹک اپنے مکھ سے کھولا

ہن کیوں کردا ساتھوں اوہلا حقیقت سہ وچ آئی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

(۳) کزمنہ بنی آدم گہیا کوئی نہ کیتا تیرے جیہا

شان بڈرگی دے سنگ ایہا ڈپھری خوب وچائی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

(۴) آپے بے پرواہیاں کردے اپنے آپ سے آپے ڈر دے

دہیا سا وچ ہر ہر گھر دے نھلی بھرے لوکائی ہے!

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

رکیہ گردا بے پرواہی ہے

چوک ۱ دیوانہ ہویا لیلیٰ بن کے جھوں مویا

آپے رویا، آپے دھویا کیہہ کہیتی آشتائی ہے

کیہہ گروا بے پرواہی ہے

کیہہ گروا بے پرواہی ہے

(۶) آپے نیں توں شاہجن نیاں عقل ذلیلاں سہہ اٹھہ سہیاں

بگھا شاہ نے خوشیاں لیاں بہن گروا کیوں جدائی ہے

کیہہ گروا بے پرواہی ہے

کیہہ گروا بے پرواہی ہے

مشکل الفاظ و معانی: بے پرواہی: بے نیازی۔ دھانا: آنا۔ بے پوئی: بے مثال۔ چون: مثال، صورت۔ بکھری: بکھری ہوئی۔ کھیڑ: کھیل۔ سر راز: مخفی، چھپا ہوا۔ گھٹکت: گھٹکت۔ سنگ: ساتھ۔ ڈپجری: ذیلی۔ چٹک: چاٹ، لگن۔

ترجمہ:

(۱) محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے، محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟ اس نے "کن" کہا تو "کیوں" سے پہلوایا۔ چھپا ہوا نظام ہو گیا۔ بے صورت سے صورت بنادی۔ بکھرے ہوئے کھیل کو اس نے رچا دیا۔

محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی دکھاتا ہے؟

(۲) جب چھپے ہوئے راز کو آشکار کیا، تو رخ سے اپنے پردہ بنادیا۔ اب کیوں ہم سے پردہ کرتا ہے۔ حقیقت سب میں مانگی ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۳) اس نے کہا کہ "ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی"۔ تمہاری طرح کا کوئی نہ بنایا گیا۔ شان بزرگی عطا کی اور اس کا خوب و حضور پینا۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۴) بے نیازی بھی خود ہی کرتا ہے اور عاشق بھی خود ہی ہے۔ ہر گھر میں وہ ہے۔ لوگ تو ایسے ہی جھوٹے پھر رہے ہیں۔

۱۔ اس نے خود ہی کائنات کے ظہور کا حکم (کن) دیا۔

۲۔ خود ہی اس کی قیام کروائی (کیوں) یعنی سب کچھ وجود میں آ گیا۔

۳۔ وہ تو ظاہر ہے لیکن دیکھنے والی آنکھ ہی اسے دیکھ سکتی ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۵) محبت کی چاٹ لگائی اور خود ہی عاشق بن بیٹھا۔ لیلیٰ بن کر محبتوں کو موہ لیا۔ خود ہی رویا دھویا۔ یہ کیسی اس نے دوستی کی ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۶) توجہ بھی اور محبوب بھی ہے۔ عقل اور دلیل کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ مجھے شاہ نے خوشیاں پائی ہیں تو اب کیوں وہ جدائی اختیار کر رہا ہے۔

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

محبوب کیا بے پرواہی کرتا ہے؟

(۹۶) کہیہ کردانی کہیہ کردانی؟

کہیہ کردا نی کہیہ کردا نی؟ کوئی چنچھو کھاں ولیر کہیہ کردا؟

اکے گھر وچ دسدیاں دسدیاں، نہیں ہوندا وچ پندا

وچ مسیت نماز گزارے، بُت خانے جا وڑدا

آپ اکو کئی لکھ گھراں دے، مالک ایہہ گھر گھر دا

جٹول دیکھاں اُت ول اوہو، ہر اک دا سنگ کردا

موسیٰ تے فرعون بنا کے، دو ہو کے کیوں لہو دا

حاضر ناظر ادھو ہر تھاں، پوچک کس توں کھر دا

ایسی تازک بات کیوں گہندا، نہ کہہ سکدا نہ ہر دا

بکھا شوہ دا عشق بکھیلا، رت پیندا گوشت پتر دا

کہیہ کردا نی کہیہ کردا نی؟ کوئی چنچھو کھاں ولیر کہیہ کردا؟

سکھل الفاظ و معانی: چنچھو: معلوم کرو۔ ولیر: محبوب، محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) اکے: ایک ہی۔ دسدیاں: رہتے

مسیت: مسجد۔ جٹول: جس طرف۔ اُت ول: اسی طرف۔ سنگ: ساتھ۔ بکھیلا: شیر کا بچہ، نوجوان شیر۔ رت: خون۔ پیندا:

پیردا کھاتا۔

ترجمہ :

دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟ دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟

ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور بت خانے کا رخ کرتا ہے۔ آپ اکیلا ہے لیکن
لاکھوں گھر ہیں۔ جس طرف دیکھتا ہوں ادھر وہی ہے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ ہے۔ موتی اور خرمن وہ نول بنا کر کیوں لڑاتا

ہے؟

وہی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ یہ چوچک۔ کس کو لے کر جاتا ہے؟

ایسی نازک بات کیوں کہتا ہے؟ جو نہ کہہ سکتا ہے اور نہ برداشت کر سکتا ہے۔

تیسرے شاہ! محبوب کا عشق تو جوان شیر کی طرح ہے۔ جو خون پیتا ہے اور گوشت کھاتا ہے۔

دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟

دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟

(۹۷) کینہوں لامکانی دسدے او

- (۱) کینہوں لامکانی دسدے او
 شنی بر رنگ دے وچ دسدے او
 گلن فیکون شنی آپ کہنایا
 شنی باجھوں ہور کھیڑا آیا
 عیشوں سسھ ٹھہور بنایا
 عاشق ہو کے دسدے او
 کینہوں لامکانی دسدے او
 شنی بر رنگ دے وچ دسدے او
 (۲) پنچھو! آدم کس نے آندا ہے
 کتھوں آیا کتھے جاندا ہے
 او تھے کس دا تئیں لانجھا ہے
 او تھے کھا دانا اٹھ دسدے او

کیہنوں لامکانی دسدے او
 شسی ہر رنگ دے وچ دسدے او
 آپے نہیں تے آپ سناویں (۳)
 آپے گاویں آپ بجاویں
 ہتھوں قول سرود سناویں
 کہتے جاہل ہو کے دسدے او

کیہنوں لامکانی دسدے او
 شسی ہر رنگ دے وچ دسدے او
 تیری وحدت توئیں منجھاویں (۴)
 اتا الحق دی تار ہلاویں
 سولی تے منصور چڑھاویں
 آتے کول کھلو کے دسدے او!

کیہنوں لامکانی دسدے او
 شسی ہر رنگ دے وچ دسدے او
 کہتے ہو سکندر طرف نوشاہیاں (۵)
 ہو رسول لے آویں کتاباں
 یوسف ہو کے اندر خواہاں
 زلیخا دا دل کھدے او

کیہنوں لامکانی دسدے او
 شسی ہر رنگ دے وچ دسدے او
 کہتے رومی ہو کتے رنگی ہو (۶)
 کہتے ٹوپی پوش فرنگی ہو

رکت میخانے وچ بنگی
 کتے مہر مہری بن وسدے او
 کیجیوں لامکانی وسدے او
 ٹسی ہر رنگ دے وچ وسدے او
 بکھا شوہ عنایت آرس ہے
 اوہ میرے دل دا وارث ہے
 میں لوہا تے اوہ پارس ہے
 تسی اوے دے سنگ گھسدے او
 کیجیوں لامکانی وسدے او
 ٹسی ہر رنگ دے وچ وسدے او

(۷)

مشکل الفاظ و معانی: لامکانی: لامکان ہونے کی حالت۔ کن فیکون: ہو جا اور وہ ہو گیا۔ تیں: تو۔ یا تھیوں: بغیر۔ لا نچھ: اندیشہ، ہتھوں پاس سے سرود: نغمہ، گیت۔ چاہل: انجان۔
 ترجمہ:

(۱) یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔ خود ہی کن فیکون کہلوایا۔ آپ کے بغیر اور کون آیا؟ عشق سے ہی ہر اظہار فرمایا۔ عاشق ہو کر آپ نے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۲) آدم سے پوچھو کہ اسے یہاں کون لایا؟ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا ہے؟ وہاں کس چیز کی فکر ہے کہ دانہ کھا بھاگتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۳) خود ہی سنتے اور خود ہی سنا تے ہو۔ خود ہی گاتے ہو اور خود ہی بجاتے ہو۔

اپنے پاس سے ہی نغمے کے بول سنا تے ہو اور کہیں انجان بن کر اٹھ بھاگتے ہو۔

یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟

- (۴) (اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔
اپنی وحدت سے متعلق خود ہی سمجھاتے ہو۔ خود ہی انا الحق (میں حق ہوں) کی تار ہلاتے ہو۔ منصور کو مولیٰ پر چڑھاتے ہو اور پاس کھڑے ہو کر ہنستے ہو۔
یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟
(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔
(۵) کہیں سکندر بن کر جشن مناتے ہو۔
رسول بن کر کتا بن لے آتے ہو۔ کبھی خوابوں میں یوسف بن کر ڈیلخا کا دل چھین لیتے ہو۔
یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟
(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔
(۶) کہیں رومی ہو اور کہیں زنگی ہو۔ کہیں ٹوپی پہننے والے فرنگی ہو۔ کہیں سے خانے میں بھی موجود ہو اور کہیں مہر و محبت بن کر برستے ہو۔
یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے۔
(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔
(۷) آئیے شاہ! میرا محبوب شاہ عنایت ایک گلینہ ہے۔ وہی میرے دل کا وارث ہے۔ میں لوہا ہوں اور وہ پارس ہے۔ اسی سے کچھ حاصل کیا جاتا ہے۔
یہ کسے لامکانی بتایا جا رہا ہے؟
(اے میرے محبوب) آپ تو ہر رنگ میں بستے ہیں۔

(۹۸) گہیے لارے دینائیں سائوں؟

یے لارے دینائیں سائوں؟ دو گھڑیاں مل جائیں

نیرے دسین تھان نہ دسین، ڈھونڈاں رکت ول جابیں
آپے جھاتی پائی احمد، ویکھاں تاں مرو ناہیں
آکھ گھنوں مڑ آپوں ناہیں، سینے دیوچ تھروکن بجاہیں
اکسے گھر وچ وسدیاں رسدیاں، رکت ول ٹوک سٹاہیں
پاندھی جا میرا دے سٹیہا، ول دے اوہلے ملدا کیہا
نام اللہ دے نہ ہو ویری، مٹکھ ویکھن ٹوں نہ تر سائیں

بلھا شاہ کہہ لایا مٹیوں، رات آدمی ہے تیری مہماں

اوجھڑ نیلے سبھ کوئی ڈر واہ سو ڈھونڈاں میں چائیں چائیں

مشکل الفاظ و معانی: کیسے: کیسے۔ لارے: دلا سے، تسلیاں۔ کت دل: کس طرف۔ چائیں: جگہیں۔ بھائیں: بھائی۔ آگ: کوک۔ فریاد۔ پاندھی: مسافر۔ اوجھڑ: جنگل، بیلا۔ چائیں چائیں: بڑے شوق سے۔

ترجمہ:

اے محبوب! تم مجھے کیسے دلا سے دے رہو۔ ذرا دو گھڑی کے لئے ہم سے آکر مل جاؤ۔

نزدیکی کا بتاتے ہو لیکن اپنی جگہ اور مقام کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔ میں تجھے کدھر ڈھونڈنے جاؤں۔ خود ہی نزدیک اللہ نے مجھ پر اک نظر ڈالی اور جب میں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

تم آنے کا کہہ کر گئے تھے لیکن آئے نہیں، میرے سینے میں آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے میں بچ کر آگے فریاد کروں گا۔

اے مسافر! تو جا کر میرا پیغام دے کہ محبوب! دل کے پردہ میں کیوں چھپا ہوا ہے؟ اس سے کہنا کہ خدا کا واسطہ ہے مجھے دیکھنے سے نہ ترسائے۔

اے بلھے شاہ! کیا فائدہ کہ آدمی رات۔ جنگل نیلے سے ہر کوئی ڈرتا ہے، لیکن میں شوق اور چاؤ سے ڈھونڈتا پھرتا ہوں۔

(۹۹) کھیڈ لے وچ ویہڑے گھمی گھم

(۱) کھیڈ لے وچ ویہڑے گھمی گھم

ایس ویہڑے وچ آلا سوہندا، آلے دیوچ تاکی

تاکی دیوچ جھج وچھاواں، نال پیا سنگ راتی

ایس ویہڑے دے تو دروازے، دسواں گیت رکھائی

اوس گلی دی میں سار نہ جانا، جہاں آوے پیا جاتی

ایس ویہڑے وچ پڑھ سوہندا، پانی آں بولتے پھیرے

اپنے پیائوں یاد کریساں، چرخ دے ہر پھیرے

ایس ویہڑے وچ مکنا ہاتھی، سنگل نال کھیڑا۔

بلھے شاہ فقیر سائیں دا، جاگدیاں سگوں چھینا۔

کھیڈ لے وچ ویہڑے گھمی گھم

مسئلہ الفاظ و معانی: آلا: مناسب جگہ، چھوٹا سا کمرہ۔ سوہنلا: خوبصورت۔ تاک: کھڑکی۔ بھج: ساج۔ پیا: محبوب۔ رنگ: گھر۔ گیت: خفیہ، چھپا ہوا۔ سار: قیمت، رسول۔ مکنا: ہاتھی۔ ایک قسم کا ہاتھی، جس کے باہر کے دانت نہیں ہوتے۔ سنگل: زنجیر۔

ترجمہ:

صحن میں تم خوشی سے کھیل لو۔

اس صحن میں مناسب خوبصورت جگہ ہے اور اس میں ایک کھڑکی بھی ہے۔ کھڑکی میں، میں ساج بچھاتی ہوں اور محبوب کے ساتھ خوشیاں مناتی ہوں۔

اس صحن کے نور وازے ہیں اور دسویں کا کوئی پتہ نہیں۔ اس نگلی کی قیمت کافی کچھ پتہ نہیں جہاں محبوب کا آنا جانا ہے۔ اس صحن میں چرخہ بہت بچتا ہے اور میں اس کو زیادہ سے زیادہ چلاتی ہوں۔ چرخے کے ہر سنگ پھیرے کے ساتھ اپنے محبوب کو یاد کرتی ہوں۔

اس صحن میں ایک چھوٹا سا ہاتھی لگے ہے جو زنجیروں کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ اے تلکے شادابیہ جاگتے ہوؤں کو بھی تنگ کرتا ہے۔ صحن میں تم خوشی سے کھیل لو۔

(۱۰۰) گر جو چاہے، سو کر دے

(۱) گر جو چاہے سو کر دے

میرے گھر وچ چوری ہوئی سستی رہی نہ جاگیا کوئی
میں گر پھڑپھڑا سوچھی ہوئی جوئی مال گیا سو تر دے ہے
گر جو چاہے سو کر دے ہے

پہلے مخفی آپ خزانہ سی اوتھے خیرت خیرت خانہ سی
پنچر وحدت دے وچ آتا سی گل بچو دا مجمل پردا ہے
گر جو چاہے سو کر دے ہے

زور شور سے عبادت کرلو۔

انسان جسم۔

دن رات عبادت و ریاضت میں رہتی ہوں۔

نفس امارہ۔

(۳) گن فیکون آوازہ دیندا وحدت وچوں گھرت

چین لباس بندہ بن بھندا کر بتدی مسجد وڑدا

گر جو چاہے سو کزدا ہے

(۴) روز یشاق است سناوے قالوا بلی غھدنا چاہو

پھر غھدنا اپا آپ چھپاوے اوہ گن گن وستان دھردا

گر جو چاہے سو کزدا ہے

(۵) گر اللہ آپ گھندا ہے گر علی نبی ﷺ ہو بھندا

گر بر دے دل وچ رہندا اے اوہ خالی بھانڈے بھردا

گر جو چاہے سو کزدا ہے

(۶) بٹھا شوہ ٹوں گھر وچ پایا جس ساگی ایہہ ساگ

لوکاں کولوں بھیت چھپایا اوہ درس پرم پڑدا

گر جو چاہے سو کزدا ہے

مشکل الفاظ و معانی: گر: گرد کا مخفف، مرشد، استاد، رب۔ سو: سچی ہوئی، جاننے والی ہوئی۔ مخفی: چھپا ہوا۔ کل: مکمل۔

کی ذات۔ جزو: حصہ۔ مجمل: پیچیدہ، غیر واضح۔ وستان: چیز، شے، سامان۔ دھرتا: رکنا۔ بھانڈے: برتن۔ شوہ: محبوب۔ ساگ: بہرہ۔ پرم: محبت، پیار۔

ترجمہ:

(۱) گرد (مرشد) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

میرے گھر میں چورٹی ہوئی اور میں سوئی رہی میں نے گرد (مرشد، رب) کو پکڑا تو مجھے گیان حاصل ہوا۔ میرا ڈوبا ہوا دل تر گیا ہے۔

گرد (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۲) پہلے خود ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ وہاں سوائے حیرت کے کچھ نہ تھا۔ پھر وحدت میں آنا ہوا۔ اور جزو کو کل کا مجمل پر وہ بنا دیا۔

گرد (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۳) کن سا قیون کی آواز دیتا ہے۔ وحدت سے کثرت تخلیق کر ڈالتا ہے۔ لباس پمیں کراؤنی بن جاتا ہے۔ بندگی کرتا ہے اور مسجد تکبیس داخل ہوتا ہے۔

گر و (مرشد، رب) جو چاہتا ہے، وہی کرتا ہے۔

(۴) روز مہیاقی "الست" سنا تا ہے۔ "قالو ابلی عھدا" چاہتا ہے۔ پھر کچھ اپنے آپ کو بھی رکھتا ہے۔ گن کر چیزوں کو رکھتا ہے۔

گر و (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۵) گر و (مرشد، رب) کبھی اپنے آپ کو اللہ کہلاتا ہے، کبھی علیؑ بنی ہو بیٹھتا ہے۔ گر و (مرشد، رب) ہر دل میں رہتا ہے۔ وہ نہالی سکھرتن بھر دیتا ہے۔

گر و (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

(۶) نیکھے شاہ! محبوب کو گھر میں پایا ہے، جس نے اپنے آپ کے کئی روپ بنا لئے ہیں لوگوں سے اس نے تجید چھپایا ہے اور محبت کے درس دیتا ہے۔

گر و (مرشد، رب) جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

(۱۰۱) گل رولے لوکاں پائی اے

(۱) گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

سج آکھ منٹاں کنیوں ڈرناں ایں

اس سج پچھے شوں ترناں ایں

سج سدا آبادی کرتاں ایں

سج دست اچنجا آئی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

"ہو چاہو تو وہ ہو جاتی ہے" قرآن پاک کی آیت کے الفاظ۔

ہر جگہ اور ہر روپ میں موجود ہے۔

"الست بریکم" قرآن پاک کی آیت کے الفاظ کیا میں تمہارا رب نہیں؟

قالو بلی شہندا کہا یعنی کہ تو ہمارا رب ہے۔ گواہی دی۔

ان گنت چیزوں میں جلوہ دکھاتا ہے۔

جس دل کو طلب ہوتی ہے اس میں جا رہتا ہے۔

(۲) پائمن آن جمان ڈرائے

پتھر پیڑ دس بھرم ڈوڑائے

آپے دس کے جتن کرائے

پو جا شروع کرائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۳) پتر ثناں دے اوپر پیڑا

گرو چاول مناو لیوا

بچو پاؤ لاہو پیڑا

ٹپلی ثرت پوائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۴) پتر نہیں آئیوں نکلیں گلی

روک روپیہ بھانڈے ڈھکی

ہوئے لاکھی دُورست نہ گلی

بکھا ایہہ بات بنائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۵) پدم پتلی مات بنائی

جس نوں پوچے سرب لوکائی

پاچھی وڈھکے جج چڑھائی

ڈولی ٹھم ٹھم آئی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے

(۶) بھل خدا نوں جان خدائی

بنیاں آگے سیس نوئی

جھڑے گھر کے آپ بنائی
 شرم رتا نہ آئی اے
 گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
 ویکھو شکسی مات بنائی
 سالگ راسے سنگ پر بنائی
 جس رس ڈولی چا چڑھائی
 سوہرا بنے جوانی اے
 گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
 دھیاں بھیڑناں سسھ ویاہون
 پردے آپے آپ کجاون
 بکھا شاہ کیدہ آکھن آون
 نہ ماما کسے ویاہی اے
 گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
 شاہ رگ تھیں رب وسدا نیڑے
 لوکاں پائے لے جھڑے
 یاں کے جھڑے کون نیڑے
 بھج بھج کے عمر گوانی اے
 گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
 برچہ باغ وچ نہیں جدائی
 بکدہ رب تویں بن آئی
 چکھلے سوتے تے بکھرو آئی

دوبھتا آن معانی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
(۱۱) بٹھا آپے نھل نھلایا اے

آپے چتیاں ج دبايا اے

آپے ہوکا دے سنایا اے

نچھ میں بھیت نہ کائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
(۱۲) گرم سرو ہو جس ٹوں پالا

حرکت کیتا چہرہ کالا

تس ٹوں آکھن جی شکھالا

اس وی کرو دوائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
(۱۳) اکھیاں پکٹیاں آکھن آئیاں

السی سمجھ کے آؤ غی مانیاں

آپے نھل مکھیاں بن سنائیاں

بن تیرتھ پاس سڈھائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے گل رولے لوکاں پائی اے
(۱۴) جو کوئی وسدا ایہو پیارا

بٹھا آپے دیکھن بارا

آپے بید قرآن پکارا

جو سننے دست نھلایا اے

گلِ رولے لوکاں پائی اے گلِ رولے لوکاں پائی اے
 پستی آکھے ملے اُفیم
 بندہ بھالے قادرِ کریم
 نہ کوئی دے گیانِ جکیم
 عقلِ شہاڈی جانی اے

گلِ رولے لوکاں پائی اے گلِ رولے لوکاں پائی اے
مشکل الفاظ و معانی: من: دل۔ ترناں اس کا میاں ہوتا ہے۔ دست: چیز۔ اجنبیا: انوکھی۔ جہان: سردارہ اونچے مرتبہ کے لوگ۔ پتر: پتے۔ پیر: درخت۔ بھرم: سناکھ۔ جن: کوشش۔ پیر: مصیبت، تکلیف، دکھ۔ لیوا: کپڑا۔ تر: جلدی۔ روک: نقدی۔ جکی: گانے۔ لاکھی: سرخ رنگ کی۔ بگی: سفید رنگ کی۔ یرتم: محبوب، خاوند۔ ماتا: ماں۔ سرب: تمام۔ یاچھی: بچنے۔ سیں: سر۔ رتا: ذرا۔ بھیج بھیج کے: دوڑ دوڑ کر۔ پرچھ: پوچھنا، درخت۔ کھڑ آئی: کھل گئی۔ ڈبجتا: الزام۔ چتیاں: وحی، خیالوں میں ہوکا: آواز۔ بھیت: راز۔ پالا: سردی۔ پکیاں اکھیاں: دکھتی آنکھیں۔ پستی: اونچی۔

ترجمہ:

- (۱) بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ اے دل! بھیج کہہ دو ربا کُل۔ اس سچ میں ہی تیری کامیابی ہے۔ سچ نے ہی ہمیشہ خوش اور خوشحال رکھتا ہے اور یہ سچ ایک انوکھی ہی چیز ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
- (۲) برہمنوں نے جہانوں (بڑے بڑے سرداروں) کو ڈرایا ہے۔ چوں اور درختوں کا بھرم قائم کر ڈالا ہے۔ خود ہی بتا کر کوششیں کروائی ہیں اور پھر پوجا شروع کرا دی ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
- (۳) (برہمنوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ) تمہارے بیٹے کے اوپر مصیبت آنے والی ہے۔ گز، چاول اور کپڑا وغیرہ دو۔ زنا کرنا پہننا اور مٹن اتارو۔ تمہارے اوپر ایک چلو (کسی جنس کا) صدقہ کا آتا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
- (۴) یہ تکلیف یونہی نہ جانے پائے گی۔ تم نقدی، روپیہ پیسہ اور برتن دو۔ ساتھ گائے بھی ہو جو سرخ رنگ کی ہو، سفید نہ ہو۔ بلھے شاہ! یہ بات بنائی گئی ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رولے میں ڈال دیا ہے۔
- (۵) محبوب کی ناپسند کو ماں بنا لیا ہے۔

(۱۵) بات کو لوگوں نے رو لے میں ڈال دیا ہے۔ بات کو لوگوں نے رو لے میں ڈال دیا ہے۔
 اقبونی کو اقبیم کی طلب ہوتی ہے لیکن بندہ قادر اور کریم کو ڈھونڈتا ہے۔ کوئی بھی نظر نہیں آتا۔
 کوئی طریب نہیں ملتا تم لوگوں کی تو عقل جا چکی ہے۔
 بات کو لوگوں نے رو لے میں ڈال دیا ہے۔
 بات کو لوگوں نے رو لے میں ڈال دیا ہے۔

(۱۰۲) گھر میں گنگا آئی سنتو!

گھر میں گنگا آئی سنتو! گھر میں گنگا آئی
 آپے مرلی آپ کنہیا آپے جادو رائی
 آپ گو بریا آپ گدڑیا، آپے ریت دکھائی
 انہد دوار کا آیا گوریا، کنگن دست چڑھائی
 منڈا منڈا موہے پڑتی کوہ رین کٹاں میں پائی
 امرت پھل کھالیو رے گسائیں، تھوڑی کرو بدھائی
 گھر میں گنگا آئی سنتو! گھر میں گنگا آئی

مشکل الفاظ و معانی: سنت: درویش۔ مرلی: بانسری۔ رائی: سرسوں کی مانند چھوٹا سا بیج۔ پڑتی: محبت کرنے والا۔ امرت: پھل: آب حیات جیسا پھل۔

ترجمہ:

اے درویشو! گنگا بخود گھر میں آگئی ہے۔
 خود ہی بانسری ہے اور خود ہی اس کو بجانے والا ہے۔ اور خود جادو کی رائی بھی ہے۔ خود ہی ادنیٰ ہے اور خود ہی اعلیٰ ہے۔ خود ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔
 وحدانیت کے گھر سے وہ آیا ہے اور ہاتھوں میں کنگن پہنے ہوئے ہیں۔ میری داڑھی میں بھی منڈا اکر اس نے میرے کانوں میں مندریاں ڈال دی ہیں۔
 اے درویشو! امرت پھل کو کھالینا اور بڑھاپے میں کچھ کمی کر لینا۔
 آمین

میں تال قریاد پکار دی ہاں
گھٹکٹ اوہلے نہ لگ سوہنیا! میں مشتاق دیدار دی ہاں
(۲) مفت وکاندی جاندی باندی
میل مانی چند آنویں جاندی
اک دم بھر نہیں میں سہندی
میں بلبیل اس گلوں دی ہاں
گھٹکٹ اوہلے نہ لگ سوہنیا! میں مشتاق دیدار دی ہاں

مشکل الفاظ و معانی: گھٹکٹ: گھوگھٹ۔ اوٹ: حجاب۔ سوہنیا: اسے دلیر۔ جانی: محبوب۔ باجر: بغیر۔ ٹوکاں: طہریل۔
ٹخنے: سہائی۔ سب ہی۔ جیکر: شاید۔ دل جوئی: ولداری۔ باندی: لونڈی۔ بجر: جدائی و فراق۔

ترجمہ:

- (۱) اے محبوب! گھوگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔ دلیر کے بغیر میں دیوانی ہوئی ہوں۔ سب لوگ میرے
اڑاتے ہیں شاید محبوب ہی میری دلجوئی کرے۔ میں اس لئے فریاد کرتی ہوں۔
اے محبوب! گھوگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔
(۲) میری جان تو مفت بکتی باندی کی طرح ہے۔ اے محبوب! جلد آمل کہ یہ جان ایسے ہی بے کار نہ چلی جائے۔ میں ایک
نہیں برداشت کر سکتی کیونکہ میں اس باغ کی بلبیل ہوں۔
اے محبوب! گھوگھٹ کی اوٹ نہ لو کہ میں دیدار کی پیاسی ہوں۔

(۱۰۵) گھٹکٹ چک او بچنا

(۱) گھٹکٹ چک او بچنا، ہن شرماں کاہنوں رکھیاں دے

زلف گنڈل نے گھیرا پایا

بشیر ہو کے ڈنگ چلایا

کر کے ٹوٹی اکھیاں دے

گھٹکٹ چک او بچنا، ہن شرماں کاہنوں رکھیاں دے

(۲) دو نیناں دا تیر چلایا

میں عاجز دے سینے لایا
گھائل کر کے مکھ بچھاپا
چوریاں ایبہ کن دسیاں دے
گھٹک چک او بچا، مین شرماں کاہنوں رکھیاں دے
(۳) پردہوں کناری گس کے ماری
تم میں ہوئی بے دل بھاری
پیتاں تیریاں کچیاں دے
گھٹک چک او بچا، مین شرماں کاہنوں رکھیاں دے
(۴) نیونہ لگا کے من ہر لیتا
پھیر نہ اپنا ورش دتا
زہر پیالہ میں ایبہ پیتا
ساں عقلوں میں کچیاں دے
گھٹک چک او بچا، مین شرماں کاہنوں رکھیاں دے

مشکل الفاظ و معانی: گھٹک: گھونگھٹ، پردہ: کنڈل: بیچ: مین: آنکھیں۔ گھائل: زخمی۔ پردہوں: فراق، جدائی۔ کناری: خنجر۔ تم: ب۔ م: پھر۔ سار: خیر۔ پیتاں: پیست کی جمع، محبت۔ نیونہ: عشق۔

ترجمہ:

- (۱) اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟
تیری زلف کے بیچ نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ سانپ کی طرح یہ مجھ پر ڈنک چلا رہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں خون اتر رہا ہے۔
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟
- (۲) تو نے دو نیونوں کا تیر چلایا اور مجھ عاجز کے سینہ کو زخمی کیا۔ مجھے زخمی کر کے تو نے کھڑا چھپا لیا ہے۔ یہ دواؤ بیچ تم نے کہاں سے لیکھے؟
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟
- (۳) تم نے جدائی کا خنجر بڑے زور سے مارا۔ میری توجہ پر بن گئی۔ تم نے تو ہماری پھر خیر ہی نہ لی۔
شاید تمہاری محبتیں بکٹی ہیں۔
اے محبوب! گھونگھٹ تو اٹھاؤ! اب شرم کس بات کی؟

(۱۰۷) مائی قدم کریندی یار

مائی قدم کریندی یار
 مائی جیڑا، مائی کھوڑا
 مائی دا اسوار
 مائی مائی نوں
 مائی دا کھڑکار

مائی قدم کریندی یار
 مائی مائی نوں مارن لگی
 مائی دا تھنار
 جس مائی پر بوہتی مائی
 تس مائی ہنکار

مائی قدم کریندی یار
 مائی باغ بچھ مائی
 مائی دی گلزار
 مائی مائی نوں دیکھن آئی
 مائی دی اے بہار

مائی قدم کریندی یار
 چار سیاں رل کھین لکیاں
 پنجویں وچ سردار
 ہس کھینڈ مڑ مائی ہونیاں
 پوندیاں پیر پیار

مائی قدم کریندی یار

(۵) ہنس کھیڑ مڑ مانی ہوتی

مانی پاؤں پیار

بلقا ایہ بھجارت بوجھیں

لاد سر بھوئیں مار

مانی قدم گریندی یار

مشکل الفاظ و معانی: مانی: مٹی۔ جوڑا لباس، پوشاک۔ کھڑکار: کھڑکے کی آواز، شور و غوغا۔ ہوتی: زیادہ۔ کر
ہنکار: غرور و تکبر۔ سیاں: سہیلیاں۔ دل: بل کر۔ کھیڑنا: کھیلنا۔ ہنس کھیڑ: ہنس کھیل۔ پوندیاں: پڑتی ہیں۔ چر پیار: پاؤں چا۔
بھجارت: پھیلنے، پھیلنے سے۔ لاد: ہر اتار کر۔ بھوئیں: زمین پر۔

ترجمہ:

(۱) اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

مٹی ہی لباس ہے اور مٹی ہی گھوڑا ہے سو ابھی مٹی کا ہے۔ مٹی مٹی کو دوڑاتی ہے اور مٹی کا ہی شور و غوغا ہے۔

اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

(۲) مٹی مٹی کو مارتی ہے۔ ہتھیار بھی مٹی کا ہے۔ جس مٹی پر مٹی ڈرا زیادہ گئی ہو وہ مٹی مغرور و تکبر ہو جاتی ہے۔

اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

(۳) مٹی کا ہی باغ ہے اور مٹی کا ہی باغیچہ ہے۔ مٹی کا ہی گلزار ہے۔ مٹی مٹی کو دیکھنے آتی ہے اور مٹی کی حق یہ سب بہا ہے۔

اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

(۴) چار کھیلوں نے مل کر کھیلنا شروع کیا۔ ان میں پانچویں ایک اور سردار! بن گئی۔ وہ سب ہنس کھیل کر مٹی بوجھیں مار۔

پیار کر لیت گئی ہیں۔

اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

(۵) مٹی ہنس کھیل کر مٹی ہو گئی ہے۔ اور اس مٹی نے اب پاؤں پیار لئے۔

لیکھے شاہ! اس بھجارت کو بوجھو تو لیکن پہلے اپنا سر (غرور و تکبر) اتار کر زمین پر مار دو۔

اے دوست! مٹی ہی عمل و حرکت کرتی ہے۔

چار عناصر آگ، پانی، ہوا اور مٹی اور پانچویں روح جو ان کی سردار ہے۔

قدم پوندیاں غاسر کے نزدیک انسان چار عناصر آگ، پانی، ہوا اور مٹی سے مرکب ہے۔

(۱۰۸) مابی وے تیں ملیاں، سبھ دکھ ہوون دُور

مابی وے تیں ملیاں، سبھ دکھ ہوون دُور
 لوکاں وے بھانے چاک چکیا، ساڈا رب غفور
 جیں وے ملن دی خاطر پشماں بہندیاں ہی نت تھور
 اٹھ گئی جگر جدائی جگروں، ظاہر وسدا نور
 لکھا رمز سبھ دی پائی آ، نہ نیڑے نہ دُور
 مابی وے تیں ملیاں، سبھ دکھ ہوون دُور

مشکل الفاظ و معانی: مابی: محبوب، پیارا، دلبر۔ تیں ملیاں: تیرے ملنے سے۔ بھانے: خیال میں۔ چاک: گھ۔ بان: پینا، نوکر۔ جیں وے: جس کے۔ پشماں: آنکھیں۔ تھور: مفہوم۔ رمز: راز۔
 ترجمہ:

اے محبوب! تیرے ملنے سے میرے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔
 لوگوں کی نظر میں تم گھ بان اور نوکر ہو لیکن میری نظر میں تو تم میرے مالک اور مجھے بخشے والے ہو، (تم وہو) جس کے ملنے کی خاطر آنکھیں ہمیشہ ترستی رہی ہیں۔ دل و جگر سے جدائی اٹھ چکی ہے۔ ظاہر روشن دکھائی دیتا ہے۔
 لکھے شاہ! میں نے یہ رمز (راز) پائی ہے کہ وہ نہ نزدیک ہے اور نہ دور ہے۔ اے محبوب! تیرے ملنے سے میرے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔

(۱۰۹) مائے نہ مُردا عشق دیوانہ

- (۱) مائے نہ مُردا عشق دیوانہ، شوہ نال پدپتاں لا کے
 عشق شرع دی لگ گی بازی، کھیڈاں میں دائر لگا کے
- (۲) مازن بولی تے بول نہ بولال، سناں نہ کن لا کے
 ویڑے وج شیطان نہیندا، اُس توں رکھ سمجھا کے
- (۳) توڑ شرع توں بچت لئی بازی، پھر دی نگ دڈھا کے
 میں آن جانی کھیڈو گئی آں، کھیڈاں میں آکے باکے
- (۴) ایہہ کھیڈاں نہن لگدیاں جھیڈاں، گھر پیا دے آکے
 سیاں نال میں پاواں گڈھا دلبر لگ لگ جھاکے

(۵) مچھوئی ایہہ کیوں شرماندا، جاندا نہ بھیت بتا کے

کافر کافر آکھن مٹیوں، سارے لوک سنا کے

(۶) مومن کافر دوویں نہ وسدے، وحدت دے وچ آکے

چولی چٹی تے مچھوکیا جھگا، دھوئی شرک جلا کے

(۷) واریا مگر وڈا میں دل تھیں، تلی تے سیس نکا کے

میں وڈ بھاگی ماریا خاوندہ ہتھیں زہر پلا کے

(۸) وصل کراں میں نال سخن دے، شرم حیا گوا کے

وچ سخن میں پلنگ وچھایا، یار سستی گل لا کے

(۹) سروہی نال میل گئی سروہی بٹھتا شوہ نوں پا کے

مائے نہ مڑا دا عشق دیوانہ شوہ نال پدیتاں لا کے

مشکل الفاظ و معانی: مائے-اے ماں۔ شوہ-محبوب۔ پدیتاں-پریت کی جمع، محبت، عشق۔ شرع-شریعت۔

وڈھانا-بے عزت ہونا، رسوا ہونا۔ کھیڈ ویگی-کھیل نہ جانے والی۔ آکے باکے-بچوں کا سا کھیل۔ جھڈیاں-جھڈی کی جمع، مذاکرہ۔

پیا-محبوب، دلبر۔ جھگا-قیس وڈ بھاگی-خوش قسمت۔ وصل-ملاقات۔

ترجمہ:

(۱) اے ماں! عشق دیوانہ باز نہیں آتا اور محبوب سے میں نے محبت کر لی ہے۔ عشق و شرع کی بازی لگ چکی ہے جس میں ہار جیت کھیل رہی ہوں۔

(۲) مجھے طعنے دیے جاتے ہیں اور میں پھر بھی نہیں کچھ کہتی۔ اس طرف کان نہیں دھرتی۔ شیطان نے سخن میں تاج رہا ہے، اس کو تو کھنکھاتا رہا ہے۔

(۳) شرعی اصولوں کو تو ذکر میں نے بازی جیت لی اور اب بے عزت ہو کر پھر رہی ہوں۔ میں انجان ہوں اور کھیلنا نہیں جانتی۔

(۴) میں بچوں کی طرح کھیل رہی ہوں۔ محبوب کے گھر آ کر یہ کھیل اب مذاق لگ رہے ہیں۔ سہیلیوں کے ساتھ میں خوشی سے تالیاں بجاتی ہوں اور محبوب مجھ پر ٹھپ کر دیتا ہے۔

(۵) ذرا پوچھو تو یہ کیوں شرمانا ہے اور جاتی مرتبہ بھیدتا کر بھی نہیں جانتا۔ سب لوگ مجھے کافر کہہ رہے ہیں۔

(۶) وحدت کے مقام پر آ کر مومن اور کافر دونوں ہی نظر نہیں آتے۔ میں نے شرک کی دھوئی جلا کر قیس سب کچھ مچھوٹک دیا ہے۔

(۷) دل پر سے میں نے کفر کو قریب کر ڈالا ہے اور پھیلی پر سر نہکا لیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے اپنے خاندان کو نہ ہر پاپا کر مار ڈالا ہے۔

(۸) شرم و حیا گنوا کر میں محبوب سے وصل کرتی ہوں چمن میں میں نے پلنگ بچھایا ہے اور محبوب کو گلے لگا کر سوئی ہوں۔

(۹) بلھے شاہ! محبوب کو پا کر گویا جو ہر سکیو ہر سے مل گیا ہے۔

اے ماں! عشق دیوانہ باز نہیں آتا اور محبوب سے میں نے محبت کر لی ہے۔

(۱۱۰) مہتر پیارے کارن، فی میں

(۱) مہتر پیارے کارن، فی میں لوگ آلا ہے سہنی ہاں

لگا نیونہ میرا جس سہتی

سر ہانے دیکھ پلنگ دے جیتی

عام گلیوں سمجھاوے ریتی

میں ڈٹھے باجھ نہ رہتی ہاں

مہتر پیارے کارن فی میں لوگ آلا ہے سہنی ہاں

ٹسی سمجھاوے دیرد بھوری (۲)

را نہنن ویندا مینھوں چوری

نہیں دے عشق کیستی میں ڈوری

میں تال آرام نہ بہنی ہاں

مہتر پیارے کارن، فی میں لوگ آلا ہے سہنی ہاں

برہوں آ وڑیا وچ دیہرے (۳)

زور و زور دیوے تن گھیرے

داڑو درد نہ ہاتھوں تیرے

میں بچناں باجھ مرغی ہاں

میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے اپنے نفس کو کل کے ذریعے مار ڈالا ہے۔

فانی اللہ کے مقام پر پہنچ گئی ہوں محبوب کی محبت میں گم ہو گئی ہوں۔

جر پیارے کارن، فی میں لوک آلا ہے سہنی ہاں
(۳) لکھے شاہ گھر رانجھن آوے

نال خوشی دے زین و باوے
غم خواری سہد میتھوں جاوے
نال خوشی دے سہنی ہاں

جر پیارے کارن، فی میں لوک آلا ہے سہنی ہاں

مشکل الفاظ و معانی - جر: محبوب، دوست، جانی جان۔ کارن: خاطر۔ آلا ہے: طے، شکایات۔ سہنی ہاں: برداشت کرتی ہوں۔ نہنہ: عشق۔

ترجمہ:

(۱) میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طے سنتی ہوں۔
جس کے ساتھ میں نے محبت کی اس کو گھر میں اپنے سر ہانے دیکھ کر جیتی ہوں۔ دنیا مجھے کیوں سمجھاتی ہے۔ میں تو اس کو دیکھتے بغیر نہیں رہ سکتی۔
میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طے سنتی ہوں۔
(۲) اے بھائیو! تم ہی کچھ سمجھاؤ۔

میرا محبوب چوری چوری جاتا ہے۔ اس کے عشق نے تو مجھے حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ میں جین کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔
میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طے سنتی ہوں۔
(۳) جدائی میرے مہن میں داخل ہو چکی ہے، زور و شور سے مجھے گھیرتی ہے۔ تیرے بغیر تو درد کا غلام نہیں ہو سکتا۔ میں تو محبوب و جدائی کی وجہ سے مرتی ہوں۔

میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طے سنتی ہوں۔
(۴) اے لکھے شاہ! میرا محبوب میرے گھر آئے۔ میری رات خوشی میں گزر جائے۔ غم خواری مجھ سے دور ہو جائے تو تب میں خوش و خرم بن سکتی ہوں۔ میں پیارے محبوب کی خاطر لوگوں کے طے سنتی ہوں۔

(۱۱۱) مری باج اٹھی آن گھاتاں

(۱) مری باج اٹھی آن گھاتاں
 سن کے نھل سہیاں سہ باتاں
 لگ گئے آنہد بان بیارے
 جھوٹھی دُتیا کوڑ پَسارے
 سائیں مکھ دیکھن وِجھارے
 مٹیوں نھل سہیاں سہ باتاں

مری باج اٹھ آن گھاتاں
 سن کے نھل سہیاں سہ باتاں
 بن میں پچھل مرگ پھبایا
 اوسے مٹیوں بچھ تہایا
 برف دوکانہ عشق پڑھایا
 رہ سہیاں دو ترے چار دکھاتاں

مری باج اٹھی آن گھاتاں
 سن کے نھل سہیاں سہ باتاں
 یوہے آن کھلوتا یار
 بابل چچ پیا تکرار
 کلے تال جے رہے وہار
 نبی محمد ﷺ بھرے شفاعتاں

مری باج اٹھی آن گھاتاں
 سن کے نھل سہیاں سہ باتاں
 جیکھے شہود میں بن بڑلائی

جد کی مری کاہن بجائی
باوری ہو ثناں ول دھائی
کھوجیاں کت ول وست براتاں

مری باج اٹھی اُن گھاتاں
سُن کے نکل سکھیاں سبھ باتاں

مشکل الفاظ و معانی: مری: بانسری۔ باج: اٹھی۔ اُن گھاتاں: بے وقت۔ بان: تیر۔ نیارے: عجیب۔ پیارے: جھوٹے دنیاوی اسباب۔ دھارے: پھیری والے۔ چنچل: شوخ۔ مرگ: ہرن۔ بھبھایا: پھنسیا۔ بندھ: بہایا۔ باندھ کر بٹھا۔ بائل: باپ۔ بیج: بہانہ۔ سنگرار: بحث۔ وہار: تعلق۔ برلائی: چیخ و پکاری۔ کاہن: نجومی۔ باوری: دیوانی۔ وست: براتاں۔ مقدور: کامیاب۔ سامان۔

توجہ:

(۱) اچانک ہی بانسری سُر ملی دھن میں بیج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔ مجھے اس کے (وحدانیت۔ عجیب تیر لگ گئے ہیں۔ یہ دنیا جھوٹی ہے اور اس کے اسباب بھی جھوٹے ہیں۔ ونبھارے (طالبان حقیقت) تو صرف عمر کا ٹکڑہ دیکھتے ہیں اور مجھے تمام باتیں بھول گئی ہیں۔

اچانک ہی بانسری سُر ملی دھن میں بیج اٹھی ہے اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۲) میں نے اب شوخ ہرن (محبوب) پھنسیا ہے اور اسی نے مجھے (اپنی محبت میں) باندھ کر بٹھا رکھا ہے۔ مجھے اس نے دو گانے پڑھایا ہے۔ صرف دو چار کعتیں پڑھنی رہ گئی ہیں۔

اچانک ہی بانسری سُر ملی دھن میں بیج اٹھی ہے اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۳) دوست (عزرائیل) دروازے پر آن کھڑا ہوا ہے۔ میرا بائل یونہی بہانے سے بحث و تکرار میں پڑھ گیا ہے۔ اگر کچھ قائم رہا تو نبی کریم ﷺ ضرور شفاعت کریں گے۔

اچانک ہی بانسری سُر ملی دھن میں بیج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گئی ہوں۔

(۴) اے تجھے (شاہ) میں محبوب کی محبت میں دیوانہ وار چیخ و پکار کر رہی ہوں۔ جب سے اس نے بانسری بجائی ہے میں تو اسی سے دیوانوں کی طرح تیری طرف دوڑتی چلی آتی ہوں۔

قسمت میں لکھا ہوا ہے کہ ہر تلاش کیا جاتا رہا ہے؟

اچانک ہی بانسری سُر ملی دھن میں بیج اٹھی ہے۔ اسے سن کر میں سب باتیں بھول گیا ہوں۔

(۱۱۲) مٹلاں مینوں ماردا ای

مٹلاں	مینوں	مار	دا	ای
مٹلاں	مینوں	سبقت	پڑھایا	
آفتوں	آگے	کچھ	تہ	آیا
اوہ	ب	ای	ب	پکار دا ای
مٹلاں	مینوں	مار	دا	ای
مٹلاں	مینوں	مار	دا	ای
مٹلاں	مینوں	مار	دا	ای

مشکل الفاظ و معانی: الف: اللہ تعالیٰ کے نام کا پہلا حرف۔ مٹلاں: مولوی ب: ناموالہ

ترجمہ:

مٹلاں مجھے مارتا ہے۔
 مٹلاں نے مجھے سبق پڑھایا
 ”الف“ لکھے آگے مجھے کچھ نہ آیا لیکن وہ ”ب“ ہے ”ب“ پکارتا ہے۔
 مٹلاں مجھے مارتا ہے!
 مٹلاں مجھے مارتا ہے!!
 مٹلاں مجھے مارتا ہے!!!

(۱۱۳) میل لو سہیل دیو!

(۱) میل لو سہیل دیو، میری راج گھیل دیو، میں سوہریاں گھر جانا
 تہاں بھی ہوئی اللہ بھانا، میں سوہریاں گھر جانا
 آماں بابل وراج جو دتا، اک چولی اک پتی
 وراج تہاں دا ویکھ کے من میں بخیو بھر بھر رتی
 اک وچھوڑا سیاں دا، جیویں ڈازوں کونج وچھتی

اللہ تعالیٰ کے نام کا پہلا حرف

اللہ کے سوا

(۲) رنگ نہ گئے سول اچھے، جانے چہر میں جی توں

ایتھوں دے دکھ نال فجاواں، آگلے سوپاں کینہوں

سکس تاناں دیون طعنے، بڑی نموشی منیوں

(۳) ایتھے ساٹوں رہن نہ ملدا، جانا قارو واری

چنگ پچکیرے پکڑو منگئے، رکیہدی پیاری

جس گن پئے، بول شوتے، سو ای شوہ توں پیاری

مل لئیو سہیلویو، میری راج گھیلویو، میں سوہریاں گھر جانا

تساں بھی ہوئی اللہ بھانا، میں سوہریاں گھر جانا

مشکل الفاظ و معانی: بھانا: تقدیر۔ راج: جھجھر۔ سیاں: سہیلیاں۔ اچھے: اگلے۔ نموشی: شرمندگی۔

ترجمہ:

(۱) اے میری سہیلو! مجھ سے مل لو، میں سسرال کے گھر جا رہی ہوں۔

تمہیں بھی یہ تقدیر کا لکھا مانتا پڑے گا۔

ماں باپ نے جھجھر میں صرف کپڑوں کا ایک جوڑا دیا ہے اور میں یہ جھجھر دیکھ کر مجبوراً بھر کر روتی ہوں۔

ایک کوچ کے قطار سے جھجھر نے جیسی سہیلیوں کی جدائی ہے۔

(۲) طرح طرح کے دکھ دل کو چیرتے ہیں۔ یہاں کے دکھ ساتھ لے جاؤں تو اگلے آس کے سپرد کروں؟

ساں اور ندیں مجھے طعنے دیتی ہیں اور میں بہت شرمندہ ہوں۔

(۳) یہاں ہمیں قیام نہیں، سب کو ہی باری باری جانا ہے۔ اچھے اچھوں کو اس نے منگوایا ہے، میری حیثیت کیا ہے؟

جس میں خوبیاں ہوں اور اس کی باتیں بھی اچھی ہوں، وہی محبوب کو پیاری لگتی ہے۔

اے میری سہیلو! مجھ سے مل لو میں سسرال کے گھر جا رہی ہوں۔

تمہیں بھی تقدیر کا لکھا مانتا پڑے گا۔

(۱۱۴) مَن آنکھو شام سندر سوں

(۱) مَن آنکھو شام سندر سوں

کہوں دیکھوں بچمن کہوں سیکھا

آپ آپ کزن سہہ لیکھا

کیا کیا کھیلایا بھر سوں!

مَن آنکھو شام سندر سوں

(۲) سوچو پدی تپ رام دہائی

ہم تم ایک نہ دوجا کائی

اس پریم نگر کے گھر سوں

مَن آنکھو شام سندر سوں

(۳) پنڈت گون کت لکھ سنائے

نہ کہیں جائے نہ کہیں آئے

چیسے کرکا کنگن گر سوں

مَن آنکھو شام سندر سوں

(۴) بھٹا شوہ دی پیریں پدیے

بیس کات کر آگے دھریے

بُن میں ہر دیکھا ہر ہر سوں

مَن آنکھو شام سندر سوں

مشکل الفاظ و معانی: مَن: دل۔ شام: محبوب۔ آنکھنا: بھر جانا، رکنا۔ رام دہائی: آہ و فریاد۔ گون: گیت۔ کرکا: شان

و شوکت والا۔ ہر: محبوب۔

ترجمہ:

(۱) خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

کہیں بچمن کو دیکھوں اور کہیں سیکھا کو، سب ہی حساب کتاب کی باتیں کرتے ہیں ہر کسی نے کس کس بھر سے کھیلایا ہے!

- (۲) خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔
 کچھ سمجھ میں آیا تو میں آہ و فغاں کرنے لگی۔
 اس پر ہم نگر جیسے گھر میں ہم اور تم ایک ہی ہیں کوئی دوسرا نہیں۔
 خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔
 (۳) یہ پنڈت کہاں کے گیت لکھ کر سنا تا ہے۔ وہ تو نہ کہیں جاتا ہے اور نہ آتا ہے۔
 وہ تو خوبصورت نگین کی طرح ہے اور ایک ہی جگہ پر رہتا ہے۔
 خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔
 (۴) بکھے شواہ! محبوب کے پاؤں پڑتے ہیں اور اپنا سر کاٹ کر اس کے آگے رکھتے ہیں۔
 اب میں ہر طرف محبوب ہی کو دیکھ رہا ہوں۔
 خوبصورت محبوب سے میرا دل لگ گیا ہے۔

(۱۱۵) مونیہ آئی بات نہ رہندی اے

- (۱) مونیہ آئی بات نہ رہندی ہے
 ٹھوٹھ آکھاں تے کچھ بچدا ہے
 جی و دہاں مگھاں توں بچدا ہے
 مونیہ آئی بات نہ رہندی ہے
 (۲) جس پایا بھیت قلندر دا راہ کھوچیا اپنے اندر دا
 اوہ وایا ہے سکھ مندر دا جتھے کوئی نہ پھوہدی لہندی ہے
 مونیہ آئی بات نہ رہندی ہے
 (۳) اک لازم بات ادب دی ہے سنانوں بات ملوی سمجھ دی ہے
 ہر ہر وج صورت رب دی ہے کتے ظاہر ہے کتے چھپی ہوئی ہے

۱۔ ہر کسی میں الگ الگ خوبیاں ہیں۔

۲۔ محبوب پر اپنی جان قربان کرتے ہیں۔

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۳) ایتھے دنیا وچ اٹھرا ہے ایہہ تلکین بازی وینہرا ہے
ڈر اندر ویکھو کھیرا ہے کیوں خلقت باہر ڈھونڈ رہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۵) ایتھے لیکھا پاؤں پیارا ہے ایہدا وکھرا بھیت نیارا ہے
اک مھورت وا پھکارا ہے جیوں چنگ وارو وچ پیندی ہے

مُونہہ آئی ات نہ رہندی ہے

(۶) کتے ناز آدا وکھلائیڈا کتے ہو رسول ملائیڈا
کتے عاشق بن بن آئیڈا کتے جان جدائی شہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۷) جدوں ظاہر ہوئے ثور ہوئی جھل گئے پہاڑ کوہ طور ہوئی
تدوں دار پچوھے منصور ہوئی اوتھے شخی مینڈی نہ تینڈی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۸) جے ظاہر کراں اسرار تائیں سٹھ ٹھل جادوں ٹکرار تائیں
پھر مارن تلھے یار تائیں ایتھے مٹھی گل سوہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۹) آساں پڑھیا علم تحقیقی ہے اوتھے اکو حرف حقیقی ہے
ہور بھگڑا سٹھ وڈھکی ہے اینویں رولا پا پا بہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۰) اے شاہ عقل توں آیا کر ساٹوں ادب آداب سکھایا کر

میں چھوٹی ٹوں سمجھایا کر جو مورکھ ماہنوں گہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۱) دام دام ٹڈرت ہے پدوانی ہے دیوے قیدی دے سر شامی ہے

ایسا بیٹا جیا مائی ہے بھ کھر اُس دا گہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۲) اُس عاجز دا کیہہ حیلہ ہے رنگ زرد تے مٹھروا جیلا ہے

جھے آپے آپ وسیلہ ہے اوتھے کیہہ عدالت گہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

(۱۳) تھکا شوہ آساں تھیں دکھ نہیں جن شوہ تھیں دوجا لکھ نہیں

یہ دیکھن والی آکھ نہیں تان بن جان پئی دکھ سہندی ہے

مُونہہ آئی بات نہ رہندی ہے

مشکل الفاظ و معانی: جموٹہ: جھوٹ۔ بھانیز: آگ کا لاؤ۔ پیچ بچ کر: ڈر ڈر کر۔ چھو: زبان۔ بھیت: بھید۔ داک: والا۔ سکھ: مندر سکون کی جگہ۔ موی: معلوم۔ تکلنا: پچھلنا۔ ویڑا: مچھن۔ لیکھا: حساب کتاب۔ پاؤں: پیارا، دنیاوی مشغولیات۔ نیارا: اٹوکھا۔ پیکارا: روشنی۔ پنگ: چنگاری۔ دارو: شراب۔ سہنا: برداشت کرنا۔ سوچندی ہے: اچھی لگتی ہے۔ دھیکلی: زیادہ۔ مورکھ: احمق، جاہل۔ ماہنوں: مجھے۔

ترجمہ:

(۱) منہ پائی بات نہیں رہ سکتی۔

تھوٹے بولوں تو کچھ بچتا ہے۔

راج کھوں تو مشکل پیش آتی ہے۔

دل ان دونوں باتوں سے ہی ڈرتا ہے۔ میری زبان ڈر ڈر کر کچھ کہتی ہے۔

منہ پائی بات نہیں رہ سکتی۔

(۲) جس سے بھی مجھ قلعہ کا پایا ہے اس نے اپنی اندرونی راہ تلاش کر لی ہے۔ وہ ایسی پر امن اور پرسکون جگہ میں رہنے والا ہے۔

یہاں کوئی پریشانی نہیں پہنچ سکتی۔

وہ پیش قدمی و سرت کی راہ گزرتا ہے۔

- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی
- ایک بڑی ضروری ادب کی بات ہے اور ہمیں وہ ساری ہی بات معلوم ہے کہ وہ ڈرے ڈرے میں موجود ہے کہیں وہ ظاہر ہے اور کہیں وہ چھپا ہوا ہے۔
- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- جہاں دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ (اس دنیا کے) صحن میں پھسلن ہی پھسلن ہے۔ اندر داخل ہو کر دیکھو کہ کون ہے؟ باہر؟ دنیا کیوں تلاش کرتی پھرتی ہے؟ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- یہاں رہے سہے کا حساب کتاب ہوتا ہے۔ اس کا ایک الگ اور انوکھا ہی بھید ہے۔ یہ ایک صورت کا چکارا ہے۔ جس طرح کہ شراب میں کوئی گرم شے ڈالی جاتی ہے۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- کہیں ناز واد اوکھایا جا رہا ہے اور کہیں رسولؐ بن کر ملایا جا رہا ہے۔ کہیں عاشق بن کر آیا جاتا ہے اور کہیں جان پر جہاں کی کلر دکھ سہا جاتا ہے۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- جب اس کے نور کا ظہور ہوا تو طور پہاڑ بھی جل گیا۔ تب منصورؒ سوار پر چڑھا۔ (اے دوست) وہاں میری تیری کوئی گنجی نہیں چلتی۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- اگر میں چپے رازوں کو ظاہر کر دوں تو سب لوگ بحث و فکر کو بھول جائیں اور تجھے شاہ کو مارنے لگیں۔ اس لئے یہاں بات کو چھپاتا ہی اچھا ہے۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- ہم نے علم حقیقی حاصل کیا ہے۔ وہاں صرف ایک ہی حرف حقیقی ہے اور سب فالتو جھگڑے ہیں۔ (دنیا تو) ایسے ہی شور و غل کرتی ہے۔ منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- اے عقل کے بادشاہ تو ہی آیا کرو اور ہمیں ادب آداب سکھایا کر۔ مجھ جھوٹی کو سمجھایا کر کیونکہ دنیا مجھے جا مل و گوارا کرتی ہے۔
- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- اُس کی قدرت کی بے پروائی ہے۔ وہ قیدیوں کے سر پر شاہی تاج رکھ دیتا ہے۔ (یہ بھی اس کی قدرت ہے کہ) کوئی ماں ایسا بیٹا پیدا کرتی ہے جس کا ساری دنیا کلہ پڑھتی ہے۔
- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- اس عاجز کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ جس کا (ڈرے) رنگ زرد اور چہرہ پیلا پڑ گیا ہو۔ جہاں اپنا آپ ہی ٹھوسیلہ ہو۔ وہاں عدالت (پھلا) کیا کہتی ہے؟
- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔
- جیسے شاہ و محبوب ہم سے جدا نہیں کیونکہ محبوب کے بغیر کچھ نہیں۔ دیکھنے والی آنکھ نہیں ہے۔ تبھی تو جان دکھ برداشت کرتی ہے۔
- منہ پر آئی بات نہیں رہ سکتی۔

ج۔ جبکہ محبوب قبول میں موجود ہے۔

ح۔ سب اس کے ہی روپ ہیں۔

حضور اکرم ﷺ

۵

منصورؒ نے بھی جلوہ دیکھا تو جان قربان کر دی۔

یہاں اچھے اعمال ہی بخشش کا وسیلہ ہیں۔

۶